۱۷۹۶۶۳ع

ما شاء الله لا قوة الا بالله

نعت الجواب [illegible] تصنیف مولانا مولوی جناب حکیم محمد [illegible] صاحب [illegible] تخلص [illegible]

[illegible]

المعروف

[illegible]

باہتمام منشی محمد [illegible] مطبع [illegible]

[illegible]

غلام محمد [illegible] خان

Checked

S 1909

غلام محبوب خان

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

نعت الجواب من تصنیف مولانا مولوی جناب حکیم محمد عبد الحی صاحب المتخلص بہ محقق

باغ نعت

۱۳۱۵

المعروف بہ

فردوس محمدی

باہتمام منشی محمد علی نیر آبادی صاحب مغفور منصرم علاقہ دیوانی [illegible] علی المتخلص بہ [illegible]

قد طبع فی مطبع جامع المطابع واقع جھنٹہ بازار

Checked
1987

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شعر

حمدِ خدا و نعت نبیؐ کس سے ہو بیان
انساں تو کیا ملک کی ہی یاں گنگ ہے زبان

التجا

اے احمدِ مختار یہہ ہے عرض مری
میں امّتی ہوں آپ ہیں واللہ نبیؐ
تحقیق کی التجا ہے وقتِ حلت
آسان مشکل ہو یا رسولِ عربیؐ

مثنوی

بعد حمدِ خدا اور نعتِ نبیؐ
عرض تم سے محبّو ہے سنلو مری
پڑھیے ہر دم نبیؐ پر درود و سلام
آل و اصحاب پہ تم محبّو مدام
تھی تمنّا یہہ مدّت سے دل میں مری
وصفِ احمدؐ میں تصنیف ہووے کوئی

ایک دن کا سنو مومنون ماجرا
جشن میلاد ہوتا تھا گھر مین مرے
سر سے پاتک تھے وہ مثل نور خدا
جیسے چہرہ پہ اونکے نظر مینے کی
پوچھا حضرتؐ سے جسوقت مینے یا نبی
مسکرا کر لگے کہنے وہ میہمان
اب تو نعت نبیؐ اور لکھہ حمد رب
گفتگو اونسے میری یہی تھی سر بسر
حب دنیا ہوئی دلسے میرے گریز
پھر ہوا قصد ہجرت سے کرنا سفر
قلب کہتا تھا مجھسے یہہ ہر دم پکار
وصف احمدؐ مین تالیف کر تو کتاب
کوئی قصہ نہ کچھہ تو کہانی ہے یہہ
ذکر احمدؐ کا سمجھو نہ ہوتا ہے یہہ
صدق دلسے پڑھینگے جو نعت نبیؐ
دلسے سُننے کو آئینگے جو عاشقان
ال و زر کچھہ لانا ہے اس جا نہین

شب کو رویا مین مجھکو بشارا ہوا
ایک صاحب وہان غیب سے آگئے
ہوش جاتے رہے دلپہ لرزا پڑا
پھرتا ابتک ہے آنکھون مین جلوہ وہی
کچھہ تو فرماؤ آنیکا آقا سبب
ذکر میلاد آیا ہون سننے کو یہان
دلکے مقصد ترے پورے ہوینگے سب
کھلگئی آنکھہ میری یکایک ادہر
آگ عشق نبیؐ ہوگئی دلمین تیز
عمر باقی مدینے مین کرنا بسر
ہند مین رکھہ تو اپنا کوئی یادگار
جسکے باعث سے بخشش ہو روز جزا
بلکہ بخشش کی واللہ نشانی ہے یہہ
مومنون رحمت حق کا شعبہ ہے یہہ
نار دوزخ سے بچکر رہینگے سبھی
کل مقاصد دلی اپنے پائینگے یہان
پڑھئے صلوات خاموش رہنا نہین

صالحین

سامعین سے ہے خادم کی یہہ التجا
بہر حق کیجئے مغفرت کی دعا

اب یہہ تحقیق عاصی کے یارب ترا
از طفیل محمدؐ تو اسکو بچا

اما بعد خاکسار ازلی عاصی پُر معاصی حکیم محمدؐ عبد الحق المتخلص بہ تحقیق جملہ عاشقان روئے احمدی وطالبان فردوس محمدی کے خدمات بابرکات مین عرض رسا ہے کہ حضرات یہہ کتاب ہم تصنیف وہم تالیف ہے۔ مؤلف کو ایک عرصہ تک مولود شریف اور سماع کی محفلات مین حقانی اور نعتیہ اشعار سُننے کا ازحد اشتیاق تھا۔ شدہ شدہ دل نے یہہ چاہا خود بھی کچھ اشعار لکھنے کا حوصلہ پیدا کرے اس ارادہ کے ساتھ ہی خدائے پاک کا یہہ کلام۔ (الشعراء یتبعہم الغاوون یعنے شعرا کی پیروی بیہودہ لوگ کرتے ہین) یاد آگیا۔ جس سے دلکو ازحد تشویش ہوئی آخر عقل نے یہہ بحث پیش کی کہ اگر ایسا ہی ہوتا تو مولانا رومی اور مولانا جامی اور مولانا حافظ شیرازی اور مولانا شیخ سعدی علیہ الرحمن وغیرہ وغیرہ یہہ حضرات جو تصنیفات کہ لکھے ہین وہ تمام اشعار ہی اشعار ہین۔ کیا وہ حضرات۔ اس آیتہ شریف سے واقف نہ تھے۔ بعد غور

کے بہہ نتیجہ نکالا گیا کہ۔ وہ شعر لکھنا جایز نہوگا کہ جسمین غزلیات اور دنیاوی افسانہ جات اور مجازی معشوق کی تعریف جو کذب مضمونات کے ساتھہ لکھا جاوے۔ ہان خدا اور اوسکے رسول کی صفت وثنا جو کہ حدیث اور قران سے مطابقت ہو ایسے اشعار کے لکھنے مین کسی قسم کی ممانعت نہین ہے۔ پس دلنے چاہا کہ اوسکے حبیبؐ کی صفت و ثنا مین کچہہ اشعار لکہین تاکہ احقر کی سیاہ کاری۔ جو بالکل قابل بخشایش نہین ہے۔ خداوند کریم کے نزدیک جیسا کہ اوسکا حبیبؐ پیارا ہے ویسا ہی اوس حبیب کا ثنا گو بہی واجب الرحم گردانا جائے۔ واللہ ثم باللہ یہہ عاصی پُرمعاصی صرف اسی خیال سے جو دلمین آیا جیسا خدا اور اوسکے حبیبؐ نے تائید فرمایا۔ اپنے طبعی زور اور وفور جذبات عشق محمدیؐ سے چند قصاید آنجناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین عرض کیا۔ اپنے آقا کے مولد اور دوسرے حالات جو اوسکے اور بہی عشاق چیدہ چیدہ لکہے ہین۔ اور مولود شریف کے پڑہنے والون کو ہر ایک بیان کی تلاش اور جستجو کر کے پڑہنے مین از حد دقت واقع ہوا کرتی ہے آسانی ہوجائے پس تمام بیانات کو معتبر کُتب سے فراہم کر کے مسلسل ترتیب دیا۔ اور اوسکو صرف اپنے ہی ایک نظم ونثر پر منحصر نکیا بلکہ حسب موقع اور شعرائے نامدار کی نظم ونثر بہی ہرج

محل پر شامل کردیگئی تا کہ کتاب کا لطف بڑہجائے - اور سامعین کے مقبول خاطر ہو - کچھہ شاعری کے فن مین اوستادی دکھلانا یا نام پیدا کرنیکی غرض ہمین نہی اسلیئے تمام حضرات سے امید کیجاتی ہے کہ بمصداق (اَلاِنسانُ مُرَکَّبٌ مَعَ الخَطاءِ وَالنِّسیانِ) کے اگر عبارت یا اشعار مین کچھ سہو واقع ہو تو چشم تلطف سے معاف فرماوینگے حضرات اس کتاب کو احقر نے لکھکر تخمیناً دس بارہ سال کا زمانہ گذر گیا - بعض بعض اوقات چند مولود خوانون نے اس کتاب کو میرے پاس سے لیجاکر اکثر محفلون مین پڑہا کرتے تہے - چونکہ نعت رسول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی برکت سے جس محفل مین یہہ کتاب پڑہا گئی اَلحَمدُ لِلّٰہ مقبول خاطر ہر خاص و عام کے ہوی - اور جس تاریخ سے کہ مؤلف اسکو لکھنا شروع کیا اوسکے ابتداہی زمانہ مین بافضال ایزدی و تلطف محمدی نیاز مند نے عالم رویا مین دیدار سے آنجناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف عزت پایا - اور دنیا مین جو کچھہ احقر کو اس کتابکے ذریعہ سے فتوحات نصیب ہوئے احقر کا دل ہی جانتا ہے - اور جبکہ دیدار سے سرفراز ہوا - پھر تو دفعتاً آتش عشق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس زور سے دلمین بھڑکی کہ معہ اپنے لواحقین کے

بارادۂ ہجرت مدینۂ منورہ کے سفر پر آمادہ ہوگیا مگر اللہ جل شانہٗ ارشاد فرماتا ہے کہ کُلُّ اَمْرٍ مَرْھُوْنٌ بِاَوْقَاتِہٖ ۔ صرف اوسوقت اور اوسکے ارادہ کی انتظاری باقی رہی ہے وہ بڑا نکتہ نواز ہے اور اوسی کا قول ہے کہ ۔ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَا وَتُذِلُّ مَنْ تَشَا ۔ یعنے وہ جسکو چاہتا ہے عزت دیتا ہے ۔ اور جسکو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے اور ہر حال مین کُل کا وہ مالک و مختار ہے مگر ہم بندون کو ۔ اوسکے فضل و کرم سے نااُمید نہین ہونا چاہئے ۔ کیا عجب ہے کہ وہ اپنے حبیبؐ کے صفت و ثنا کے فیض سے میرے اس ارادہ کو پورا کردے حضرات مین ایک نادار اور مفلوک الحال اوس خداے پاک کی درگاہ کا ادنی بندہ ۔ اور اوسکے حبیبؐ کا نام لیوا ہون ایکروز شبکو اپنی ناگفتہ بہ بداعمالی پر نادم ہوکر اپنے اس ارادہ کی ناکامیابی سے مایوس ہوکر ۔ سوگیا تھا ۔ اوسی شب کو ۔ جو بشارہ کہ ہوا نظم ذیل سے ظاہر ہوسکتا ہے ۔

قصیدہ

دورِ افلاک شب و روز ستاتے ہین مجھے ہجر احمدؐ مین دلا خوب رُلاتے ہین مجھے
شاہ والا سوے یثرب جو بلاتے ہین مجھے بخت خوابیدہ مرے آج جگاتے ہین مجھے
خواب مین ایک کرشمہ یہ دکھاتے ہین مجھے پیشوا اہل عرب آکے لیجاتے ہین مجھے

پوچھا خوش ہو کے ہمین ہر ایک سے جب نام و نشان
حکم سے شاہ کے آئے ہین حفاظت کیلئے
حکم ہے شاہ کا ہم تمہین لے چلنے کو
شوق دیدار نبی مین جو وطن سے نکلا
یہہ اشارہ ہے سفر ہند سے کرنیکیلئے
دوستو بخشدو تم بہر خدا میری خطا
صبر کی جا ہے دعا کیجئے تم میرے لئے
جو جو اشفاق و عنایات تمہارے ہین مدام
للہ الحمد ہے سامنے اپنے شاہا

شیخ ہین کہکے وہ نام اپنا بتاتے ہین مجھے
اب چلو شوق سے تم کہکے جتاتے ہین مجھے
با ادب کہکے یہی مژدہ سناتے ہین مجھے
خضرؑ خود راہ ہمارا بتاتے ہین مجھے
اب یقین ہے کہ مرے شاہ بلاتے ہین مجھے
سوئے یثرب مرے تقدیر لیے جاتے ہین مجھے
لیجئے تسلیم چلا شاہ بلاتے ہین مجھے
یاد تم سبکی شب و روز دلاتے ہین مجھے
ساغر وصل شفقت سے پلاتے ہین مجھے

سنکے یہہ عالم رویا کی حقیقت تحقیق
ہو مبارک کی صدا لوگ سناتے ہین مجھے

یہہ خواب تخمینا چہے مہینے پیشتر دیکھا گیا تھا۔ ہر چند بے سر و سامان توکل بخدا امسال الحجاج کے قافلے کے ساتھہ عزم سفر کر کے زاد سفر کیلئے متردد تھا لیکن خدائے تعالی مسبب الاسباب ہے ایکروز یہہ کتاب کسی مولود خوان کے ذریعہ۔ مولانا مولوی جناب میر برکت علی صاحب سابق مددگار صدر مہتمم صفائی بلدہ حال وظیفہ یاب سرکار عالی کے پاس پڑہا گئے تہی جناب ممدوح نے سنکر پسند فرمایا۔ اور مؤلف کے

ارادہ سے واقف ہو کر ۔ یہہ ارشاد فرمایا کہ ۔ چند جلدین اس کتاب کی فیض عام کے لئے طبع کروا دینا مناسب ہے ۔ اور اوسکو ہدیہ کرکے اوسی ذریعہ مین تم اپنے زاد راہ کا سامان مہیا کر لینا انسب ہے ۔ اور دوسرے چند احباب نے بہی ۔ اس رائے کو پسند کیا اور ہر طرح کی امداد فرمایا ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیعُ اَجرَ المُحسِنِینَ ۔ یعنے بیشک اللہ احسان کرنیوالون کے اجر کو ضائع نہین کرتا ۔ ورنہ مجھہ مین اتنی استطاعت تہی جو اپنی ذات سے طبع کرواتا ۔ نظر ثانی کے وقت اس کتاب کی صحت مین میرے ایک اشفاق فرما دوست حضرت بلھا صاحب مرحوم و مغفور کے نبیرہ منشی محمد علیصاحب منصبدار المتخلص بہ بیدار نے جو علم فارسی اور شعر گوئی مین یقیناً اپنا نظیر نہین رکھتے ہین مجھکو بڑی امداد دئے ۔ اب مین بعد حمد و سپاس پروردگار عالم و نعت رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے جناب مولوی میر برکت علیصاحب اور مشفقی منشی محمد علی صاحب بیدار کا تہے دل سے شکریہ ادا کرتا ہون اور تمامی دیندار بھائیون کے نسبت جناب باری مین یہہ التماس پیش کرتا ہون کہ اللہ جل شانہ تمام حضرات کو اپنی رحمت کے نظر سے دیکھے اور سعادت دارین سے سرفراز فرماوے اور اپنے حبیب کے دیدار سے مشرف کرے اور بہ طفیل اس نعت مبارک کے تمام دیندار

بھائیون کو نیک ہدایت دیوے اور عشق رسول معظم مین مبتلا کر دیوے اور اوس کی شریعت کے پابند کرے ضلالت اور گمراہی سے محفوظ رکھے اور اون کے جملہ مقاصد دینی و دنیوی کو پورا کر دیوے اور خاتمہ بالخیر کرے اور زیارت حرمین شریفین نصیب کرے اور تمام حضرات کی طفیل سے خداوند عالم اس گنہگار اور عاجز و لاچار کا بھی خاتمہ بخیر کرے اور اس حقیر کے مقصد دلی کو بھی بر لاوے آمین ثم آمین۔

قصیدہ

وہ بھی دن آئے خدا دلکا ہی ارمان نکلے　در اقدس پہ پہونچکر ہی مری جان نکلے
لے اوڑی باد صبا سوئے مدینہ ہمکو　یاد گیسوئے نبی میں جو پریشان نکلے
خاک رہتی ہی بگولہ کیطرح چکر مین　اب تو ارمان ترے گردش دوران نکلے
جب گنہگار ہوئے حشر کے دن ہم ثابت　بخشوانیکے لیے احمد ذیشان نکلے
رخ پر نور پیمبر سے ہٹا ہے گیسو　ابر سے اب تو بھلا مہر درخشان نکلے
فیض سے داغ غم فرقت پیغمبر کے　شکر ہے قلب و جگر رشک گلستان نکلے
دیکھکر آپکے عشاق کو کہتے ہین ملک　مور سمجھے تھے جنہیں رشک سلیمان نکلے
چشم حق بین ہے ترے نور کو ہم دیکھتے ہین　شکر کی جا ہے کہ ہم صاحب عرفان نکلے
ق
جب بیابان مین ہوا آپکی وحشی کا گذر　پائے بوسی کیلئے شیر نیستان نکلے
پیشوائی کیلئے نجد سے مجنون آیا　ہمرہ وحشت مین جو ہم چاک گریبان نکلے

مستحق ہو گئی فردوس بریں کی تحقیق   شکر ہے ہم بھی پیمبر کے ثناخوان نکلے

قطعہ در مدح نواب مستطاب خورشید قباب سکندر القاب دارا شوکت فریدون حشمت ارسطو زمان حاتم دوران نواب میر محبوب علیخان فتح جنگ سپہ سالار نظام الملک آصفجاہ بہادر اعلیٰحضرت فیضدرجت و فیضرسان عالم و عالمیان بندگانعالے متعالے مدظلہ العالے شاہ دکن خلد اللہ ملکہ و دولتہ و حشمتہ و سلطنتہ

ہو الرحیم

شاد رکھے تجھے دارین میں خالق میرا   نہ پھرا ہے کوئی در سے ترے خالی دامان

در بیان شجاعت

گر بیان تیری شجاعت کا لکھے کلک نحیف   سر قلم ہو کے گرینگے تیرے دشمن کی یہان

در بیان فراست

ہو بیان مجھسے فراستکا بھلا کیا احوال   توسن فکر سے تیری ہی ارسطو حیران

در بیان عدل ؛

وہ بیان آجائے اگر عدل کیجانب تیرا   ظلم ہر سو پھرے ہو صورت طفل نالان

در بیان سخاوت

کیا سخاوت کی تری مجھسے رقم ہو توصیف   حوصلہ پست ہے اس جا ہی یہ حاتم کا عیان

در بیان شکر

اے میرے شاہ ترے لطف و کرم کے باعث
ہے رعایا یہہ دکن کی خوش و خرم شادان

در بیان التماس

مین بھی ادنی ہون نمکخوار رعایا تری
کرنا چاہتا ہون مدینہ کی سفر کا سامان

حال پر میرے اگر ہووے ترا لطف و کرم
کیا عجب ہے جو نہ نکلے مرے دلکا ارمان

کرکے ہجرت مین دکن سے جو مدینہ جاؤن
پھر دعا مین ہی کرون اپنی بسر عمر روان

میر محبوب علیخان جو دکن کا تو ہے شاہ
تجھکو دشمن پہ فتح ہو بطفیل سبحان

آل و اولاد رہے تیری ہمیشہ قایم
حیدر آباد تجھی سے ہے مثال بستان

یہہ دعا ہے میری خالق سے اے شاہ دکن
ہو مبارک تجھے یہہ تخت جلوس شایان

رو سیہ ہو ترے دشمن کا زحل کی صورت
دوست سب خوش رہین تیرے بطفیل یزدان

تا قیامت رہے روشن یہہ چراغ آصفی
یاالٰہی رہے نابود یہان باد خزان

تمت

طبعزاد شاعر نازک خیال مولانا جناب امتیاز علی خان صاحب منصبدار دیوانی علاقہ سرکار عالی المتخلص بہ نامی۔

جانم فدا کیست بہ پرس از ادای خویش
اے ترک نازہا چہ کنی بر جفاے خویش

جانم ستان و باز بدہ نیست مشکلت
از تیغ جان ستان و لب جان فزاے خویش

چون پردہ ہاے دیدہ من فرش راہ تست
کن پایمال از روش دلرباے خویش

جان و دلم چو صبر و خرد کردمت نثار
جز درد عشق ہیچ ندارم براے خویش

از خویشتن رفتہ ام چو ترا یافتم بخویش
صد شکر ہوش خویش نماندم بجای خویش

شمس الضحیٰ بہ عالم بالا خطاب اوست
بے سایہ زان شدہ است قد خم نماے خویش

یارب کجاست نامہ بری یا کبوتری
بر باد دادہ ام چہ ہوس نامہ ہاے خویش

بلبل کہ بود رفت بسوداے گیسوش
مایم و صد وبال ز آہ و بکاے خویش

آن تنگ دل آنچہ بنخبدان بتست
از کوہ ہیچ نشنوی الا صداے خویش

خالی ز خویش باش کہ از یار پر شوی
فانوس شمع ساز دلا رہنماے خویش

آخر بکوے یار مرا رہبری کند
مرہون منتم ز دل مبتلاے خویش

لعلش چہ نوش داروے جان است نامیا
دردا کز و بکام نگیرم دواے خویش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی نام تیرا ہے وظیفہ دوست دشمن کا
ترے ہی ذکر مین ہر دم چلے منکا میرے من کا

فدا کردون مین تری راہ مین سر یہہ تمنا ہے
کسی ڈھب سے اتر جائے خدایا بوجھ گردن کا

یہہ دل زخمی ہوا ہی خنجر ابروے احمدؐ سے
طبیبو تم نہ سمجھو اسکو ہی یہہ زخم آہن کا

چلا دل میرا الجھنے زلفکو اسکو جانے دو
وہ عاشق ہی محمدؐ کا ہی شیدا اونکی چتون کا

مچلکر جان کہتی ہی نکل جاونگی مین تن سے
خدا جانے ارادہ ہی کدھر کا کس کے درشن کا

بنالون آنکھ کی پتلی مین پتلی چاہ سے اوس کو
جو ملجائے کبھی مجھکو نظارہ روے روشن کا

مئے وحدت کو پیکر جھکگیا ہون لغزش پا سے
ملا مجھکو سہارا جب میرے آقا کے دامن کا

لکھا کرتا ہون جسدم وصف تیرا یا محمدؐ مین
میری طبع روان دیتی ہی بہرم کام توسن کا

مرون گر ہند مین لاشہ چلا جائیگا یثرب کو
نہ باقی ہند مین ہوگا نشان تک میرے مدفن کا

تصور جب میرے دل مین ترے جلوہ کا ہوتا ہی
گراتا برق ہی جان پر تجلا روے روشن کا

مین بلبل گلشن یثرب کا ہون تحقیق تم سمجھو
کوئی پوچھے تو کہدینا پتا بس میرے مسکن کا

سبحان اللہ تعالی شانہ کہ ذات مجتمع الصفات اوس کی یعنے اوس اللہ کی بری ہے شرک اور زوال سے ۔ اور الوہیت اور صمدیت اوسکی پاک ہے ادراک وہم وخیال سے ۔ مشابہت اعراض و جواہر سے قطعاً مبرا ۔

قصیدہ

کیا بیان وصف کرے بندہ ادنا تیرا
نہ ہوا حال فرشتو نپہ ہویدا تیرا
معرفت جبکہ ہو وہ دیکھے تماشا تیرا
ایک ایک ذرہ مین موجود ہی جلوہ تیرا
کونسا دل ہے کہ جسمین نہین جلوا تیرا
کونسا سر ہے کہ جس مین نہین سودا تیرا
کہاکے ایمانکی قسم کہتا ہون جانو دل سے
مثل و مانند نہین وہم مین حقا تیرا
ہی تو شہ رگ سی بھی انسانکے نزدیک مگر
نہین معلوم فرشتون کو ٹھکانا تیرا
بخش دی میرے جو عصیان تو بڑی بات نہین
نام مشہور ہے غفار خدایا تیرا

واسطہ دیکے محمدؐ کا دعا کر حق سے
دستگیر آج ہی حل ہوتا ہی عقدا تیرا

وہ ایسا معبود مطلق ہی کہ جسنے بنی آدم کے واسطے چراغ رہنمائی کا انبیا کے ہاتھ مین دیا ۔ اور تمام عالم کو سید الانبیا سند الاصفیا احمدؐ مجتبے محمدؐ مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے شمع جمال جہان آراسی روشن کیا ۔ بقول مولف ۔

قصیدہ

نور احمدؐ ہے سب سے نرالا
ہے جہان مین اوسی کا اجالا
نام جس کا شفیع الورا ہے
ہے وہی اپنا بخشانے والا

گرد حضرت نہ کیونکر ہو اُمّت
مہ کے اطراف ہوتا ہے ہالا
جس نے رُخ پھیرا اپنا نبیؐ سے
ہوگا محشر مین مُنھ اوس کا کالا
مجھ گدا کے گلے مین الٰہی
ہو درود پیمبرؐ کا مالا
کیا غرض اوس کو خلدِ برین سے
جو مدینے کا ہے رہنے والا
ایسا رویا فراق نبیؐ مین
غم کا بھر گیا ہے پیالا
جوش دریا ہے کیا میرے آگے
ہجر احمدؐ مین ہون رونے والا
حوض کوثر پہ جس وقت پہنچون
مجھکو ہو یک مُیسّر پیالا
جبہ سا ہون درِ مصطفےٰؐ پر
ہون بڑا مین بھی تقدیر والا
ہے یہ یٰسین و طٰہٰ سے ثابت
انبیا مین ہو تم سُب سے اعلیٰ
مین گدائے درِ مصطفےٰ ہون
ہے میرے حق مین کمل دوشالا
کب وہ آتا ہے جنّت کے جانب
سُوئے یثرب جو ہے جانیوالا
نور ہے جس کے روشن جہان ہے
ہے وہ آنکھون کا میرے اوجالا
مثل پروانہ اے شمع یثرب
ہون مین تمپر فدا ہونے والا
قلب صد پارہ میرا نہین ہے
ہے یہ عشق نبیؐ کا رسالا
ہے جدائی مین حالت یہ میری
دل مین ہے آہ لب پر ہے نالا
یا نبیؐ جان اب جا رہی ہے
کوئی دم مین ہون مین آنے والا
اس قصیدے سے پاؤنگا جنّت
ہے یہ خُلدِ برین کا قبالا

ہین جو تحقیق مدّاحِ حضرت
یا نبیؐ اون کا ہو بول بالا

پس اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے۔ تمام انبیاے مرسلین اور ملائکہ مقربین۔ اور آسمان۔ اور زمین۔ اور ہجدہ ہزار عالم کو عالم ظہور مین لایا۔ اور اوس کے وجود باوجود سراپا مقصود کو قبل وجود جمیع کائنات کے خزانہ اختصاص کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیاً سے خلعتِ خاص لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کا پہنایا۔

بیان آدابِ محفلِ مولود شریف

حضرات تعظیم وتکریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جس طرح آپکی حیات مین واجب تھی اوسی طرح بعد آپکے وفات شریف کے بھی واجب اور لازم ہے روایات کثیرہ سے ثابت ہے کہ جس محفل مین ذکر خیر آپ کا باادب اور صدق دل سے ہوا کرتا ہے۔ اوس محفل مین رحمت کے فرشتے درود خوان حاضر رہا کرتے ہین اور اوس محفل پر بار بار رحمت الٰہی کا نزول ہوا کرتا ہے۔ آپ کا ذکر خیر سُننا اور پڑھنا موجب سعادت دارین ہی کیونکہ عِنْدَ ذِکْرِ اَوْلِیَاءِ اللّٰہِ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ یعنے وقت ذکر اولیا اللہ کے رحمت نازل ہوتی ہے۔ اب غور

کیا جائے جب اولیا اللہ کا ذکر کرنے سے رحمت نازل ہوتی ہے تو ہمارے آقا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر کرنے سے زیادہ تر رحمت کیون نہ نازل ہوگی۔

رُباعی

ہوتی ہی جہان مجلس میلاد شریف
لاتی ہی وہان روح پیمبر تشریف
برآئین نہ کیون اونکی مقاصد بیدار
پڑہواتے ہین جو کوئی کہ مولود شریف

رُباعی

اے اہل بزم ذکر نبی ہم سُناتے ہین
فیض ثنائے پاک سے مُردے جلاتے ہین
داخل ہوا جو بزم مین بیشک ہی جنتی
لوٹو ہم آج دولت جنت لُٹاتے ہین

رُباعی

محبوب کے ال آؤ یہان رحمت خدا کی ہی
بچھاؤ فرش جان آمد حبیب کبریا کی ہی
رکھو آنکھ ہو نہ پردہ آنکھ دلکی کھولکر دیکھو
زمین سے تا سما کیا روشنی نور خدا کی ہی

رُباعی

یہ مجلس میلاد جو کرواتے ہین
وہ اپنے مقاصد کو صدا پاتے ہین
ہوتا ہی جہان ذکر نبی اے بیدار
سُننے کو ملائک بھی چلے آتے ہین

قطعہ

کرواتے ہین جو مجلس میلاد نبی
یارب مع اولاد وہ آباد رہین
عقبی مین بچین نار سقر سے تحقیق
دنیا مین مدام خرم و شاد رہین

قصیدہ

بیا در مجلس میلاد ختم الانبیا اینجا
شنو ذکر جناب سید ہر دو سرا اینجا
تو اے بیمار درد دل مسیحا را چہ میجوئی
طبیب مہربان اینجا دوا اینجا شفا اینجا
اگر در محفل میلاد آئی با ادب بنشین
نداری گر ادب بیم خدا ہم کبریا اینجا
خدا را دوست گر داری اطاعت کن محمد را
قُل اِن کُنتُم تُحِبُّون را بخوان با صد نوا اینجا
زہی بزم عجب بزمے خوشا بختی عجب ذوقی
ملک اینجا بشر اینجا نبی اینجا خدا اینجا

بیان فضائل درود شریف

حضرات درود شریف حلال کل مشکلات ہی چنانچہ ارشاد فرماتا ہی اللہ تعالے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ یعنی تحقیق کہ اللہ اور فرشتے اوسی اللہ کے درود بھیجتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے ایمان والو تم بھی درود و سلام بھیجو ایسے نبی کریم سراپا رحیم پر کہ جس کے طفیل سے کیسی کیسی بزرگی تم کو حاصل ہوئی اور ارشاد فرماتے ہین خود حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حدیث اِنَّہٗ لَیَرِدَنَّ عَلَی الْحَوْضِ اَلْبَتَّۃَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اَقْوَامٌ مَا اَعْرِفُھُمْ اِلَّا بِکَثْرَۃِ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ یعنے البتہ بے انتہا وہین قیامت کے روز حوض کوثر پر آئینگے مین اونکو نہین پہچانون گا مگر جانون گا

ہیں اون کو درود کی وجہ سے جو مجھپر پڑھینگے۔

قصیدہ

احمد مرسل حامی محشر صلی اللہ علیہ وسلم
تشنہ لبوں کے ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم
مصحف ایمان ہے وہ رخ انور صلی اللہ علیہ وسلم
معدن عرفان سینۂ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم
عطر سے بڑھکر جسم معطر صلی اللہ علیہ وسلم
لخلخہ جان لف معنبر صلی اللہ علیہ وسلم
کعبہ بنا ہے ابروے سرور صلی اللہ علیہ وسلم
سجدہ ادا کر سر کو جھکا کر صلی اللہ علیہ وسلم
کیا لکھوں وصف چہرۂ انور صلی اللہ علیہ وسلم
جس کا ہے عاشق خالق اکبر صلی اللہ علیہ وسلم
جسم کو اوس کے سایہ ہو کیونکر صلی اللہ علیہ وسلم
آیا ہے برقعہ میم کا لیکر صلی اللہ علیہ وسلم
رشک سلیمان معدن عرفان مخزن ایمان عالی گوہر ہیں
ہیں شہ شاہان فخر سکندر صلی اللہ علیہ وسلم
امی لقب ہیں عالی نسب ہیں والا حسب ہیں ماہ عرب ہیں
نائب سب ہیں انکے پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم
حسن میں اعلیٰ سب سے نرالا ہے اسکا جہاں میں اسکا اوجالا
ہے رخ والا مہر منور صلی اللہ علیہ وسلم
دلبر عالم شاہ دو عالم کل کے ہیں مکرم کل کے معظم
احمد اکرم دین کے رہبر صلی اللہ علیہ وسلم
برج حمل سے نکلا ہے اختر شکر ہے چمکا اب کا مقدر
نیر اعظم آیا زمیں پر صلی اللہ علیہ وسلم

ہند میں تحقیق اب ہی کیونکر دلیں پھر اہی عشق ہمسر
پھرتا ہی جلوہ چشموں میں اکثر صلی اللہ علیہ وسلم

قطعہ

ہے مجلس میلاد مبارک اسجا
پڑھتے رہو یاں درود جب ہی بیٹھو
دنیا کے تفکرات چھوڑو بیدار
تعظیم کی جا ہی یہ ادب سے بیٹھو

حضرات فضائل درود درود مین بیسیون (۲۰) احادیث اور سیکڑون روایات اور ہزارون حکایات موجود ہین جنکا بیان اس مختصر اوراق مین غیر ممکن ہی چنانچہ عبرت آمیز حکایت ہے کہ ایک شخص وقت طواف کعبہ بجائے ارکان مقررہ کے درود شریف پڑھتا اور طواف کرتا ہوا آگے بڑھتا تھا۔ ایک محدث نے پوچھا کہ اے بھائی طواف کعبہ کے جداگانہ ارکان وانداز ہین تو ہر مقام پر درود شریف پڑھتا ہے اسمین کیا اسرار ہین اوسنے جواب دیا کہ گو میرا راز قابل بیان نہین مین ہمیشہ اسی رنج وغم مین رہتا ہون اور جناب باری سے یہہ التجا کرتا ہون۔

قصیدہ

قسم ہے یا آلہی یا آلہی
میرے دل مین تری الفت سمائی
نہ دے اب غیر کی دل مین میرے جا
جو دے تو دے نبیؐ کی آشنائی
آلہی اور ہے یہہ عرض تجھسے
نبیؐ کے در کی ہو حاصل گدائی
رہون یارب گدائے مصطفےؐ مین
نہین مین چاہتا ہون تجھ سے شاہی
مدینے مین مجھے پہنچا دے یارب
نہین بھاتی مجھے اون کی جدائی
فراق مصطفے مین مر رہا ہون
میری اب جلد ہو وانتک رسائی
یہی تجھ سے دعا یارب ہی ہر دم
میرے ایمان کو دے تو روشنائی
آلہی از طفیل مصطفےؐ مین
عذاب قبر سے پاؤن رہائی
خداوندا برائے فاطمہؓ تو
میری اب جلد کر مشکل کشائی
آلہی از پئے شبیر و شبر
میری کر جلد تو حاجت روائی

اس کے بعد اوس شخص نے محدث صاحب سے کہا کہ اے جناب بپاس خاطر آپکے کہتا ہون کہ میرا باپ بڑا گنہگار تھا اور فسق و فجور مین گرفتار تھا اتفاقاً مسافرت مین حج کو جاتا تھا۔ ایک عارضہ مہلک نے آگھیرا ملک الموت نے دفعتاً خنجر قضا گلے پر پھیرا۔ طایر روح نے قفس تن سے پرواز کی مشیت ایزدی سے چارہ نہین مرضی بے نیاز کی منھ کے طرف میت کے جو دیکھا تو تمام سیاہ ہے سمجھا کہ یہ صورت بباعث کثرت گناہ ہی ایسے بر اور اب مین کیا کہون۔ ایک تو عالم مسافرت مین خود حیران دوسرا خوف بدنامی پدر سے پریشان کس سے کہون کوئی مددگار نہین حالت غربت مین کوئی مونس و غمخوار نہین۔ جس طرح ہو سکا اوسکی تجہیز و تکفین کی وہ میت پیوند زمین کی۔ مگر مجھے اسوقت ایک تو باپ کے مرنے کا الم۔ دوسرے مشاہدہ عذاب کا ستم۔ ہجوم اندوہ سے ماتم وار مجاور قبر بنا سوگوار پدر کا ہوا اور شبانہ روز حضور اقدس مین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض رسا تھا۔

قصیدہ

مین آوارہ ہون یا رسول اللہ　　بے سہارا ہون یا رسول اللہ
لو برائے خدا خبر میری　　مین تمھارا ہون یا رسول اللہ
نام اقدس پہ آپکے مین نے　　جان نثارا ہون یا رسول اللہ
ہر مصیبت مین آپ کو مین نے　　ہانک مارا ہون یا رسول اللہ

مقصدِ دل سے بھر دو دامن کو — مین پسارا ہون یارسول اللہ
آپ نے مشکلین وہین حل کین — جب پکارا ہون یارسول اللہ
کر دو اب پار بحرِ غم سے مجھے — بے کنارا ہون یارسول اللہ

اس اثنا مین کیا دیکھتا ہون کہ یکایک ایک روشنی سی نمود ہوئی وہ تاریکی شب سب مفقود ہوئی۔ ناگاہ ایک سواری پرشوکت وجاہ کا ظہور ہوا تمام فرش زمین چادر نور ہوا۔ دیکھا کہ ایک بزرگ صاحب وقار نہایت حسین کمال پرتمکین چہرہ سے نور ٹپکتا ہے۔ خوشبو سے دماغ قدسیان مہکتا ہے۔ قریب قبر آئے۔ اور یون زبان معجز پر لائے کہ اے شخص لحد کی مٹی سرکا تختے ہٹا قبر کو وا کر میت کو دکھلا۔ اوسوقت مجھکو ایسی ہیبت آئی کہ فی الفور قبر کو کھولا اور مٹی کو سرکا کے تختون کو نکالا الغرض حضرت نے قبر مین اوتر کے دست شفاعت میت کے منہ پر پھیرا۔ فوراً چہرہ میت کا آفتاب سا چمکنے لگا۔ مہتاب سا دمکنے لگا زائل ہوا سب اندھیرا۔ مین نے جو غور کیا تو بجائے روسیاہی تمام چہرہ نورانی ہے صاف بخشش کی نشانی ہے قدمون پر گر کے کہا کہ یا حضرت پہلے اپنے اسم مبارک سے مطلع فرمائیے۔ پھر اس گناہ گار پر رحم فرمانے کا سبب بتائیے۔ آپ نے فرمایا کہ اے شخص مین محمد رسول اللہ ہون امت عاصی کا مغفرت خواہ ہون۔ سبحان اللہ ہان مونسون کیون نہو آپکی ذات مقدس

ایسی ہی ہے جس نے صدق دل سے آپکو پکارا فوراً جواب پایا بقول مؤلف

قصیدہ

جب مرے دل سے محمدؐ کی صدا آتی ہے   روضۂ پاک سے لبیک ندا آتی ہے
التجا آتی ہے یارب نہ دعا آتی ہے   مرے آقا کی فقط مجھکو ثنا آتی ہے
کور چشمی کو مرے صاف مٹا دیتی ہے   جلوۂ یار کی جس وقت ضیا آتی ہے
طور جب طور کے بدلے تو کہا موسیٰ نے   کس کے جلوہ کی جھلک ہوش ربا آتی ہے
زندہ کرتے تو ہو مُردون کو مسیحا لیکن   درد عصیاں کی بھلا تمکو دوا آتی ہے
رحمتِ حق کا ادا شکر ہو کیونکر ہمسے   ہم گنہ کرتے ہیں اور اوسکو حیا آتی ہے
شاید آئی ہے مدینے کے چمن سے یہ صبا   آج آے بلبلو کچھ بوئے وفا آتی ہے
آپکے روئے منوّر کا فدا ہون حضرت   حُور پر میری طبیعت نہ ذرا آتی ہے
غمِ فرقت سے جو غش کھا کے مین گر پڑتا ہون   نکہت زلف لئے باد صبا آتی ہے
تیغ ابرو سے تمھاری جو ہوا ہون بسمل   چومنے میرے قدم آج قضا آتی ہے
آپکے ہجر مین جب روح ہوئی تن سے روان   قُم باذنی کی صدا لیکے قضا آتی ہے
ڈسگئی زلف کی ناگن تو مسیحا بنکر   بھینی بھینی تری دامن کی ہوا آتی ہے
آتش عشق مرے دل مین نہ بھڑکے کیونکر   ہر طرف سے تری کوچے کی ہوا آتی ہے
یا الٰہی کہین سنبھلے بھی میرا قلب حزین   روز یک فکر نئی دلپہ سوا آتی ہے

یاد گیسوئے نبیؐ مین مرے سر تحقیق
شب فرقت کی نئی روز بلا آتی ہے

۱۱۳
۲۷۹۶۲

جب جوان نے تشریف فرمائی کا سبب دریافت کیا تو آپنے ارشاد فرمایا کہ یہہ شخص ہر شب تین سو بار مجھپر درود پڑھا کرتا تھا۔ ہمیشہ اسی مین مشغول رہا کرتا تھا۔ فرشتے فوراً وہ ہدیہ درود میرے پاس پہنچاتے تھے کبھی روز دیر نہ لگاتے تھے۔ تین دن سے جو درود نہ پہنچا۔ مین نے فرشتون سے استفسار کیا۔ انھون نے اوسکے جواب مین یہہ اظہار کیا کہ تین روز ہوئے وہ شخص مر گیا ہے۔ انواع انواع عذاب مین مبتلا ہے مجھے شرم آئی کہ جس شخص کو میرے درود کا ورد رہے حیف ہے کہ وہ فشار قبر اور عذاب گور سہے۔ لہذا مین خود یہان آیا۔ اسکو شدائد عذاب سے چھڑایا۔ مومنون غور کا مقام ہے کہ ہم سیاہ کار حضرت کی شریعت کے پابند نرہین اور کبھی ذکر خیر کے ذریعہ یاد تک نکرین۔ اور اپنے جان و مال کو آنکی الفت مین رتی برابر نثار نکرین۔ رات دن پاؤن پھیلائے سوتے رہین۔ اور فکر معیشت مین سر دھنا کرین۔ پس ہماری ناہنجاری کو دیکھو اور حضرت کے اشفاق و عنایات پر نظر کرو جو ہر حال و ہر مصیبت مین ہمارے شریک حال رہتے ہین۔ پس کیونکر نہ نثار ہون ہمارے ماں باپ۔ اور کیونکر نہ تصدق ہون ہمارے زن و فرزند۔ ہم سیاہ کارون کو بجز ذات عالی کے کس کا سہارا ہے جس سے امید نجات کی رکھتے۔ بیشک آپ ہی رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن اور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن ہین گو آپ کے غلام

کیسے ہی کیسے سیاہ کار کیون نہون ۔ میان کل کے دن آپ ہی کو بخشواتے بنے گی جیسا کہ عشاق عرض کرتے ہین۔

قصیدہ

غلامون کی لاج اب نبھاتی بنیگی ۔۔ برے ہین تو اچھے بناتے بنیگی
کہان چھوڑتے ہین گنہگار دامن ۔۔ میان کل کے دن بخشواتے بنیگی
کہین کیا نکیرین ہمکو لحد مین ۔۔ حضور آپ تشریف لاتے بنیگی
نہ نکلے گی جان آپ جبتک نہ آئین ۔۔ وہ نور منور دکھاتے بنے گی
سیاہ کار دنیا ہین عقبیٰ کے مجرم ۔۔ یہان بھی وہان بھی بچاتے بنیگی
ہین سنگین گناہون کے اعمال نامے ۔۔ جناب آپ ہی کو تُلاتے بنیگی
پھسلتے ہین پل پر قدم عاصیون کے ۔۔ رسولؐ خدا ان بچاتے بنیگی
فرشتے جہنم کے کھینچینگے جسدم ۔۔ نبیؐ ئے مکرم چھوڑاتے بنے گی

اگر دستگیر عشق احمدؐ ہوا ہے
یہ فرقت کے صدمے اُٹھاتی بنیگی

الحاصل اوس جوان نے محدث صاحب سے کہا کہ اوس دن سے مین نے بھی مداومت وردِ درود شریف کی اختیار کی اور کثرت کی یہی وجہ ہی جو اظہار کی سبحان اللہ مومنون خوشا نصیب ہمارے جو خداوند کریم نے ہمکو اپنے حبیبؐ کی اُمت مین پیدا کیا۔ اور زہے قسمت ہمارے جو ہم ایسے شفیق و رفیق سلطان کے غلام کہلاتے ہین بیشک بجز ذاتِ آنحضرتؐ کے ہم سیاہ کارون

کا کوئی غمخوار نہین جو امید نجات کی رکھتے۔ بقول مولف۔

قصیدہ

بجز تو از بہرِ اُمت مونس و غمخوار نیست
یا نبیؐ روز جزا جز تو شفیع و یار نیست
لطف فرما روز محشر بر گروہِ عاصیان
جز تو واللہ بپیش حق مارا کسی غمخوار نیست
من گنہگار توام لیکن نظر بر رحمت است
ہرچہ خواہی کن مرا ہرگز بر آن انکار نیست
از منِ بیدل چہ پرسی شرح غم یا مصطفٰے
کے بود پوشیدہ بر تو لایق اظہار نیست
بہرِ دیدارِ تو من تا کے بگریم خونِ دل
طالب دیدار را تسکین بجز دیدار نیست
اے مسیحائے زمانہ از تپ دوری تو
خار گشتم زار گشتم طاقت گفتار نیست
قبر تاریکم ندارد احتیاج از روشنی
داغ ہائے عشق احمدؐ کمتر از انوار نیست

ہرچہ خواہد میکند تحقیق رب العالمین
بندہ را در حکم مولا حاجتِ اصرار نیست

پھر روایت ہے مسلمانون کے حق مین سراسر ہدایت ہی کہ ایک مرد صالح تین ہزار دینار کا قرضدار تھا کمال تنگدستی کے باعث اوسکو زر قرضہ ادا کرنا دشوار تھا قرض خواہ نے تنگ ہو کر حاکم سے فریاد کی طلب اپنی جائداد کی قاضی نے حسب درخواست اوسکے داین سے کہا کہ اچھا تجھکو چالیس دن کی مہلت دیجاتی ہے۔ اس عرصہ مین ادائی دین کی بڑی گنجایش ہے۔ مرد صالح بیچارہ مصیبت کا مارا۔ مایوس و پریشان سر بگریبان اپنے کو جناب قاضی الحاجات کے طرف رجوع کیا اور نہایت حسن اعتقاد سے شبانہ روز

درودِ شریف کا ورد کرتا اور بار بار پکارتا کہ اَغثنی یا رَسُولَ اللّٰہ یعنی پہنچو فریاد کو میرے یا رسول اللہ۔ اور بعد درودِ دل یہ عرض کرتا تھا۔

قصیدہ

پھر خدا باد سحر گر ہو مدینے مین گذر اوس شاہ کو تسلیم کر نعلین پا کو چوم کر
کہنا کہ ای رشک قمر شاہنشہ جن و بشر یک عاشق خستہ جگر مرتا ہی تجھکو یاد کر
ای طایران خوش بیان گر ہو مدینے کو روان اپنے پروں سے بیگمان میر نبی کی آستان
کر صاف یون کرنا بیان ای حامی درماندگان یک آپکا ہی مدح خوان ہو رحم کی اوسپر نظر
ای آفتاب پر ضیا پھر خدا پھر خدا اوس شاہ کے روضے پہ جا جو ہی امام دوسرا
کہنا ہی سر کو جھکا اے نور ذات کبریا اک آپکا ہی شیفتہ کچھ لیجیے اوسکی خبر
ہان ای قمر یہہ تجھکو بھی دیتا ہون اپنی آگہی تجھکو قسم ہی مرا آنکی جا مدینے مین کبھی
کرکے ادب سے بندگی کہنا کہ ای سرور یہی عاشق تمہارا ہر گھڑی رہتا ہی غم سے چشم تر

پس اوسکا وہ درود دعا یہہ عرض رسا مقبول بارگاہِ رسولِ خدا ہوئی یک بیک دریاے رحمت جوش زن ہوا شب کو وہ جوان نے آپکو خواب مین دیکھا ارشاد فرماتے ہین کہ۔ اے شخص تو یہان کے بادشاہ کے پاس جا اور اوس سے تین ہزار دینار لا۔ جب وہ بیدار ہوا سوچا کہ کوئی دلیل اس بات کے ثبوت کی میرے پاس نہین۔ کسی طرح تین ہزار دینار ملنے کی آس نہین دوسری شب آپ نے پھر جلوہ فرما ہوکر تاکید فرمائی۔ اوس جوان نے

مارے حجاب کے کچھ زبان نہ ہلائی۔ تیسری شب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جانے کا سبب استفسار فرمایا۔ اوس کے جواب مین اوس نے دست بستہ یہہ اظہار کیا کہ۔ یارسول اللہ میرے تصدیق کلام کی اوس کے پاس کیا دلیل ہے۔ اوسکے یقین لانیکی کون سبیل ہے۔ ارشاد ہوا۔ اوس سے کہنا کہ تو بعد نماز صبح کے طلوع آفتاب تک پانچہزار مرتبہ درود شریف پڑہتا ہے بعد اوسکے کوچہ کاروبار مین جو قدم دہرتا ہے وہ سب تیرا مقبول ہے اور تجھکو درجہ اعلے الحصول ہوا۔ اس بات سے سوائے حق تعالی اور کراما کاتبین کے کوئی ماہر نہین یہہ راز تیرا کسی پر ظاہر نہین اے عاشقان رسول مقبول۔ نثار جان کا مقام ہے۔ دیکھو ہم غلامون پر حضرت کی کیسی کیسی نوازش واکرام ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ۔

(مَن رَاٰنِی فَقَدَ رَاَ الحَقَّ) صَدَّقْتَ یَا رَسُولَ اللہ خوشا نصیب اوس شخص کے جسنے کہ دیدار مبارک سے آپکے مشرف ہوا۔ اور جسنے آپکو دیکھا بیشک اوسنے خدا کے دید کا اقرار کیا۔ بقول مولف۔

قصیدہ

جلوہ حق یا محمد روئے تو ۔ کعبہ جن و نشتر ابروئے تو
طوق شد بہر دل دیوانہ ام ۔ حلقہ گیسوئے عنبر بوئے تو
بہر قتلم حاجت شمشیر نیست ۔ ذبح کن از جنبش ابروئے تو
دل پریشان است چون سنبل مدام ۔ در خیال زلف عنبر بوئے تو

کے بگردد قرب تو حاصل مرا نیستم نے از سگان کوئے تو
ما نمی خواہیم گلزار جنان ہست ما را باغ جنت کوئے تو
بہر حق کن لطف بر صید دلم ہست این وابستۂ گیسوئے تو
رحم فرما روز محشر یا شفیع بینیم از بہر شفاعت سوئے تو
غنچۂ دل یا نبی کے بشگفد جز ہوائے دامن خوش بوئے تو
روز و شب باشد مرا پیش نظر ہمچو طوبیٰ آن قد دلجوئے تو
عین ایمانم بود وصف رخت دل تصدق جان فدائے روئے تو
زندۂ جاوید باشم تا ابد مدفن من گر شود در کوئے تو
جام وصلت لطف کن بہر حسین تشنہ لب تحقیق آمد سوئے تو

پس اوس مرد صالح نے بادشاہ کے پاس جاکر۔ احوال خواب کا بیان کیا اور جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔ عیان کیا۔ بادشاہ ماجرائے خواب سنکر بہت شاد ہوا۔ بند غم سے آزاد ہوا تین ہزار دینار اوسی وقت اوس شخص کے پیش کش کیا اور کہا۔ یہہ سب سچ ہے جو کچھ کہ تمنے پتے دئے۔ اب مابین تمہارے اور ہمارے روابط محبت کے مستحکم ہوئے۔ آج سے تم میرے محرم راز ہوئے۔ جو کچھ تم کو ضرورت ہو جس چیز کی حاجت ہو بے تکلف بیان کرنا۔ اور اِس خادم کو اپنا مرہون منت کرنا۔ اِسکے بعد بادشاہ نے جناب باری مین سجدہ

شکر ادا کیا اور باشتیاق دیدار رسول پروردگار یون عرض کیا بقول مولف

قصیدہ

دیر کیا ہی رخ سے پردہ اب اٹھانیکیلئے — طالب دیدار کو جلوہ دکھانیکیلئے
سیکڑون لاکھون ہزارون ہین خدا پیدا جہان — منتخب تمکو کیا دلبر بنانیکے لئے
ایک عاشق تھی زلیخا حسن یوسف کی مگر — آپ ہو محبوب اب ساری زمانیکیلئے
روتے روتے بندگئی ہی آنکھ ساونکی جھڑی — ہی ارادہ ہجر مین دریا بہانے کیلئے
جب تمہاری یاد مین آتے ہین مجھکو ہچکیان — جام کوثر لاتے ہین حورین پلانے کیلئے
عشق احمد مین فنا ہوکر جو پائی ہی بقا — موت آئی ہی مجھے دیکھو جلانے کیلئے
ہو میسر جام وصلت یک تشنہ را یا رسول — چاہیے کچھ تو لگی دلکی بجھانے کیلئے
یاد احمد مین نکل جائی جو دم تن سے میرے — ای مسیحا تم نہ آو پھر جلانے کیلئے
کشتہ ہجر نبی کا کیا کروگے تم علاج — کیون طبیب آئے ہو ناحق ستانیکیلئے
جرم میرے چلین گر سوی دوزخ یا نبی — خوف کیا ہی آپ ہین مجھکو چھڑانے کیلئے
کثرت عصیان کے باعث منہ کفن مین ہی چھپا — شرم آتی ہی مجھے صورت دکھانے کیلئے
دوستو حاجت نہین تلقین کی ہنگام نزع — آینگے آقا مرے کلمہ پڑھانے کیلئے

حسرت دیدار مین تحقیق مرتا جو ہے
آینگے شہ قبر مین جلوہ دکھانے کیلئے

الحاصل مرد صالح بادشاہ سے رخصت ہوکر۔ قاضی کے پاس آیا۔ قرض خواہ کے دینار دیکر مضمون خواب سنایا۔ قاضی نے کہا سبحان اللہ جس شخص کے

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم حامی و مددگار ہون ہم اوس سے طالبِ دینار ہون ۔ مین ہرگز نہ لونگا تمھارا قرضہ مین اپنے پاس سے دونگا الغرض قاضی نے ویسا ہی کیا۔ قرض خواہ جب یہہ ماجرا سُنا پشیمان ہوا۔ اور قاضی سے کہا۔ کہ یہہ بھی تین ہزار دینار اونھین کو دیجئے آپ بھی دولت عقبیٰ لیجئے۔ اور مین نے بھی اپنا قرضہ معاف کیا آئینہ دل کو زنگ طمع سے پاک کیا۔ اے دیندار بھائیو کیون غافل رہتے ہو ہر وقت و ہر آن وردِ درودِ شریف سے غافل نہ ہو بیشک درودِ شریف حلالِ مشکلات ہے۔ درودِ شریف کے پڑھنے والے کو۔ دنیا مین راحت اور عقبیٰ مین نجات ہے۔

نام حضرت پہ لاک بار درود + بے عدد اور بے شمار درود
ہمکو پڑھنا خدا نصیب کرے دم بدم اور بار بار درود

بیانِ فضائلِ محفلِ میلاد شریف

حضرت امام جذری رحمت اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جو شخص خلوصِ نیت سے مجلس میلاد سراپا ارشاد کرتا ہے۔ و یا صدقِ دل سے ذکرِ خیر سُنتا ہے وہ سال بھر ہر بلا سے محفوظ رہتا ہے۔ اور مقصدِ دلی اوس کا بر آتا ہے۔

بیاد مصطفےٰ جو اشک سے دامن بھگوتے ہین رباعی وہ گویا حرفِ عصیان اپنے لوحِ دل سے دھوتے ہین
ہے کیا ہی بلند بخت اونکا جو طیبہ مین فنا ہو کر قریب روضہ انور بزیر خاک سوتے ہین

واے برحال ما کہ برخلاف اسکے کہین کہین عاشقان رسول مقبول صلعم میلاد شریف پڑھواتے ہین تو کسی نے اوسکو بدعت کہتا ہے اور کسی نے عذر بیماری یا دردسر کا حیلہ کرکے جاگنا مضر حکیم کا مقولہ سناتا ہے۔ اور کسی نے بانی محفل کے خاطر اگر محفل میلاد مین حاضر بھی ہوتا ہے تو غلبہ خواب سے پڑہ پڑہ جاتا ہے یا افسانہ عمری ہی کہنا شروع کرتا ہے۔ ہان کہین ناچ رنگ ہو یا ڈومنیان گاتی ہون وہان بڑی شوق سے حاضر ہوتے ہین ایسے جلسون مین تمام تمام شب شوق سے جگتے ہین۔ ایسا جاگنا حکیم تو کیا اگر آسمانی فرشتہ بھی کہدے مضر مبدل بہ شفا ہو جاتا ہے۔ اور اس قسم کا خرچ سعادت دارین گردانا جاتا ہے۔ اے دیندار بھائیو اے میرے پیارے بھائیو ہر چند کہ میرا یہ بیان اسوقت تمکو سمّ قاتل معلوم ہوتا ہوگا۔ دیکھو خدا سے ڈرو یہ دو روزہ زندگی پلک جھپکتے ہی فسق و فجور مین گذر جاوے گی آخر ایک روز بمصداق کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْت کے سبکو مرنا اور پھر قیامت کے دن زندہ ہونا اور خداوند کریم کو جواب دینا برحق ہے اسوقت خدا و رسول سے شرمانا ہوگا۔ بس توفیق دے اللہ جل شانہ تمام دیندار بھائیون کو کہ عذاب خدا سے ڈرین اور اوسکے رسول کریم کی شریعت کے پابند ہین۔ اور اپنے آقا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی عشق و محبت مین مبتلا ہو جائین سواے برحال من۔

قصیدہ

خوف عصیان سے ہمین آنسو جو بہاتا جاتا
ہے یقین بحر کرم جوش مین آتا جاتا
پرتوِ نورِ نبیؐ کاشکے گرتا دل پر
مہر سا آئینۂ قلب چمکتا جاتا
چشم گر ہوتی جو دیدار نبیؐ کے قابل
جلوۂ حق سے یہ آنکھونمین ہی بھرتا جاتا
سنگ زینہ جو بنا رہتا در اقدس کا
بوسے نعلین مبارک کے مین لیتا جاتا
بخت خوابیدہ اگر جاگتے ہوتے یارب
شہر یثرب کو سر آنکھون سے مین چلتا جاتا
لوگ دیوانہ نہ کہتے مجھے اے وحشتِ دل
سر سے گیسوئے پیمبرؐ کا جو سودا جاتا
سوزشِ عشق نبیؐ دلمین آگہی ہوتی
شمع سان محفل عالم مین مین جلتا جاتا
باغ یثرب سے نسیم سحری گر آتی
غنچۂ دل صفتِ گل میرا کھلتا جاتا
دل میرا اونکی جدائی مین بہت دق ہوتا
مرض عشق جو اے رشک مسیحا جاتا

بسمل عشق نبیؐ گر مین ہوتا تحقیق
پس مردن مرا لاشہ بھی تڑپتا جاتا

اے مسلمانون افضل ترین عبادت اور بزرگ ترین ریاضت ہم گدایون کی اپنے آقا محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے جو کہ وسیلۂ حاجات دنیا اور ذریعۂ نجات عقبیٰ ہے۔ خوشا حال اون عشاقون کا جو کہ آپکے عشق و محبت مین اپنا مال و زر لٹا کر آنجناب اقدس کی حضوری پاتے ہین اور ایک ہم ہی بدقسمت اور پریشان حال ہند مین رہکر کف افسوس ملتے ہین۔ بقول مولف۔

قصیدہ

ہند چھٹکر جو مدینہ مرا مسکن ہوتا
سامنے روضہ پرنور کے مدفن ہوتا

عشق رخسار نبی قلب پہ کرتا جو اثر
مثل خورشید کے دل میرا بھی روشن ہوتا

جذبہ عشق نبی سے جو میں ہوتا بیتاب
خواب میں احمد مختار کا درشن ہوتا

خوب تھا خلد میں ہمراہ پیمبر جاتا
ہاتھ میں احمد مختار کا دامن ہوتا

الفت احمد مرسل مرے دل میں ہوتی
درہم داغ محبت کا یہ مخزن ہوتا

قد احمد کا نہ ہوتا جو یہ بلبل عاشق
شاخ طوبی پہ یقین ہے نہ نشیمن ہوتا

لب و دندان پیمبر کی جو الفت ہوتی
دل مرا گوہر و یاقوت کا معدن ہوتا

اثر عشق پیمبر سے جو ہوتا عارف
نور عرفان کا مرا قلب بھی مخزن ہوتا

قلب میں عارض رنگین کی جو الفت ہوتی
دل پہ داغ مرا غیرت گلشن ہوتا

دل میں ہوتی مرے تحقیق نبی کی الفت
سینہ گنجینہ اسرار کا معدن ہوتا

حضرت مولانا عبد اللہ بن عیسی انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ہمارے پڑوس مین ایک بڑھیا نیک بخت پرہیزگار رہتی تھی دن رات عبادت کرتی تھی جب وہ مر گئی تو اوسکی اسباب مین ایک دینار کہ وہ بھی اوس غریب نے سوت بیچ بیچ کر جمع کیا تھا نکلا اوسکے بیٹے نے عہد کیا کہ اس دینار کو کسی ایسے کام مین صرف کیا چاہیے کہ جس سے مجھ اور اوس ضعیفہ کو ثواب حاصل ہو یہی فکر مین تھا کہ ایک روز اوسے کسی مقام پر جا نکلا جہان چند فقرا اکٹھے ہو کر ذکر خیر جناب سید الانبیا علیہ الصلوات والسلام کا کر رہے تھے اور حالت شوق و ذوق مین خوشحال تھے

جوان نے پوچھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے لوگون نے جواب دیا۔

قصیدہ

جشن میلادِ نبی کرتے ہین ہم | غم مسلم ہے خوشی کرتے ہین ہم
ہے مدینہ کا ارادہ کا ہیکو | قصدِ جنت جیتے جی کرتے ہین ہم
کیون نہ ہووینگے ادا احمد خدا | دل سے مدحت اونکی اب کرتے ہین ہم
جب کفِ پا کی فضیلت پڑھتے ہین | فاضلون سے ہمسری کرتے ہین ہم
کیون نہ پہنچین منزلِ مقصود تک | آپ ہی کی پیروی کرتے ہین ہم
جب شبِ فرقت مین گھبراتا ہے دل | مدحِ گیسوئے نبی کرتے ہین ہم

اسکے بعد اہلِ مجلس نے اوس جوان سے کہے کہ اے برادر اس فکرِ خیر کی برکت سے مقام نزولِ رحمتِ الٰہی ہے۔ جوان بھی اوس محفلِ مبارک مین شامل ہوا۔ پھر اوس جوان نے اوسی شب خواب دیکھا۔ کہ گویا قیامت قائم ہے اور منادیِ غیب۔ ہر ایک شخص کو فلان ابن فلان کہکے نام بنام پکارتا ہے۔ آخر نوبت اوس جماعت کے بلانے کی پہنچی جسمین یہ جوان بھی شامل تھا۔ اور منادیِ غیب نے کہا کہ مَرحَبًا بِکُمُ اللّٰہ۔ یعنے رحمت ہو خدا کی تم پر اے لوگو تم مین سے حق تعالیٰ نے ہر ایک کو ایک ایک محل جنت مین رہنے کو عطا فرمایا ہے۔ جوان کہتا ہے کہ مین بھی اوس جماعت کے ساتھ چلا وہان ایک مکان عظیم الشان دیکھا کہ۔ اوسکے بالاخانے پر حورین بناؤ سنگار کئے بیٹھے ہین۔ جب مین نے اوس مکان مین جانیکا قصد کیا تو

ایک فرشتے نے میرا دامن پکڑ کر کہا کہ۔ اے عزیز یہہ مکان اوسکا ہے جس نے مولود شریف کی محفل کی تھی۔ اور یہہ دوسرے مکانات جو اوسکے گرد ہین۔ حاضرین محفل کے لئے ہین جنھون نے ذکر میلاد شریف شوقِ دل سے سُنا ہے۔ اور اونکے نام پر درود وسلام بھیجا ہے غرض یہہ جوان بیدار ہوا۔ اور صبح کو اوسی دینار کے صرف سے محفل میلاد شریف ترتیب دیکر بتمہید بیان مین لایا۔

یہہ بزم بزم مولدِ ذکر الہ ہے   یہہ مجلسِ رسولؐ فلک بارگاہ ہے
اس گھر سے تا بعرش برین ایک راہ ہے   جلدی چلو کہ محفل میلادِ شاہ ہے
جو آگیا یہان ہمہ تن نور ہوگیا   ساری گناہ مٹ گئی مسرور ہوگیا

یہہ بزم جلوہ گاہ رسولِؐ زمانکی ہے   یہہ بزم جلوہ گاہ مرے جانِ جانکی ہے
یہہ بزم جلوہ گاہ شہِ مرسلان کی ہے   یہہ بزم جلوہ گاہ شفیع جہانکی ہے
اس بزم کی تمام زمانے مین دھوم ہے   ملتی نہین ملک کو بھی جا یہہ ہجوم ہے

اِس جا فلک سے بارشِ بارانِ نور ہے   رفعت سے یانکی پست بلندی طور ہے
یہہ محفل حبیب خداے غفور ہے   جو کوئی اس سے دور ہے جنت سے دور ہے
کہتے ہین جسکو عرش یہی وہ مقام ہے   یہہ بزم ذکر مولد خیر الانام ہے

ہے فرشِ نوریان سے وہانتک بچھا ہوا   سر پر ہے شامیانۂ رحمت کھنچا ہوا
پھول لگا ہے دریچہ پہ پردا پڑا ہوا   ہر سمت سے ہے باب شفاعت کھلا ہوا

پنکھا لگا ہے رحمت رب مجید کا
کمرہ سجا ہے جدّ حسین شہید کا

شیشے ہیں ایسے صاف کہ بلّور گرد ہے
جنکی چمک سے چہرۂ خورشید زرد ہے
جو یکہ ہے وہ محفل عالم میں فرد ہے
کوئی گلاس سبز کوئی لاجورد ہے

پھیلا جو کائنات میں عالم یہ نور کا
گل ہو گیا چراغ سر شام طور کا

ہے عطر اعتقاد تو پان اتحاد کا
ہے چھالیہ جو حب کی تو کتھا ہے داد کا
چونا ہے نور روشنئ دین وداد کا
زردہ ہے زردی رخ عاشق کی یاد کا

بٹتے ہیں خوب ہار ثواب و درود کے
ملتے ہیں پھول رحمت رب ودود کے

تقسیم ہونگے نُقل ثواب عظیم کے
ساغر چلینگے رحمت رب رحیم کے
حصے ملینگے لطف خدائے کریم کے
تورے بٹینگے نعمت فیض عمیم کے

اس بزم پاک میں جو کوئی دل سے آئیگا
فردوس میں مکان وہ رہنے کو پائیگا

مسند وہ چار باغ کہ نایاب روزگار
تکیوں پہ وہ بہار کہ جسپر فدا بہار
ہر ایک پتے پر گل فردوس ہو نثار
ہر بیل رشک سنبل گیسوئے پیچ دار

ہر بوٹہ گلبن چمن روزگار ہے
ہر پھول باغ صنعت پروردگار ہے

ہر ایک گلاب پاش ہے طوبائے باغ خلد
دود بخور گیسوئے حوران باغ خلد
مجمر ہے رشک لالۂ حمرائے باغ خلد
ہر عطردان ہے گل رعنائے باغ خلد

عطر مراد سے ہے یہ غنچہ بھرا ہوا
اجر ثواب سے یہ چمن ہے ہرا بھرا

کیسا مکان یہ کیسی عمارت ہے دلستان
کیسا وسیع صحن ہے کیا خوب سائبان

قصرِ بہشت خلد کہان اور یہہ کہان　　حورین تصدق اسپہ ہین گلشن جنان

یہہ جائے پاک مقدمِ خیر الانام ہے　　دروازہ اس مکان کا باب السلام ہے

یان آمدِ رسول علیہ السلام ہے　　یان کا ادب کرو یہہ ادب کا مقام ہے
حوران باغِ خلد کا یان ازدہام ہے　　جن و ملک کے ورد زبان یہہ کلام ہے

اس بزم پاک مین جو ہم آئے خوش نصیب　　رونق فزا یہان ہین خود اللہ کے حبیب

موسیٰ ہین گرم روشنی کے اہتمام پر　　مصروف خواجہ خضر ہین تقسیم جام پر
ہین حضرت خلیل مکانِ طعام پر　　مشغول ہر نبی ہے غرض ایک کام پر

نعلین اہل بزم کا تو پاسبان ہے
مسکین سرنجات کا بس یہہ نشان ہے

بعد اوسکے اہل بزم سے خواب کا حال کہا جنہنے یہہ ماجرا سُنا۔ اونھنے عہد کیا کہ تا زندگی اس مجلس عالی کے چھوڑنے کا اتفاق نہو گا۔ دوسرے روز پھر اوس جوان نے خواب دیکھا۔ کہ دو مکان جڑاو کہ اوسکے ادنی جواہر کے آگے سات ولایت کا خراج ایک جو کے برابر ہے۔ تیار ہین۔ اور بہت سے مکانات اونکے اطراف ہین اون دونو مکانون مین سے ایک مکان مین وہ ضعیفہ بہت عُمدہ کپڑے پہنی ہوئی۔ نہایت شان و شوکت سے مسند زرنگار پر تکیہ نورانی لگائی بیٹھی ہے۔ اور اوسکے لباس سے ایسی خوشبو آرہی ہے کہ

اگر مُردے کے دماغ مین پہونچے تو۔ قبر سے جی اوٹھے۔ جوان نے اوس ضعیف سے سبب اس مرتبے اور عزّت کا پُوچھا۔ اوسنے کہی کہ۔ اے بیٹا یہہ مرتبہ بدولت اوسی دینار کے ہے جو تو نے محفل میلاد شریف مین خرچ کیا۔ اور یہہ دوسرا مکان۔ اوس خدمت کے انعام مین۔ تیرے واسطے تیار ہوا ہے۔ اور دوسرے سب مکانات اطراف کے حاضرین مجلس کے واسطے بنے ہین جنہون نے مجلس مولود شریف مین حاضر ہو کر ذکر محبوبِ خداؐ سُنا ہے اور اپنا جان و مال آپکی مُحبّت مین فدا کیا ہے۔ ائے مسلمانو۔ ایسے جناب کے نام پر جان و مال نثار کرو۔ تاکہ قیامت کے دن وسیلۂ نجات ہم گُنہگارون کا ہو۔ جیساکہ کسی عاشق کا قول ہے۔

قصیدہ

جان و دل اوس شہ لولاک پہ قربان کیجے
اونکے قدمون پہ تصدق یہہ دل و جان کیجے
مال کیا چیز ہے او جانکی حقیقت کیا ہے
لاکھہ جان فرشِ رہِ مقدم جانان کیجیے
بچ گئے جسکی شفاعت کے سبب دوزخ سے
ایسے محسن کا ادا شکر کس عنوان کیجیے
آہ جب دولتِ دیدار ہی ہمکو نہ ملی ٭
کیون نہ اِس عُمر کو صرفِ غمِ حرمان کیجیے
سامنے آپکے اے مہرِ سپہرِ رحمت
عرض کیا کیا المِ شامِ غریبان کیجیے
شدّتِ رنج و محن جُرم و گُنہ کی ظلمت
کیا غم درد کو اظہار و تبیان کیجے ٭

نقل ہے کہ جب حضرت نوح علیہ الصلوات والسلام کو طوفان کی خبر دیگئی اور حکم ہوا۔ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار۔ تختے بناؤ۔ اور اون پر ہمارے نام سے شروع کرکے سب پیغمبرون علیہم السلام کے نام ایک ایک تختے پر لکھو۔ چنانچہ حضرت نوحؑ نے ویسا ہی کیا۔ اور ہر تختے پر ایک ایک پیغمبر کا نام لکھا۔ صبح کو وہ سب نام مٹ گئے۔ پھر دوبارہ لکھے دوسرے دن پھر وہ نام سب مٹ گیے۔ تب حضرت نوحؑ نے بارگاہِ صمدیت مین۔ مناجات شروع کی۔ ارشاد ہوا۔ کہ جس طرح ہمارے نام سے۔ شروع کیا ہے۔ اوسیطرح۔ ہمارے محبوب محمدؐ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر تمام کرو۔ جب حضرت نوحؑ نے نام نامی ہمارے پادشاہ دو عالم کا لکھا غیب سے آواز آئی۔ کہ اے نوح اب تمام ہوئی کشتی تمہاری۔ سبحان اللہ مومنون کیا شان محمدی ہے۔ جسکے اظہار مین زبان ہر فرد بشر کی قاصر ہے۔ بقول مؤلف۔

قطعہ

نرالی نہ کیونکر ہو شانِ محمدؐ — خدا آپ ہے مدح خوانِ محمدؐ
بلا کر شبِ وصل عرش بریں پر — خدا ہی تو تھا میزبانِ محمدؐ
کلام الٰہی سے ثابت ہوا ہے — زبانِ خدا ہے زبانِ محمدؐ
زبان میری قاصر ہے وصفِ نبیؐ مین — خدا ہی سے پوچھو بیانِ محمدؐ

سراسر ہے نور خداوندِ عالم
وہ جسم محمدؐ وہ جانِ محمدؐ
محمدؐ کے جلوہ مین خالق عیان ہے
بیان کرتے ہین نکتہ دانِ محمدؐ
جو دیکھا محمدؐ کو دیکھا خدا کو
یہہ گویا تھی ہردم زبانِ محمدؐ
خدا اور ساری خدائی کو واللہ
تھی مرغوب بوے دہانِ محمدؐ
نہ قربان کیونکر ہو وقت تبسم
جو دیکھے قمر درفشانِ محمدؐ
قدم چومتا دلکی حسرت نکلتی
مین ہوتا خدایا زمانِ محمدؐ
ہرے مرغ دلکے لئے دام ہوکر
گئے صید ہین گیسوانِ محمدؐ
پڑا داغ دل پر ہے عشق نبیؐ کا
مین رکھتا ہون بس یک نشانِ محمدؐ
سمجھکر مین خنجر ہی پھیرون گلے پر
نظر آئین گر ابروانِ محمدؐ
خودی مٹ ہی جائیگی بیخود بنا کر
جو دیکھون رُخِ دلستانِ محمدؐ
نہین قصرِ جنت کی پرواہ ہیگی
ملے مجھکو گر آستانِ محمدؐ
خدایا تو اپنے ہی فضل و کرم سے
بنا دے مجھے داربانِ محمدؐ
کرون شکر کس طور باری تعالےٰ
بنایا مجھے مدح خوانِ محمدؐ

مین بلبل ہون یثرب کا تحقیق سمجھو
ہے مسکن مرا بوستانِ محمدؐ

بعد اوسکے چار تختونکی جگہہ اور خالی رہی ۔ حضرت نوحؑ نے جبرئیل امین سے پوچھا کہ ۔ تختۂ اخیر تو ختم المرسلین کے نام سے

پورا کیا۔ اب یہہ چار تختو نکی جگہہ جو خالی ہے۔ اون تختون پر۔ حیران ہون کہ وہ کون ہین ایسے۔ جنکا نام لکھا جائیگا۔ کسواسطے کہ۔ بعد ختم المرسلین کے۔ کوئی پیغمبر نہو گا۔ جبرئیلؑ نے کہا۔ اے نوحؑ۔ اوس شاہِ نامدار کے چار یار ہین کہ دین و اسلام کے اور آئین و ایمان کے چار رکن ہین۔ یہہ چارون تختے اونکے نامون سے مرتب کیجئے۔ تب یہہ کشتی کنارۂ نجات پر پہونچے گی۔

رحم کر یارب محمدؐ مصطفی اکیواسطے
راہ دین دکھلا عمرؓ سے رہنما کیواسطے
مجرمونکو بخش صدیقؓ ہدا کیواسطے
شرک سے رکھہ دور عثمانؓ باحیا کیواسطے

حل مشکل کر علیؓ مرتضی کیواسطے

ہول محشر سے ہے دل اپنا نہایت بیقرار
وقت پرسش کے جو پوچھیگا مجھے پروردگار
دیکھہ کر بار گناہونکو سدا ہون اشکبار
تب بھی کہتا ہونگا فضل کر اے کردگار

رحم کر حضرت حسنؓ شاہِ علا کے واسطے

مین ہون اپنی عمر سب حرص و ہوا مین کہو رہا
یاد کر کے دن قیامت کا سدا ہون رو رہا
خواب غفلت مین جہانکے مین ہون آکر سو رہا
خوف محشر سے دل مغموم پر غم ہو رہا

کر کرم یارب شہید کربلا کیواسطے

ہے یہی پروردگارا بادشاہا التجا
نور سے ایمان کے میری لحد کر پر ضیا
صدمۂ جانکندنی اور قبر سے کر دے رہا
یا الٰہی یہہ میری مقبول کر تو اب دعا

ازبرائے فاطمہؓ خیر النسا کیواسطے

مین نے جو کچھہ کہ کیا ہون تجہپہ اظہار ہے ‎ تجہسے کچھہ پنہان نہین تو واقف اسرار ہے
تو مرا مالک ہے یارب اور تو غفار ہے ‎ لطف فرما لطف فرما یہہ دعا ہر بار ہے

حمزہ وعباس دونو پارسا کے واسطے

عاقبت باخیر کر یارب یہی ہے آرزو ‎ نار دوزخ سے بچا جنت کی دکہلا سیر تو
مین در دوزخ نہ دیکہون فضل سے تیرے کبہو ‎ یہہ مری مقبول کر یارب دعا اور عجز تو

باقر وجعفر امامؑ باصفا کے واسطے

تو مرا مالک ہے یارب مین ترا بندہ غلام ‎ شغل دے دلکو مرے تیری محبت کا مدام
حرص دنیا کی چہوڑا دے دلسے میرے تمام ‎ تیری الفت کا پلا دے بہر کے یارب مجہکو جام

آئے عاشقان روئے محمدؐ وے شیفتگان گیسوئے احمدؐ ۔ جانو اور آگاہ ہو کہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ مادہ تمام موجودات اور خلاصۂ جمیع کائنات کا ہے۔ یعنے جب صانع باکمال کو ظاہر کرنا اپنے حسن بے زوال کا منظور ہوا۔ پہلے نور احدیت سے نور احمدی پیدا کیا۔ اور تمام موجودات کو اوسکے نور سے۔ عالم ظہور مین لایا اور ظہور اوس ذات ستودہ صفات کا سب انبیا کے بعد محض اس واسطے تھا کہ جسطرح بعد طلوع آفتاب کے۔ روشنی مہتاب اور ستارونکی چہپ جاتی ہے۔ فروغ ملت محمدیؐ ناسخ کل ملتون کا ہو

یا الٰہی حضرت غوث الورا کے واسطے

اگر وہ نور قدم پہلے سب کے۔ جلوہ افروز ہوتا تو۔ اور انبیا رسالت اور نبوت سے محروم رہتے۔ بقول کافی۔

قصیدہ

طفیل سرور عالم ہوا سارا جہان پیدا
زمین و آسمان پیدا مکین پیدا مکان پیدا
نہوتا گر فروغ نور پاک رحمت عالم
نہوتی خلقت آدم نہ گلزار جنان پیدا
شہ لولاک کے باعث حبیب پاک کے باعث
جناب حقتعالی نے کیا کون و مکان پیدا
ظہور ذات اکرم سے فیوض خیر مقدم سے
نسیم بوستان پیدا بہار گلستان پیدا
جمال و حسن مین رعنا کمال خلق مین یکتا
کوئی پیدا ہوا ایسا نہوگا یہان پیدا

انہین کے واسطے دنیا انہین کیواسطے عالم
انہین کیواسطے کافی ہوئے سب انس و جان پیدا

رباعی

پیش از ہمہ شاہان غیور آمدہ
ہر چند کہ آخر بظہور آمدہ
ائے ختم رسل قرب تو معلومم شد
دیر آمدہ زراہ دور آمدہ

نقل ہے کہ ایکدن جناب خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ ائے جبرئیل ع عمر تمہاری کسقدر ہوگی عرض کیا۔ یا رسول اللہ خدائے علیم دانائے حال ہے۔ اسقدر جانتا ہون کہ جب مجھے خلعت وجود عنایت ہوا۔ ایک ستارۂ نورانی کئی سو ہزار برس کے بعد طلوع ہوتا تھا۔ اور مین نے اوس ستارہ کو

کے سو بار دیکہا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ ستارہ اب بہی نظر آتا ہے کہا کہ بعد ظہور ذاتِ بابرکات کے پہر کبہی نہین دیکہا۔ فرمایا کہ وہ ستارۂ نورانی نورِ محمدؐی تہا کہ صانع مطلق نے قبل تخلیق جمیع موجودات کے پیدا کیا تہا۔ سبحان اللہ مومنو قربان جائین اوس نور پاک کے کیا شانِ نوری ہے۔ بقول ضامن۔

قصیده

ہر طرف جلوہ گر ہے جمال محمدؐی
مشہور عین حق ہے کمال محمدؐی
ہر رنگ و بوئے گل مین ہے نور جمال پاک
منظور حق سدا ہے وصال محمدؐی
عالم تمام مظہر نور حضور ہین
ظاہر ہے جا بجا خط و خال محمدؐی
قربان جان و دل سے ہون اوس ذات پاک پر
ہے شمع بزم عشق جلال محمدؐی
طوبیٰ بہی ایک شاخ ہے حضرتکے باغکی
لیکن علی ہین خاص نہال محمدؐی
روتے رہے ہمیشہ وہ امت کیواسطے
تہا حق سے بہر عفو سوال محمدؐی
اس سے سوا نہین ہے وظیفہ کوئی بزرگ
دل مین ہو یاد خاص خیال محمدؐی
باطن مین حق ہے جلوۂ افروز کائنات
ظاہر مین جا بجا ہے مثال محمدؐی

ضامن یہی ہے اپنا وسیلہ نجات کا
صلوات بر محمدؐ و آل محمدؐی

نقل ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے روضۂ منورہ مین ایک درخت ہے ہر سال مین دو بار پہولتا ہے۔ اور ہر ایک پہول مین سات پتے ہوتے ہین

ہر پتے پر - لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ منقوش ہے - والی اوس ملک کا - اون پتون کو باحتیاط تمام رکھتا ہے - مریض اوسکے استعمال سے شفا پاتے ہین - اور نابینا بینا ہوتے ہین - اگر کوئی پتا اوس درخت کا زمین پر گرتا ہے تو فرشتے اوسکو فوراً اوٹھا لے جاتے ہین - کسی جانور کی مجال نہین کہ - اوسکو کھاے اور آتش کا جبہ نہین کہ - یہ اوسے جلائے - دوستو مقام تھنیت ہے - کہ جب برگ درخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی برکت سے جل نہین سکتا ہے تو - بندۂ مومن جسکے دلپر کلمۂ طیب نقش ہو - کیونکر آتش دوزخ سے محفوظ نرہیگا - سبحان اللہ مومنو عجب شان و عجب نام حضرت ہے کیون نہو کسکا حبیب پاک ہے - بقول حضرت شمس طبریز رحمۃ اللہ علیہ

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی
برگزیدہ ذو الجلال پاک بے ہمتا توئی

نازنین حضرت حق صدر بدر کائنات
پیشوائے انبیا چشم و چراغ ما توئی

در شب معراج بودے جبرئیل اندر رکاب
پا نہادہ بر سر گنبد خضرا توئی

یا رسول اللہ تو دانی امتانت عاجز اند
عاجزان را رہ نما و پیشوائے ما توئی

شمس طبریزی چہ داند نعت آن پیغمبران
مصطفیٰ و مجتبیٰ و سید اعلیٰ توئی

نقل ہے کہ زمانۂ بنی اسرائیل مین ایک شخص نہایت فاجر و بدکار تھا

دوسو برس تک فاسق و فاجر رہا۔ سب لوگ اوسکے فسق و فجور سے عاجز تھے۔ جب وہ مرا تو لوگون نے۔ اوسکو ایک مزبلہ بول و براز مین پھینک دیا۔ جبرئیل امین اوسی وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے۔ اور کہے۔ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے کہ۔ آج ہمارے دوست نے دنیا سے انتقال کیا۔ لوگون نے اوسکی نعش کو بول و براز مین پھینک دی ہے۔ ابھی اوسکی تجہیز و تکفین لازم ہے۔ اور بنی اسرائیل سے کہو کہ۔ اپنی اگر مغفرت چاہتے ہون تو اسی وقت اوسکے جنازہ کی نماز پڑہین۔ حضرت موسیٰ ع نے بعد تعمیل حکم رب العالمین۔ کمال تعجب سے سبب اوسکے آمرزش کا پوچھا۔ حکم ہوا کہ۔ جسقدر گناہ اوس گنہگار نے دوسو برس کی مدت مین کیا تھا خدا خوب جانتا ہے۔ اور حال اوسکا کبھی لایق بخشایش نہ تھا۔ لیکن ایک روز یہ شخص توریت دیکھتا تھا جسوقت نام نامی ہمارے محبوب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑہا۔ آبدیدہ ہوا۔ اور اوس ورق کو آنکھون سے لگایا۔ ہمکو تعظیم و توقیر اپنے حبیب کی پسند آئی۔ ایک اس تعظیم کی برکت سے دوسو برس کے گناہ عفو کیے گئے۔ اے عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم تہنیت کا مقام ہے کہ۔ خداوند کریم کو اوسکا حبیب جیسا کہ پیارا تھا واللہ ثم باللہ اوسکے حبیب کو اوسکی امت دہ چند زیادہ پیاری ہے

خوشا نصیب ہم سیاہ کارون کے ۔ کہ ہم آپکی اُمّت کے زمرہ مین شامل ہین شکر کا مقام ہے کہ ہم بھی اوس سردارِ دو عالم کے غلام کہلاتے ہین ۔ بیشک ہم غلامون کو دین و دنیا مین بجز ذاتِ بابرکات کے کوئی وسیلہ نہین ۔ بقول مؤلف ۔

تضمین

خدا کے ہو پیارے وہ پیارا تمہارا محمدؐ ہے ہمکو سہارا تمہارا
فلک کو گوارا نہین ہے یہہ ہرگز نبیؐ ملکے رہنا ہمارا تمہارا
ہے پھر ساغرِ وصل کی دلمین حسرت پلا دو وہ جام اب دوبارا تمہارا
مرے خواب مین لا کے تشریف احمدؐ دکھا دو خدارا نظارا تمہارا
کسی ڈھب سے آکر ملو یا بُلا کر نہین رنجِ فُرقت گوارا تمہارا
خدا جانے کیا کیا کرین ہم شکایت ملے گر کبھی دل ہمارا تمہارا
کہین کیون نہ سر رکھکے پائے نبیؐ پر یہہ رتبہ ہے صاحب ہمارا تمہارا
فدا جان بھی ہوگی تن سے نکلکر دمِ نزع ہو گر نظارا تمہارا
مرے دلکی بستی بسے گی یقیناً اگر ہو نبیؐ وان گذارا تمہارا
بصارت مرے دلکی ہو جائے دونی میسر اگر ہو نظارا تمہارا
ترستے ہین آنکھین شب و روز میرے وہ جلوہ دکھا دو خدارا تمہارا
تمہارے ہی کہنے سے ثابت ہوا یہہ ہے دیدارِ خالق نظارا تمہارا
جو چاہو کرو ہین گنہگار حاضر ق ہے محشر مین بیشک اجارا تمہارا

ہماری

زبان کے ہلانے کی حاجت نہین ہے
ہے کافی فقط یک اشارا تمہارا

ثنائے محمدؐ مین تحقیق بیشک
مقدر سے چمکا ستارا تمہارا

نقل ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام جب مصر کے قریب پہونچے اور یوسف علیہ السلام تمامی فوج اور لشکر سے استقبال کو آئے حضرت یعقوب علیہ السلام ایک بلندی پر کہڑے تہے ۔ جوق جوق لشکر سامنے سے گذرتا جاتا تھا ۔ جسدم حضرت یوسف علیہ السلام پدر بزرگوار کو دیکھے عماری زرنگار سے زمین پر گرے ۔ اور حضرت یعقوبؑ بہی حضرت یوسفؑ کو دیکھتے ہی خاک پر غلطان ہوئے یہانتک کہ دونو لپٹ کر بیہوش ہوگئے ۔ ملائکہ مقربین نے یہہ حال دیکہکر رویا اور کہا کہ ۔ خداوندا جتنی محبت حضرت یعقوبؑ کو حضرت یوسفؑ کے ساتہہ ہے ۔ کوئی اور بہی ایسی محبت کسی سے رکہتا ہوگا ۔ ارشاد ہوا ۔ قسم ہے مجہے اپنی عزت وجلال کی کہ مجہے اُمتیان محمدؐ سے اتنی ہی مُحبت ہے کہ جتنی یعقوبؑ کو یوسفؑ سے ہے ۔ محبو مین نہین جانتا کہ یہہ کیا مقام ہے ۔ اور حقتعالی کی اپنے محبوبؐ کی اُمت پر کسقدر نوازش واکرام ہے ۔ کیونکہ ہے بقول مؤلف ۔

قصیدہ

ہے مقبول دُا اور یہہ اُمت زیادہ
نہ کیونکر ہو مشتاق جنت زیادہ
کہے بارہا ہین نبیؐ مکرم
ہے پیاری مجھے سب سے اُمت زیادہ
تو بخشے نہ بخشے ہے مختار و مالک
گناہونکی میرے ہے کثرت زیادہ
گنہگار بے حد ہون لیکن خدایا
مرے جرم سے تیری رحمت زیادہ
طفیل نبیؐ مکرم سے یارب
تو دے مجھکو ایمانکی دولت زیادہ
محمدؐ نہوتے خدا بھی نہوتا
انہین سے ہوئی حقکی شہرت زیادہ
ادہر کعبہ تیرا اوہر نور تیرا ✢
کرون کسکی یارب مین حرمت زیادہ
بسا میرے دلمین صنم اور ہی ہے
بتو تم سے کیون ہو محبت زیادہ
جو ہمشکل خنجر ہین ابرو نبیؐ کے
ہوا مجھکو شوق شہادت زیادہ
مئے حب احمدؐ پلادے تو ساقی
نہین اس سے بڑہکر سخاوت زیادہ
مجھے جام وحدت عطا کر تو عارف
اوسی پر ہے راغب طبیعت زیادہ
مجھے در پہ اپنے بُلا لو خدارا ق
ستاتی ہے حضرت یہہ فرقت زیادہ
نہ رہنے کا یارا نہ آنیکی قدرت
جدائی کی دلمین نہ طاقت زیادہ
کسی طور سے دیکھون دیدار حضرت
یہی دلمین باقی ہے حسرت زیادہ
اگرچہ تہے شاہ ہونکے شہ سرور دین
پسندیدہ اونکو تہی غربت زیادہ

زمانے مین دیکھا ہے تحقیق ہمنے
ہے اسلام مین پہیلی بدعت زادہ

نقل ہے کہ خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن کمر شفاعت کی مضبوط باندہینگے ۔ اور تاج نبوت کا فرق مبارک پر رکھکر عرصات قیامت مین جسطرح مادر مشفقہ اپنے فرزند گم گشتہ کی جستجو کرتی ہے ۔ اُمتی اُمتی فرماتے ہوئے اُمت گنہگار کی جُستجو فرماوینگے ۔ حکم ہوگا اے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اپنی اُمت کو حساب کے واسطے لاؤ ۔ آپ خلفائے راشدین ۔ اور مہاجرین ۔ اور انصار ۔ اور شہدا ۔ اور زہاد ۔ اور عباد ۔ کو سامنے لے جائینگے ۔ خطاب ہوگا ۔ اے محمدؐ یہہ لوگ مطیع ہین یا منحرف ۔ و مخلص ہین یا دشمن ۔ عالم ہین یا جاہل روزہ دار ہین یا حرام خوار ۔ کس کس طرحکے لوگ لائے ہو ۔ خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت ملول اور مغموم ۔ آب دیدہ ہوکر عرض کرینگے پروردگار میرے مجھے تیرے رحم اور کرم سے یہہ اُمید نہ تھی کہ اسقدر میرے اُمت کی تفتیش فرمائیگا ۔ ارشاد ہوگا اے حبیب آج روز حساب ہے کاہ کاہ قطرہ قطرہ حساب کرونگا ۔ تا تجھے معلوم ہو کہ تیری اُمت سے کسقدر نافرمانی ہوئی ہے ۔ اور کوہ کوہ دریا دریا بخشونگا تا دیکھے تو مجھے کہ کسقدر تیری پاسداری اور غمخواری منظور ہے ۔ بیشک یارسول اللہ آپ ہمارے شفیع المذنبین اور رحمت للعالمین ہین بجز آپکی شفاعت کے ہم گنہگارونکا بیڑا پار ہو نہین سکتا ہم غلاموں کی لاج آپ ہی کے ہاتھہ ہے

محشر مین ہم غلامونکی بہی یاد رہے ۔ بقول مؤلف

خدارا تم نہ بہولو یا نبیؐ ہمکو قیامت مین
ذرا رہنا گنہگاران اُمت کی حمایت مین

کوئی ہمسر نہین تیرا پیمبر حقکی قدرت مین
نہوگا اور نہ تہا کوئی نبوت مین شفاعت مین

ہے افضل اور اعلیٰ تو عبادتمین سخاوت مین
نہین تیرا کوئی ثانی شجاعت مین شرافت مین

اگرچہ ہین ہزارون ہی حسینان جہان لیکن
نہین تمسا نظر آیا کوئی حسن و ملاحت مین

تجہی سے پایا ہے ہمنے خداوند دو عالم کو
ہے منکر وہ جو شک لایا نبیؐ تیری رسالت مین

احادیثین ملا کر جو کلام اللہ سے دیکہا
نہین کم ہین ہدایتمین فصاحتمین بلاغت مین

ہٹا کر میم کا پردا جو دیکہا چہرۂ انور
عیان ہے حقکا جلوہ یا محمدؐ تیری صورت مین

حدیث مَن رآنی سے ہوا ثابت یہی مجھکو
خدا کی دید ملتی ہے نبیؐ تیری ہی رویت مین

بنا لیتا پئے سجدہ ترے در ہی کو مین کعبہ
اگر ایسا روا ہوتا نبیؐ تیری شریعت مین

بلا لو ہند سے مجھکو کوئی دم کا ہون مین مہمان
لبون پر آگئی ہے جان پیمبرؐ تیری فرقت مین

نہ تن کی ہے خبر مجھکو نہ جانکی ہے مجھے پروا
پھرا کرتا ہون مین دیوانہ بنکر تیری اُلفت مین

سکندر ہے جو یہ بتحقیق شرمندہ گناہون سے
جو بخشے تو کمی کیا ہے خدایا تیری رحمت مین

نقل ہے کہ جب بہشت مین حضرت ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام پر عتاب نازل ہوا ۔ اور حُلّۂ بہشت لے لیا گیا ۔ آدمؑ نے شرم برہنگی سے بہاگنے کا ارادہ کیا ۔ موئے سر درخت عناب سے اُلجھ گئے حکم آیا ۔ اے آدم

مجھسے بھاگتا ہے۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے پروردگار مجھے مجال گریز کی نہین۔ مگر تجھسے ہی پناہ مانگتا ہون۔ تو غفور و رحیم ہے۔ میری خطا سے درگذر۔ کچھہ اثر پذیر نہوا بلکہ حکم ہوا کہ۔ (اِذْہَبُوْ بِعَبْدِیْ) لیجاؤ میرے بندہ کو فرشتے کشان کشان لیچلے۔ پھر عرض کیا کہ خداوندا تو نے مجھے اپنے یدِ قدرت سے پیدا کیا۔ اور بہشت مین جائے آسایش کی دی۔ ملایکہ کو میرے سجدہ کا حکم فرمایا۔ صرف ایک گناہ سے یہہ سب کرامتین زائل نکر۔ پھر حکم ہوا (اِذْہَبُوْ بِعَبْدِیْ) ملایکہ کھینچتے ہوئے لے چلے۔ عرض کیا خداوندا مجھے بہشت سے مت نکال مین تیرے فراق کی طاقت نہین رکھتا ہون۔ فرمایا (اِذْہَبُوْ بِعَبْدِیْ) فرشتے اوسی طرح لے چلے۔ التماس کیا۔ پروردگار بے نیاز تو نے وعدہ کیا تھا کہ تیری اولاد سے انبیا اور اولیا پیدا کرونگا۔ اب مجھپر رحم کر۔ سودمند نہوا۔ غرض ہر بار منت اور الحاح حضرت آدم ع کی زیادہ ہوتی تھی اور جس درخت سے پناہ مانگتے تھے۔ وہ درخت دور بھاگتا تھا۔ اور ہر وقت یہی حکم ہوتا تھا کہ۔ اِذْہَبُوْ بِعَبْدِیْ۔ اور ملایکہ کشان کشان لے جاتے تھے۔ آخرکار آدم ع نے عرض کیا کہ تیرے حبیب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے مجھپر رحم کر۔ حکم پہونچا کہ اے ملایکہ اسوقت آدم ہماری

درگاہ مین - بڑا شفیع لایا ہے - اب تعظیم کرو اوسکی - کہ بدولت نام میرے حبیب کے مین نے اوسکا گناہ عفو کیا - دیکھو مومنو ہمارے آقا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر خداوند کریم کو کس درجہ منظور ہے - کیون نہو کسکے معشوق ہین - بقول مؤلف

نعتیہ

ہین معشوق داور محمد ہمارے
اونہین پر ہے جان اپنی ہمنے نثارے
خدا کا ہے دیدار دیدار اونکا
جو دیکھین کہان ایسی قسمت ہمارے
ابھی عرش پر ہم چلا جاتے حضرت
جو ملجاتے نعلین ہمکو تمہارے
اونہین دین و دنیا کی ہو فکر کیونکر
جو دامن ہے لپٹے رہینگے تمہارے
ثنا آپکی ہم جو لکھتے ہین ہر دم
مقدر کے چمکین نہ کیونکر ستارے
عبث عمر غفلت مین کہویا جو ہمنے
ازل ہی سے بد ہین مقدر ہمارے
یہہ بار گران سر پہ عصیان کا لیکر
تہی دست آئے ہین عاصی تمہارے
ہے گرداب عصیان مین کشتی ہماری
لگا اپنی رحمت سے اوسکو کنارے

ق

ہین مادر پدر بھائی فرزند و زن سب
یہہ ہین سارے دنیا مین وہم کے نظارے
نہ سات آوے کوئی نہ کام آوے کوئی
سوا آپکے یا محمد ہمارے
شفاعت کے منکر جو ہین تیرے مولا
ہین فرعون ثانی و ملعون سارے

دعائیہ

تجہی سے تو چاہتے ہین امداد خالق
تو مقصد سے بھر دے یہہ دامن ہمارے
اونہین دین و دنیا مین رکھہ شاد و یارب
ہین شاہ دکن جو کہ والی ہمارے

صدا وسے آتی ہے سن لے تو تحقیق
ہین مقبول حضرت یہہ اشعار سارے

نقل ہے بلکہ سراسر اصل ہے کہ جب ابلیس لعین راندۂ درگاہ ہوا۔ ایک فرشتہ ہر روز طمانچہ غضب کا۔ اوسکے منہ پر مارتا تھا۔ اثر اوس طمانچہ کا دوسرے دن تک زائل نہوتا تھا۔ بعد بعثت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ جب یہہ آیۂ کریمہ۔ وَمَا اَرۡسَلۡنٰکَ اِلّا رحمۃً للعالمین۔ نازل ہوئی۔ اوسنے عرض کیا۔ یا رب العالمین عالم مین مین بہی ہون مجھے بہی تو اوس نعمت سے محروم مت رکھہ۔ حکم ہوا۔ آج سے ضرب طمانچہ موقوف ہو۔ مسلمانو ہر گاہ مردود بارگاہ ایزدی بدولت وجود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم۔ بلا سے نجات پائے۔ طالبان محمدؐ اگر صدمۂ آتش دوزخ سے محفوظ رہین کیا عجب ہے۔ بشرطیکہ احکام الٰہی کے پابند رہین۔ اور عشق محمدیؐ تمین جلوہ گر ہو۔ اللہ جل شانہٗ یہہ نعمت عظما سب مومنون کو نصیب کرے۔ بقول مؤلف۔

قصیدہ

عشق نبیؐ جو دلمین مرے جلوہ گر ہوا — قربان اوسپہ دل ہوا دلپر جگر ہوا
فرقت کا رنج و غم مجھے شام و سحر ہوا — درد جگر کبھی تو کبھی درد سر ہوا
دلکی طپش کو دیکھہ کے گویا جگر ہوا — صد شکر ہے جو عشق نبیؐ کارگر ہوا
لاکھون ہی صدمے سہگئی شوق وصال مین — یوسفؑ کے دلمین جب تو زلیخا کا گھر ہوا

طالب ہوا مین دید کا آپ ہی پیدا — موسیٰ کا حال دیکھ لے جو طور پر ہوا
دونو جہان سے کھو گیا شوق وصال مین — وحدت کا جام پیکے جو مین بیخبر ہوا
نور جمال نے مجھے بیخود ہی کر دیا — گردن ہی جھک گئی مرا سجدہ مین سر ہوا
اعجاز حق نما تھی جو انگشت آپکی — کرتے ہی یک اشارہ دو ٹکڑے قمر ہوا
نور نبیؐ نے آئینہ دلکو بنا دیا — حیران دیکھکر جسے آئینہ گر ہوا
قبضہ ہوا اجل کا جو روح نحیف پر — نور نبیؐ وہین مرے پیش نظر ہوا
اشکون نے میرے دھو دیا دفتر گناہ کا — محشر کا دل مین جب مرے خوف و خطر ہوا
مقصد مراد کے ہوئے لاکھون ہی سہل — حُبِ نبی کا دل مین جو پیدا شجر ہوا
معروضہ بس یہی ہے کہ دیکھون جمال پاک — منظور ہو تو قصہ مرا مختصر ہوا
حفظ و امان مین اپنے تو رکھہ اوسکو یا الٰہ — پیدا شہِ دکن کو جو نور نظر ہوا

صد شکر نعتِ احمدِ مرسل کے فیض سے
تحقیق شعر اپنا ہر ایک پر اثر ہوا

نقل ہے کہ ایک دن حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام ہر دو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ جبرئیل علیہ السلام ردائے مبارک کو بوسہ دیتے تھے۔ اور بار بار آنکھونسے لگاتے تھے۔ حضرتؐ نے پوچھا اے جبرئیل یہہ کیا حالت ہے۔ میکائیلؑ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ جبرئیلؑ نے آج ستر مرتبہ

جناب

جناب باری سے رخصت طلب کی کہ حضور مین حاضر ہون۔ ملائکہ کہتے تھے کہ اسقدر مبالغہ اور اصرار کیا ضرور ہے۔ اوسنے کہا مجھے اسکے جواب سے معاف رکھو کہ بدون زیارت جمال رسول خدا صلعم کے مجھے چین نہین آتا۔ کیونکہ۔

غزل

دل چھین لیا ایک جوان عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

کھویا ہی تھا مجھکو مری دنیا طلبی نے
کیا خوب سنبھالا ہے رسول عربی نے

بندہ سے فزون تر ہے خدا کہہ نہین سکتا
مارا مجھے اے شوخ تری بلعجبی نے

اور مہر نبوت کی زیارت بھی نہوتی
کیا کام نکالا ہے مری بے ادبی نے

آدم تو گیا عرش پہ مسجود ملائک
کیا رنگ دکھایا تیری عالی نسبی نے

تسلیم کہو ہند مین کسطرح رہون مین
بے چین کیا دلکو مرے مضطربی نے

بیان ابتداء نور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

اے مسلمانو۔ دانایان غواص بحر حقیقت۔ وماہران رموز شریعت نے یون لکھا ہے کہ۔ جب حضرت صمدیت کو اظہار ذات جامع الکمالات کا منظور ہوا۔ موافق اس حدیث کے۔ اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْخَلْقُ کُلُّھُمْ مِنْ نُوْرِیْ یعنے حضرت نے فرمایا مین پیدا ہوا ہون اللہ کے نور سے۔ اور میرے نور سے ساری مخلوق ہے۔ اور حضرت نے یہہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ

یعنے سب سے آگے جو چیز اللہ نے پیدا کیا وہ نور میرا تھا۔
پس خداوند کریم نے جمیع موجودات کے نور سے ہزار برس پیشتر جو ایک
روز اوس جہانکا ہزار برس اس جہانکے برابر کا ہے۔ جیسا کہ خداوند کریم
ارشاد فرماتا ہے (وَاِنَّ یَوماً۔ عِندَ رَبِّکَ کَاَلفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ۔)
نور کامل خواجۂ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا پیدا کرکے فضائے قرب مین
رکھا۔ پس وہ نور معجز ظہور ایک مدّت تک بساط تقرّب پر
طواف مین مشغول رہا۔ بعد اوسکے سجدہ کے لئے مامور ہوا۔ اور
خدائے عزّوجل کی تسبیح مین مصروف رہا۔ پس اوس نور فیض گنجور سے
ایک جوہر بنایا۔ اور اوس جوہر فیض مظہر کو نظر عنایت سے
دیکھہ کے۔ دس حصّے کئے۔ ایک حصّہ سے عرش۔ دوسرے
حصّہ سے لوح۔ تیسرے حصّہ سے قلم بنایا۔ اور حکم کیا قلم کو کہ
لکھہ بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم۔ قلم نے ہزار برس مین بسم اللہ
لکھی۔ بعد اوسکے حکم الٰہی سے۔ لا اِلٰہ اِلّا اللہ محمّد الرّسول اللہ
لکھا۔ سبحان اللہ مومنو اسم مبارک آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم
کا وہ اسم پاک ہے کہ خداوند عالم جل جلالہ نے جو اپنے اسم
پاک سے ملحق رکھا ہے اور جس اسم پاک کی توصیف کسی عاشق نے
کیا خوب کیا ہے۔

مُسدس

دُرِّ یتیم نام محمدؐ کا میم ہے
اور حے لواحِ حمد ہے حکم حکیم ہے
اور بحرِ معرفت کا یہی خضر میم ہے
دہشت ہے دال کے دل کافر دیم ہے
ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِّ یتیم ہے
نام محمدیؐ سے خدائے علیم ہے

یہہ میم مومنین تو مشکل کشا ہوئی
حے سے کسیکو حلم کسیکو حیا ہوئی
یہہ میم ثانی مجرمون کو رہنما ہوئی
اور دال دردمندونکے دلکی دوا ہوئی
ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِّ یتیم ہے
نام محمدیؐ سے خدائے علیم ہے

ہے میم مخزنِ کرم رحمتِ ودود
اور حے ہے حامئی ملک و انس جملہ بود
پھر میم ہے ملاحتِ حسن محیط جود
اور دال ہے یہہ دال پہ ہو دم بدم درود
ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِّ یتیم ہے
نام محمدیؐ سے خدائے علیم ہے

اوصاف نام پاک کے ہو کسطرح ادا
یک یک حرف مین اوسکے ہے اعجاز ما سوا
مقبول ہے وہ نام جو ہے میم سے بنا
مکہ مدینہ مسکن میلاد مصطفیٰ
ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِّ یتیم ہے
نام محمدیؐ سے خدائے علیم ہے

حرمت جو حے کی چاہئے ہوتی نہین رقم
جو نام حرف حے سے ہے سب ہے وہ محترم
حے سے حسن حسین ہیں اور حیدر و حرم
حافظ ہے اونکا مالک و محبوب ذی حشم
ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِّ یتیم ہے
نام محمدیؐ سے خدائے علیم ہے

میم دوم سے مُہرِ نبوت مین ہے چمک
ہے مہر و ماہ مین بھی اوسی میم کی چمک

اس میم سے مشرف ہوئے ہین سبھی ملک
معراج کی بھی دہوم سمائی ہے تا سمک

ہر حرف اسم پاک کا دُرِ یتیم ہے
نام محمدؐ ہی سے خدائے علیم ہے

احمدؐ احد مین فرق اسی میم سے ہوا
حے ہے جہان مین حمد کا ڈنکا بجا دیا
میم مشدد اسلئے ہے دال سے ملا
ذاتِ احد سے ذاتِ محمدؐ نہین جدا

ہر حرف اسم پاک کا دُرِ یتیم ہے
نام محمدؐ ہی سے خدائے علیم ہے

مکتوبی حرف نام محمدؐ مین ہین جو چار
ثابت ہوا انہین سے ہے مقبول چار یار
صدیقؓ یارِ غار عمرؓ صاحبِ وقار
عثمانؓ اور حیدرِ کرارؓ نامدار

ہر حرف اسم پاک کا دُرِ یتیم ہے
نام محمدؐ ہی سے خدائے علیم ہے

یک یک ہے حرف نامون مین اونکے جو جلی
حضرت عمرؓ کو میم تو حیدرؓ کو حے ملی
عثمانؓ مین ہے میم مشدد چمک رہی
اور دال زیب نام مین صدیقؓ کے ہوئی

ہر حرف اسم پاک کا دُرِ یتیم ہے
نام محمدؐ ہی سے خدائے علیم ہے

اے مسلمانو۔ جسوقت نام مبارک خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہزار برس تک سر بسجود رہا پھر سر اوٹھا کر کہا۔ السلام علیک یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ حق تعالیٰ نے اپنے حبیب کے طرف سے جواب دیا۔ وعلیک السلام وعلیہ منی الرحمت۔ اسیطرح حصۂ چہارم اور پنجم اور ششم اور ہفتم اور ہشتم اور نہم سے مہتاب آفتاب بہشت اور دل

اور عرش و کرسی بنائی۔ دسوین حصہ سے روح محمدی کو پیدا کر کے عرش کے دہنے طرف چار ہزار برس تک تسبیح و تقدیس مین مشغول رکھا۔ الغرض وہ نور معجز ظہور ستر ہزار برس تک عرش پر اور پانچ ہزار کرسی پر جلوہ افروز رہا۔ پھر جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام۔ بموجب حکم ربانی۔ زمین پر آئے اور پارۂ خاک طلب کیا۔ زمین نے جسوقت نام۔ خواجۂ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا سُنا شق ہو گئی۔ اور خاک سفید مثل کافور اوس سے ظاہر ہوئی۔ چنانچہ حضرت جبرئیل ع ایک مثقال خاک اوس مقام سے کہ اب جہان تربت شریف آنجناب ص کی ہے لے آئے پھر اوس خاک کو مشک اور زعفران اور سلسبیل۔ اور مائے معین اور شراب تسنیم اور کافور بہشتی سے خمیر کر کے مادۂ وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتب کیا۔ اور بعد از جبرئیل ع نے۔ اوس درج نور مطہر کو اطباق سموات اور اطراف بہشت اور اضاف ملائیکہ مین گرد بگرد پھرا کر مژدہ سنایا۔ کہ جو کوئی قابلیت قبولیت کی رکھتا ہو۔ اس گوہر گران مایہ کی خریداری کرے۔ ابو البرکات اشرف المخلوقات سے حضرت آدم علیہ السلام کی روح پاک نے زبان استعداد

عرض کی۔ بقول شمیم

دلکو عشق شہ ابرار ہوا خوب ہوا
نور خالق کا طلبگار ہوا خوب ہوا

خواب مین آپکا دیدار ہوا خوب ہوا
بخت خفتہ مرا بیدار ہوا خوب ہوا

طائر دل مرا در کار ہوا خوب ہوا
زلف احمدؐ مین گرفتار ہوا خوب ہوا

اسی سودے مین تجھے نفع ملیگا اے دل
نور حضرت کا خریدار ہوا خوب ہوا

پلے گناہ ہوتا تو میری شفاعت ہوتی
للہ الحمد گنہگار ہوا خوب ہوا

نور حضرت کا ہے ہر لحظہ تصور دل مین
خانہ دل مرا درکار ہوا خوب ہوا

قصیدہ

پرزے کرتا ہون گریبانکے مبارک اے شمیم
محض بیکار تھا با کار ہوا خوب ہوا

بیان ولادت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

القصہ وہ ودیعت عظمیٰ۔ اور نعمت کبریٰ جسم خاکی انسان کو عنایت ہوئی یعنی نور محمدیؐ۔ حضرت آدمؑ کی پیشانی پر جلوہ افروز ہوا۔ اور حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر عبد المطلب اور عبد المطلب سے عبد اللہ تک مرتبہ بمرتبہ منتقل ہوتا رہا۔ چنانچہ ایک دن۔ عبد اللہ نے عبد المطلب سے کہا کہ۔ جب مین بطحائے مکہ کے طرف جاتا ہون ایک نور عظیم الشان۔ میرے پیٹھ سے ظاہر ہوکر دو حصے ہو جاتا ہے۔ نصف حصہ اوسکا جانب مغرب اور نصف اوسکا جانب مشرق ہوکر۔ بصورت پارہ

ابر کے میرے سر پر سایہ کرتا ہے۔ پھر متوجہ ہوتا ہے۔ طرف آسمان کے اور دروازے آسمانون کے کھلجاتے ہین۔ اور جب زمین بیٹھتا ہون زمین سے آواز آتی ہے کہ۔ ائے وہ شخص نور محمدی تیری پشت مین جلوہ افروز ہے تجھپر سلام۔ اور جب درخت خشک کے پاس سے گذرتا ہون وہ درخت فوراً سرسبز ہو جاتا ہے۔ اور مجھپر سایہ کرتا ہے جسوقت وہان سے اوٹھتا ہون۔ پھر بدستور سوکھجاتا ہے۔ عبد المطلب نے کھا کہ ائے عبد اللہ بشارت ہو تجھے کہ تیری صُلب سے۔ سید رُسل ہادی سُبل احمد مجتبیٰ محمد مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوگا۔ اور عبد اللہ جسوقت بُت خانے کے طرف جاتے تھے آواز آتی کہ ائے عبد اللہ زینہار تو ہمارے قریب مت آ کسواسطے کہ نور پیغمبر آخر الزمان تیری جبین سے جلوہ افروز ہے۔ اور سبب ہماری ہلاکت کا ہوگا۔

روایت ہے کہ ایک یہودیونکا سردار صاحب دولت آسیم کا باوقار قرب وجوار مین مکہ معظمہ کے رہتا تھا۔ اوسکی ایک دختر کاہنہ حُسن وجمال مین اپنا نظیر نہین رکھتی تھی۔ اور علم نجوم مین بھی ازبس ہوشیار تھی ایک روز علم نجوم سے دریافت کرگئی۔ کہ طوریت مین جس صاحب جمال محبوب کردگار کے ظہور پانیکا ذکر ہے وہ شخص جو ایک عالم کو فیض مین رحمت کے لائیگا وہ امسال اپنی مان کے شکم مین آئیگا۔

اشعار

خوشرو جوان عرب مین ہے ایک صاحب جمال ۔۔۔ حسن و جمال مین ہے وہ کعبہ مین بیمثال
فرزند اوس سے ہویگا ایک صاحب کمال ۔۔۔ احمدؐ ہی نام ہوگا وہ محبوب ذوالجلال ؐ

مہر نبوت اوسکے پشت ہوئیگی
اعجاز سے بھری ہوئی انگشت ہوئیگی

مرسل کہینگے لوگ اوسے پیر اور جوان ۔۔۔ ظاہر کریگا اپنی نبوت کے سب نشان
ہوگا وہ قوم ہاشمی یک عالی خاندان ۔۔۔ پیدا عرب مین ہوگا نبی آخر الزمان ؐ

جبرئیل ؑ اوسکے پاس سدا آتے جائینگے
جو عرش پر لکھا ہے وہ قران لائینگے

جبکہ وہ اس حال سے واقف ہوئی۔ حضرت کے اشتیاق مین اوسکے دلکو بیکلی ہوئی بے خود ہوکر کہنے لگی۔ بقول مولوی عبدالستار صاحب چشتی

قصیدہ

معجزہ یہہ دکھادیا کسنے ۔۔۔ تھا مین مردہ جلادیا کسنے
کرکے اپنے جمال کا شیدا ۔۔۔ ہوش میرا اوڑادیا کسنے
کیون بیابان مین روز جاتا ہون ۔۔۔ مجھکو وحشی بنادیا کسنے
دام گیسو بچھا کے عارض پر ۔۔۔ میرے دلکو پھنسادیا کسنے
اپنے رُخکا دکھا کے آئینہ ۔۔۔ مجھکو حیران بنادیا کسنے
چھپ گیا ابر مین مہ انور ۔۔۔ رُخکا جلوہ دکھادیا کسنے
کسکو ڈھونڈین ہم آپ ہی کھوگئے ۔۔۔ یہہ تماشا دکھادیا کسنے

پوچھتے ہو ہو اسے آہو نکلے
رخ سے پردہ ہٹا دیا کسنے
مثل پروانہ جل رہا ہون مین
شمع رخ کو دکھا دیا کسنے
آ رہے تھے خواب مین مرے حضرت
ہاے مجھکو جگا دیا کسنے
سوز فرقت اگر نہین دلمین
سر سے پا تک جلا دیا کسنے
ہچکیان رک گئین ہین کیون میری
یاد کرکے بھلا دیا کسنے
پھر دکھا کر ہلال ابرو کا
بدر کو پھر گھٹا دیا کسنے
کسکی فرقت مین مر گیا ہون مین
مجھکو رنگ بقا دیا کسنے
کسکی فرقت مین آگ بھڑکی ہے
دلکو میرے جلا دیا کسنے
تشہر ہے منصو قلب مائل زلف
دار پر پھر چڑھا دیا کسنے
کسکی زلفون کا ہوگیا سودا
مجھکو مجنون بنا دیا کسنے

جام وصلت پلا کے اے چشتی
مست و بیخود بنا دیا کسنے

جب ہوش مین آئی تو اوسنے معہ اپنے چند مصاحبون کے یلغار شہر مکہ پہونچی اور ایک عالیشان مکان مین قیام پذیر ہو شبو روز تمام اہالیان مکہ کی ضیافت کرتی تھی۔ اور اس حیلہ سے ہر ایک کو دیکھہ بھال کر کسوٹی امتحان پر کستی تہی جب نوبت اہل قریش کے دعوت کی پہونچی جنمین حضرت عبداللہ پدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پر نظر کرتے ہی جان گئی کہ اوس نور متبرک کا امانت دار جسکی خبر میرے نجوم نے مجھکو دی تہی وہ صاحب جمال یہی ہے بعد فراغت کاروبار دعوت کے عبداللہ سے سوال عقد کا کی۔ چونکہ آپکے عقد کی تجویز بی بی آمنہ سے اسکے قبل ہو چکی تہی۔ اسلئے۔

فرمایا آپنے مہ خوبی کی سُنکے بات منظور ہے کہا ترا اے مایۂ حیات
ناچار ہوں نہیں مجھے مہلت ہے آج رات عقد اپنا آمنہ سے ہی ہے لیلۃ البرات
گر زندگی رہے تو ترے گھر پھر آؤنگا
تجھکو بھی میں نکاح میں کل اپنے لاؤنگا

سنکر جواب صاف وہ بولی ستم شعار وعدہ ہے میرا آج کا کل کا نہیں قرار
منظور ہو تو اب نہیں انکار زینہار کل دیکھنے سے ہوگا مرا قول استوار
کل دیکھکر میں اپنی بُرائی فلاح کو
منظور پھر کرونگی پیام نکاح کو

چمکا جبیں سے نور نبوت کا جسگھڑی کانوں میں عورتوں کے صدا نور کی پڑی
کوئی تو شوق دید میں جا بام پر چڑھی اور کوئی ہٹ کے اوٹ میں نظارہ کو کھڑی
شرم و حیا سے گو کہ وہ نظروں سے دور تہیں
پر خواہش وصال میں مشتاق نور تہیں

انمیں سے بعض بی بی یہ کہتی تہی دلفگار مجھکو ملے تو سر پہ تصدق ہوں سنا بار

ہم میں تو

گھر مین جو مال و زر ہے کرون آپ پر نثار
آنکھون پہ رکھون اپنے پیون پانی وار دوا

قسمت ہے کسکی جسکو یہہ دولت نصیب ہو
لڑکا ملے اوسے جو خدا کا حبیب ہو

شہرہ ہوا عرب مین یہہ ہر سمت کو بکو
آئی صبا سہاگ کی جنت سے لیکے بو
حصے مین آئے دیکھئے کسکے یہہ ماہرو
بی آمنہ کے عقد کی تہی پیش گفتگو

اور صدہا عورتین ساکنان مکہ باشتیاق طلب اوس نور کبریا کے باہم آپسمین یہہ کہتی تہین ۔

بی بی حمل مین آئیگا جسکے یہہ خوش نصیب
کلمہ پڑہیگا جو کوئی مرنے کے بہی قریب
ہر ایک دردمند کا ہوگا وہی طبیب
بخشائیگا ضرور وہ اللہ کا حبیب

لڑکے کا فخر جسکے یہہ کون و مکانمین ہو
مادر کا رتبہ کیون نہین دونو جہانمین ہو

جبکہ حضرت عبد اللہ نے اوس کاہنہ کے پاس سے اپنے مکانکو واپس آئے اور بی بی آمنہ کے ساتھہ مناسبت کے بارہ مین جو پہلے ہی سے گفتگو ہو چکی تہی حسب قواعد دین حضرت ابرہیم خلیل اللہ علیہ الصلوات والسلام جو اوس زمانے تک اوسی دین کا رواج جاری تہا حکم سے اللہ جل جلالہ کے سب نے ملکر حضرت عبد اللہ کا عقد بی بی آمنہ کے ساتھہ پڑہوا دیا ۔

وہ شب عروس تھی موسیٰ کے طور کی
راحت بھری ہوائین جو تھین سحر کی
چٹکی ہوئی تھی چاندنی ہر سمت نور کی
حورین صراحی لائین شراب طہور کی

جسدم جبین سے نور نبیؐ منتقل ہوا
پہلو مین شاد آمنہ بی بی کا دل ہوا

قلم ارادت رقم ارباب تواریخ کا نہایت ادب سے سر بسجود ہو کر اور زبانکو مشک و گلاب سے دہو کر یون زمزمہ سنج حقیقت ہے کہ وہ نور متبرک بارہوین تاریخ جمادی الآخر شب جمعہ کو عبد اللہ سے منتقل ہو کر حضرتؐ کی والدۂ ماجدہ آمنہ بی بی کو تفویض ہوا۔

روایت ہے کہ جس راتکو آمنہ خاتون حاملہ ہوئین۔ دو سو عورتین رشک و حسد سے مرگئین۔ اے مومنو وہ تمام مارے رشک کے مرین ہم جان نثاران رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فضل خدا مارے خوشی کے ہر پنجشنبہ ذریعۂ محفل میلاد یون پکار پکار کر مرا کرتے ہین۔

ہوئے ہم شہ انبیا کہتے کہتے
فرشتے اوتر آئے عشق نبی مین
کٹی رات سب کس مزے سے ہماری
الٰہی نکل جائے تن سے مری جان

گئی جان خیر الورا کہتے کہتے
مرے لکھنے پر مرحبا کہتے کہتے
نبی کہتے کہتے خدا کہتے کہتے
رسول خدا کی ثنا کہتے کہتے

یہہ بزم ولادت ہے خیر الورا کی
فرشتے جہکائینگے سر قبر سے ہم
چلو اسمین صلے علی کہتے کہتے
اوٹہینگے جو یا مصطفی کہتے کہتے

ہوئین مشکلین حل برآئے مطالب
مدد اے شہ دوسرا کہتے کہتے

دوسرے روز حضرت عبد اللہ جبکہ ایفائے وعدہ کیلئے اوس کاہنہ کے پاس تشریف لیگئے۔

دیکہا جو اوسنے صورت سائل کو ناگہان
دلسے یک آہ کہینچکے بولی وہ نیم جان
اوس نور کا جبین پہ نہ پایا کہین نشان
فرمائیے کہ آپ تہے کل رات کو کہان

وہ نور احمدی جو تمہارے جبین پہ تہا
کل جسکے گہر رہے اوسے رہنا وہین تہا

کیا خوب تہا جو ہوتی مین کل تمسے ہمکنار
اُمید جسکی تہی وہ ملی اور کو بہار
قسمت نے آج رکہدیا مجہکو جگر فگار
نخل مراد کو نہ کیا میرے باردار

تقدیر مین مرے نہ وہ دولت نصیب تہی
اوسکو ہوئی نصیب کہ جو خوش نصیب تہی

کلمہ مرے نکاح کا لب پر نہ لائیے
مین خود جلی ہوئی ہون نہ مجہکو جلائیے
کل جسکے گہر رہے تہے وہین آپ جائیے
بدبخت کے مکان پہ نہ تشریف لائیے

سچ تو یہہ ہے کہ رنج تمہارا نہین مجہے

جو غم کے ہے وہ کہنا گوارا نہین مجھے

روایت ہے کہ جس شب کو حضرت آمنہ خاتون نے حاملہ ہوئین ملائکہ آسمان نے غلغلہ شادمانی کا زمین تک پہونچایا۔ اور ہر ایک اہل زمین نے باشتیاق دیدار اوس نور پروردگار کے طرف خطاب کرکے یہہ التجا سنایا۔ بقول مؤلف۔

قصیدہ

اے نور رب دوجہان وے جلوہ کون و مکان تیرے ہی باعث سے یہان پیدا ہوئے ہین انس و جان
تجھسے ہی روشن ہے جہان خلق کا ہو تو مہمان وہ ہی تھا تیرا میزبان تیری ہی تھی وان عز و شان
عاشق ہون تیرا بیگمان فرقت مین ہون نیم جان پھرتا ہون ہوکر خستہ جان جلدی بلا مجھکو وہان
مین ہجر مین ہون ناتوان کبتک رہونگا مین یہان بیزار ہین سنکر فغان خویش و برادر دوستان
اے چارہ ساز بیکسان الفت ہے جو لین جہان احوال ہے میرا عیان پوشیدہ ہے تجھسے کہان
ہو تو ہی جب مہربان مجھکو بلا لے اب وہان دل ہے جدائی مین طپان ہون کوئی دم کا مہمان
نعت نبی کی داستان لکھی ہے جو مین نے یہان پہونچون گا لیکر مین وہان ہوتی قیامت ہے جہان
پوچھیگا جب رب جہان کیا سر پہ ہے بار گران تو لکھکے آیا ہے یہان کہدون گا اے شاہ شہان
آئے ہین یان پیشوا کہتے ہین جنکو مصطفیٰ ہین درد عصیان کی دوا ہین اونکے در کا ہون گدا
پاس اونکے پہونچا دے خدا پھرتا ہون جسکو ڈھونڈتا جسپر ہے جان و تن فدا اوسکی ہی یہہ داستان
دیکر عوض فردوس کا اے دل قصیدہ یہہ مرا مانگے گا جب مجھسے خدا کہدونگا مین اے کبریا

مجھسے نہوگی یہہ خطا گرچہ ہون مین عاصی بڑا مالک ہے اوسکا مصطفیٰ ؐ جویا ہو تمہین جسکا یہان
ملجائینگے جسدم نبی ؐ رد کر کیونگا مین یہی کشتی جو ہے تحقیق کی عصیان سے ہے اب ڈوبتی
وہ ناخدائی آپکی مشہور ہے کب سے خفی پار اسکو کر دیجیے ابھی یا مصطفیٰ ؐ جاؤن کہان

جبرئیل ؑ نے علم سبز خانۂ کعبہ پر نصب کیا۔ اور مبارکباد دی فرشتون نے ارباب زمین کو۔ دروازے زمین کے مفتوح کر دیئے گئے۔ عالم عالم انوار قدس سے معمور ہوگیا۔ ابلیس پہاڑون مین جا چھپا۔ چالیس شبانہ روز صحرا اور دریا مین سرگردان رہا۔ تمام بت روئے زمین کے سرنگون ہوگئے حیوانات قریش کے بولنے لگے۔ اور بشارت دیئے چرند پرند مغرب کے مشرق کے چرند پرند کو۔ کہ آج حضرتہ آمنہ خاتون حاملہ ہوئین اب زمانہ خیر البشر ابو القاسم ؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا قریب آیا اور تمام باشندگان قرب و جوار مکہ مارے خوشی کے پھولے نہین سماتے تھے اور اشتیاق زیارت محبوب ؐ کردگار مین بے چین ہو کر فرداً فرداً عرض کرتے تھے۔ بقول مؤلف۔

نظم

مشتاق زیارت ہون رسول عربی ؐ کا
دکھلا دے خدا خواب مین دیدار نبی ؐ کا

ہر حیلہ پہونچہ جاؤن مدینے مین خدایا
دیدار میسر ہو رسول عربی ؐ کا

دونگا یہہ فرشتونکو جواب اپنی لحد مین
مین شیفتہ ہون سید مکی مدنی ؐ کا

جب تک کہ سرمہ آنکھون مین ہے مدینہ کا الٰہی
نظارہ کرون ہاشمی و مطلبی ؐ کا

معراج کی شب رمز کو اللہ و نبیؐ کے
کیا جانیں ملک تخلیہ تھا سترِ خفی کا

یا احمدؐ مختار جدائی مین ہون بیتاب
کیا حال کرون عرض مری خستہ دلی کا

لب ہائے پیمبرؐ کی حلاوت کا ہون مداح
چرچا نہو کیونکر مرے شیرین سخنی کا

آنکھون مین چکا چوند ہوئی جاتی ہے ایدل
کسطرح سے دیکھون رخِ پرنور نبیؐ کا

ہر سمت خدائی کا نظر آتا ہے جلوہ
جسدن سے مرے قلب مین ہے عشق نبیؐ کا

تحقیق یہی دلسے دعا کرتا ہے یارب
سرپر مرے سایہ ہو قیامت مین نبیؐ کا

سلاطین اور شیاطین کے تخت اوندہے ہو گئے۔ حضرتہ آمنہ آپکی والدہ ماجدہ فرماتے ہین۔ کہ آغاز حمل سے چھے مہینے تک۔ کوئی علامت علامات حمل سے مجھپر ظاہر نہوئے اور کسیطرح کا۔ ضعف اور ثقل مجھے معلوم نہوا۔ چند مدت قبل اس واقعے کے اہل قریش بسبب خشک سالی کے۔ ضعیف و ناتوان ہو گئے تھے۔ جب حضرتہ آمنہ خاتون حاملہ ہوئین۔ پانی برسا۔ اور درخت خشک سرسبز ہوئے۔ سبحان اللہ ہو متو کیون نہو رحمت للعالمین روز ازل سے ہی آپکا خطاب مشہور ہے۔ ہم ایسے سردارِ دو عالم کے قرب وجوار مین نرہین۔ پھر کونسا مقام اپنے لئے تجویز کرین۔ اور نجات آخرت کیلئے آپ سے زیادہ ہمارا کون شفیع ہوگا جسکی تلاش کرین۔ بقول مؤلف۔

قصیدہ

کہان بحر عالم مین پوشیدہ تو ہے ترے آشنا کو تری جستجو ہے
جو دیوانہ گیسوئے مشک بو ہے زمانے مین پھرتا وہی کو بکو ہے
گل باغ جنت مین تیری ہی بو ہے ترے سامنے عطر بے آبرو ہے
خدا کے لئے دیکھہ صورت تو اپنی کہ آئینہ دل ترے روبرو ہے
جو چاہے کہ چاہ ذقن کا لکھے وصف اوسے آب کوثر سے لازم وضو ہے
جدا کر کے احمدؐ کی جب میم دیکھا جو تو ہے سو وہ ہے جو وہ ہے سو تو ہے
نہ کیونکر خجل یوسفؑ مصر ہوتے کہ محبوبؐ میرا بہت خوبرو ہے
اثر سوزن عشق کا ہے یہ یا دل ہمارے جو چاک جگر پر رفو ہے
ہمین ہین گریبان سے ہجر مین تنگ ہمارا ہی خنجر کے نیچے گلو ہے
مدینے مین مدفن ہو میرا الٰہی یہی دلکی خواہش یہی آرزو ہے

جو واصل ہین حق کے وہ کہتے ہین تحقیق
جو خصلت ہے تیری وہی اوسکی خو ہے

قبل تولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عبد اللہ آپکے والد بزرگوار کو۔ اتفاق سفر کا ہوا۔ اور ہنگام مراجعت۔ سفر آخرت کا درپیش آیا۔ اثنائے راہ مین انتقال فرمایا۔ اور حضرت عبد المطلب کو۔ اس سانحۂ قیامت خیز سے نہایت الم ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یتیمی پر۔ کہ ہنوز رحم مادر سے گلشن دنیا پر

قدم نازنہ رکہا تھا۔ باپ نے سفرِ آخرت کا قبول کیا۔ بہت افسوس ہوا۔ حالانکہ یتیمی اوس گوہرِ دریاے وحدت کی موجبِ افزونیِ قدر وقیمت تہی۔ بیت

چون دُر اگر یتیم شد بیش بود بہاے او زانکہ خرد فزون نہد دُرِّ یتیم را بہا

مثنوی از شہید مغفور

آمد آمد ہے رسولِ پاکؐ کی آمد آمد ہے شہِ لولاکؐ کی
آمد آمد سیدِ اعظمؐ کی ہے آمد آمد سرورِ عالمؐ کی ہے
آمد آمد ہے شہِ ابرارؐ کی آمد آمد ہے بڑے سردارؐ کی
آمد آمد مالکِ کوثرؐ کی ہے آمد آمد دین کے سرورؐ کی ہے
آمدِ خیر الورٰؐا کی دہوم ہے جلوۂ نورِ خداؐ کی دہوم ہے
دہوم ہے کون ومکانمین دہوم ہے دہوم ہے دونو جہانمین دہوم ہے
جلوہ افزا آج ہوتا ہے یہان نور سے جسکے ہوا روشن جہان
آج محبوبِؐ خدا کی دید ہے عید ہے اہلِ نظر کی عید ہے
اپنے تن پر اپنا جامہ تنگ ہے گل نہین پہولے سماتا دنگ ہے
باغ مین سنکر گلون کے قہقہے بڑ لگے ہین بلبلونکے چہچہے
وصل کا لائی صبا جسدم پیام کھلکھلا کر ہنس پڑین کلیان تمام
ہر چمن مین نکہتِ زلفِ دوتا جھولیان بھر بھر کے لائی ہے صبا

آمد آمد شافعِ محشرؐ کی ہے ۔ آمد آمد اپنے پیغمبرؐ کی ہے ٭

عرش آج اوس شمع کی قندیل ہے
جسکا پروانہ پر جبرئیلؑ ہے
وجد مین اوسکے قدم کو چوم کر
رہگیا بس عرش اعلی جھوم کر
قامتِ موزون سراپا نور ہے
قد نہین ہے بلکہ شمع طور ہے
شوق مین اوس مہ لقا کے سربسر
خاک پر گرتے ہین تارے ٹوٹکر
دیکھکر اوس شمع زیبا کی بہار
صبح کرتی ہے گریبان تار تار
باد صبح اوٹھی جو دامن جھاڑکر
بوئے گل نکلی گریبان پھاڑکر
ہے زمین بوس ادب چشم فلک
راہ مین آنکھین بچھاتے ہین ملک
خلق کا چارون طرف ہے اژدہام
ہاتھہ مین حورونکے ہین کوثر کا جام
تہنیت گویان ملک ہین ہر طرف
حاملان عرش ہین مشعل بکف

ہر طرف جبرئیلؑ کا ہے اہتمام
ہے فرشتونکی زبان پہ یہہ کلام

بقول مؤلف

؏

آج وہ نور خدا آنیکو ہے
کفر کی ظلمت تو جانیکو ہے
داغ عشق مصطفیٰ کھانیکو ہے
دل گلستان میرا بنجانیکو ہے
زلف احمدؐ کی ثنا کا ہے خیال
عرش پر فکر رسا جانیکو ہے
بنکے شانہ قلب صد پارہ میرا
گیسوؤنکو اونکے سلجھانیکو ہے
چہرۂ روشن ہے اوٹھا ہے نقاب
ابر مین خورشید چھپ جانیکو ہے

عشقِ خسارِ نبیؐ کی وجہ سے
دل مرا آئینہ بنجانیکو ہے

ہجر کے صدمونسے تیرے یا رسولؐ
درد میرے دل کا ٹہنجانیکو ہے

لو خبر رشکِ مسیحاؐ لو خبر
کوئی دم مین دم نکل جانیکو ہے

خوف کیا پلے پہ ہین میرے نبیؐ
بارِ عصیان میرا ٹلجانیکو ہے

وصل کا شربت پلا دو یا نبیؐ
تشنگی سے جان آ بنجانیکو ہے

ہے غذا سے مجھکو نفرت ہجر مین
خونِ دل پینیکو غم کہانیکو ہے

روئے انور جلد دکہلا دو مجھے
خاتمہ بالخیر ہو جانیکو ہے

اب مدینے مین بلا لو یا رسولؐ
ہجر مین تحقیق مرجانے کو ہے

الغرض جب نو مہینے کامل مدتِ حمل کے گذر گئے تب۔ بارہوین تاریخ شہر ربیع الاول کی دوشنبے کے دن وقت صبح صادق بعد چہ ہزار سات سو پچاس برسکے زمانۂ آدم علیہ السلام سے آفتاب عالمتابِ وحدانیت۔ مطلع قدم سے ساحتِ حدوث پر جلوہ افروز ہوا یعنے سید کونین سلطان دارین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزارون جاہ وجلال سے دولت سرائے اقبال مین ظہور اجلال فرمایا

بیت

ندا از حاملانِ عرش آمد
کہ بر خیز از پئے تعظیم احمدؐ

ہزارون

ہدایت۔ مولود خوانون کو لازم ہے کہ ان اشعار کو استادہ ہو کر پڑھین

مثنوی

شہنشاہِ اعظم تولد ہوئے
رسولِ مکرمؐ تولد ہوئے
شہِ دین و دنیاؐ تولد ہوئے
مہِ اوجِ علیاؐ تولد ہوئے
تولد ہوئے پیشوائے جہانؐ
تولد ہوئے مقتدائے جہانؐ
تولد ہوئے سرورِ مرسلانؐ
تولد ہوئے رہبرِ دو جہانؐ
تولد ہوئے رہنمائے قدیمؐ
قسیم جسیم نسیم و وسیم
تولد ہوئے بحرِ فیض عمیمؐ
شفیع مطاع نبیؐ کریم
تولد ہوئے مہرِ اوجِ شرفؐ
تولد ہوئے فخرِ عہدِ سلفؐ

تولد ہوئے خواجۂ بعث و نشرؐ
تولد ہوئے شافعِ روزِ حشرؐ

قصیدہ

پیدا ہوئے شکلِ عرب وہ مصطفیٰؐ یہہ ہی تو ہے
ہے عین شکلِ رب وہ مصطفیٰؐ یہہ ہی تو ہے
جو انکو دیکھا دیکھا رب جو انکو پایا پایا رب
ہے ہاشمیؐ جنکا لقب وہ مصطفیٰؐ یہہ ہی تو ہے
ایجادِ عالمؐ آپ ہین بنیادِ عالمؐ آپ ہین
بے میم احمدؐ ہوئے کب وہ مصطفیٰؐ یہہ ہی تو ہے
نورِ احدؐ احمدؐ بنا احمدؐ سے ہے عالم بنا
رب سے جدا احمدؐ ہے کب وہ مصطفیٰؐ یہہ ہی تو ہے
اپنے کو جب فانی کیا آیا نظر ہر سو خدا
عارف سو آیا وہ نہ ڈہب وہ مصطفیٰؐ یہہ ہی تو ہے

بندہ بنایا عشق کا ہمکو الٰہی فضل سے
بیان کسکا ہے حسب نصوص مصطفیٰ یہی تو

سلام

السلام اے آفتاب داد و دین السلام اے انتخاب اولین
السلام اے دستگیر بیکسان السلام اے چارۂ درد نہان
السلام اے قبلہ گاہ اہل دین السلام اے بادشاہ مرسلین
السلام اے بود آدم را سبب السلام اے خلق عالم را سبب
السلام اے شاہ عظمت السلام السلام اے ماہ رفعت السلام
السلام اے گوہر تاج قبول السلام اے زیب معراج قبول
السلام اے باعث ایجاد خلق السلام اے موجب بنیاد خلق
السلام اے زبدۂ ارباب علم السلام اے قدوۂ اصحاب علم
السلام اے مظہر انوار حق السلام اے مصدر اسرار حق
السلام اے شاہ شاہان السلام السلام اے جان جانا السلام
السلام اے انبیا کے پیشوا السلام اے اولیا کے مقتدا
السلام اے غمزدوں کے دستگیر السلام اے ہادئ روشن ضمیر
السلام اے درد دلکے چارہ ساز السلام اے خواجۂ بیکس نواز
السلام اے دو جہاں کے بادشاہ مجھ غریب خستہ پر بھی اک نگاہ

بچارہ ۱۰

چارہ ساز بیکسان ہو تمہین
آرزومند در اقدس ہون مین
رحم کر رحم اے کریم بیکسان
چھوڑکر یہہ آستان جاؤن کہان
ہون پیاسا شربت دیدار کا
تجھہ سوا ہے کون مجھہ بیمار کا
گو برا ہون یا بھلا جیسا ہون مین
سگ ترے ہی در کا کہلاتا ہون مین
فکر رہتی ہے مجھے یہہ روز و شب
روز محشر ہونگے سب جسدم طلب
کوئی اوٹھا بادۂ وحدت سے مست
کوئی ہو پہنچا ساغرِ قلت بدست
کوئی اپنے زہد پر نازان چلا
کوئی اوٹھکر جھاڑتا دامان چلا

التجا

ہان تو مین ہون اور دل مایوس ہے
شرم ہے اور حسرت و افسوس ہے
کون پوچھیگا مجھے سرکار مین
ہاتھہ خالی مین چلا دربار مین
ہاتھہ خالی اوس طرف جاتا ہون مین
اور تہی دستی سے شرماتا ہون مین
عابدون کے ساتھہ کیونکر جاؤن مین
روسیہ ہون منہ کسے دکھلاؤن مین
باپ بیٹے کا نہ بیٹا باپ کا
آسرا وان ہے تو بس اک آپکا
دستگیرا دستگیری کیجئے
آبرو میری وہان رکھہ لیجئے
سخت مشکل ہے کہ وقتِ جانکنی
ہوتی ہے شیطان کو فکر رہزنی
کشمکش مین یان تو اپنی جان ہے
وان وہ دشمن درپئے ایمان ہے

سخت طوفان بلا ہے نزع روح
باپ بیٹا بھائی کام آتا نہین
ایسی مشکل مین خبر لیجیے مری
جب تباہی مین پڑے میرا جہاز
اوس گھڑی رحم آپکا درکار ہے
دم نکل جائے وہ صورت دیکھکر
جسدم آئین قبر مین منکر نکیر
شکل اونکی دیکھکر مضطر نہون
دولت دیدار جسدم پاؤن مین
گرد پھر پھر کر کبھی قربان ہون
حال میرا آپ سے مخفی نہین
ہان طبیب مہربان بیمار ہون
آتش دوری جلاتی ہے مجھے
ہجر مین ایسا نہو یا شاہ دین ۴
رحمت عالم خدا کے واسطے
چار یار باصفا کے واسطے
آس مجھہ رنجور کی مت توڑیے

آپ اوس طوفان آفت کے ہین نوح ۴
سات بیکس کے کوئی جاتا نہین
سید عالم مدد کیجیے مری
مشکل آسان کیجیے بندہ نواز ۴
گر کرم کیجیے تو بیڑا پار ہے
خاتمہ ہو آپ ہی کے نام پر ؛
دستگیری کیجیے یا دستگیر ۴

وہ جمال دلربا پہچان لون
قبر مین اوٹھکر فدا ہو جاؤن مین
اور کف پا سے کبھی آنکھین ملون
شرح غم پھر کیا کہے اندوہگین
درد ہجران سے بہت ناچار ہون
اور تپ ہجران ستاتی ہے مجھے
ہند کا ہو جاؤن مین رزق زمین
اپنے حسن دلربا کے واسطے
اہل بیت مجتبا کے واسطے
تشنہ کو محروم یون مت چھوڑیے

یا امین

ہجر مین ابتک جو گذری زندگی
زندگی سے ہے مجھے شرمندگی
آستانے پر بلا لیجے مجھے
وصل کا ساغر پلا دیجے مجھے
رات دن ہوتا رہے بس بر ملا
عمر بھر نظارہ اوس درگاہ کا
در کو تکتے تکتے ہوجاون ہلاک
وان کی خاک پاک سے ملجائے خاک

نام نامی پر ہو حسن اختتام
خاتمہ ہے نام اوسکا والسلام

سبحان اللہ ایسے آفتاب خیر و برکت نے مطلع ذات مطلق سے اطراف کائنات مین طلوع فرمایا۔ کہ جسکے جمال عالم افروز نے فرش سے عرش تک منور کردیا۔ اور سمک سے سماک تک نام کفر اور ظلمات باقی نہ رکھا۔ ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ شجر اور حجر اور در و دیوار جن و پری انس و ملک از جزو کل تہنیت خوان ہے بقول مؤلف۔

ہدایت مولود خوانون کو لازم ہے کہ چہلم و یا برسی و غم وغیرہ کی محفلون مین یہہ مبارک باد نہ پڑہین۔

ہوئے پیدا نبیؐ مبارکباد
ہے جہان مین خوشی مبارکباد
ہر طرف سے صدا یہ آتی ہے
مرحبا یا نبیؐ مبارک باد
آمنہ کو سب آکے دینے لگے
جن و انس و پری مبارکباد

دونو عالم مین فضل حق ہوگئے ۔۔۔ تری شہرت ہوئی مبارکباد
بعد چالیس سال کے ہے بلی ۔۔۔ تجھکو پیغمبری مبارکباد
انبیائے سلف کے اے سرور ۔۔۔ تری حرمت بڑھی مبارکباد
حقنے فرمایا اے نبی امت ۔۔۔ ہے تری جنتی مبارکباد
بخشوا کر نبی نے فرمایا ۔۔۔ اے مرے امتی مبارکباد
مومنو سال بھر مین بس ہمکو ۔۔۔ یہہ خوشی ہے بڑی مبارکباد
سب کو یہہ دن خدا نصیب کرے ۔۔۔ ہو ہر اک کو خوشی مبارکباد
خانۂ دل مین آگئے ہین نبی ۔۔۔ بستی دلکی بسی مبارکباد
بارگاہ رسول مین پہونچے ۔۔۔ سب کی قسمت لڑی مبارکباد

سنکے سب نے کہا یہہ اے تحقیق
خوب تو نے لکھی مبارکباد

بی بی آمنہ آپکے والدۂ ماجدہ کہتی ہین ۔ کہ وقت تولد آپکے ایک آواز عظیم الشان میرے کان مین آئی ۔ کہ اوسکو سنکے خوف غالب ہوا ۔ ناگہان ایک مرغ سفید نے ۔ اپنے بازو ۔ میرے سینے پر ملے ۔ کہ فوراً وہ خوف جاتا رہا ۔ ناگاہ تشنگی غالب ہوئی خود بخود ایک پیالہ شربت کا مثل دودہ کے سفید غیب سے نمودار ہوا ۔ مین نے جی بھر کر پیا ۔ شہد سے زیادہ شرین تھا ۔

پھر ایک ایسا نور ظاہر ہوا۔ کہ تمام گھر اوس نور سے نورانی ہو گیا جسطرف دیکھتی تہی سوائے نور کے اور کچھہ نظر نہین آتا تھا۔ اور چند عورتین باحُسن وجمال مثل دختران عبد المناف نظر آئین۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ اونمین سے ایک تو بی بی مریم والدۂ ماجدہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری فرعون کی بی بی آسیہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہما مومنہ تہین۔ وے دونو خدا کے حکم سے بہشت سے حورون کو لیکر آئین۔ اور متکفل میرے امورات کے ہوئین۔ اونکو دیکھکر مین متعجب ہوئی جاتی تہی اور صحن خانہ مین آواز رفتار سُنتی لیکن کوئی چلنے والا نظر نہین آتا تھا۔ اور ایک چادر طولانی سپید آسمان سے زمین تک نظر آئی۔ اوسوقت منادی غیب نے ندا کی کہ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چشم خلایق سے نگاہ رکھو اور جماعت کی جماعت مرغان زمرد منقار یاقوت بازو۔ خرامان خرامان مجھہ تک آئے۔ آواز اونکی نغمہ خیز اور طرب انگیز تہی اور کچھہ مرد درمیان آسمان اور زمین کے ہوا مین مُعلق کہڑے ہوئے۔ گلاب پاش اور صراحیان نقرئی ہاتھہ مین لئے ہوئے کہہ رہے تہے۔ بقول چشتی۔

قصیدہ

اللہ اللہ کیا خوشی ہے محفل میلاد کی
دہوم ہے چارون طرف شور مبارکباد کی

کیا صبا نے لائی ہے بوئے گل روئے نبیؐ
دہوم ہے صحن گلستان مین مبارکباد کی

چہرۂ انور نظر آیا نہ ہمکو خواب مین
آرزو نکلی نہ ابتک اس دل ناشاد کی

قامت موزون حضرتؐ کی ثنا لکھتے ہین ہم
خامہ کے بدلے ملے ڈالی ہمین شمشاد کی

چہرۂ احمدؐ کا نقشہ کسطرح کہینچ سکے
صورت آئینہ حیران عقل ہے بہزاد کی

ہجر احمدؐ مین ہوئے ہین اسقدر زار و نحیف
آہ کی قدرت نہ طاقت ہم مین ہے فریاد کی

خواب مین آؤ کبہی تو اے شہ ہر دوسرا
صورت تسکین تو کچہہ ہو اس دل ناشاد کی

شوق نظارہ اسی کا نام ہے بعد فنا
لگ گئین ہین چہت کو آنکہین عاشق ناشاد کی

بار عصیانکی ہے گٹہری سر پہ ہین نادیدہ راہ
منزلین کہوٹی نہ ہوجائین عدم آباد کی

خوب تہا ہوتا اگر یثرب مین چشتی کا مزار
اے فلک کیون اوسکی مٹی ہند مین برباد کی

اوسدم کمال غیرت سے میرے جسم پر عرق آگیا۔ جو قطرہ ٹپکتا تہا اوس سے مشک کی خوشبو آتی تہی۔ اوسی حالت مین پردہ حجاب کا میری آنکہون سے اوٹہہ گیا۔ مشارق اور مغارب کے حالات مجہپر منکشف ہوگئے۔ تین علم سبز ایک مشرق دوسرا مغرب تیسرا بام کعبہ پر منصوب دکہائی دئے اور جسوقت وہ مہر سپہر عظمت پیدا ہوکے سجدہ کیا۔ اور ہاتہہ آسمانکے طرف اوٹہا کے مناجات کی اور نہایت

تضرّع اور الحاح سے اُمّت کی مغفرت چاہی - سُبحان اللہ
اے مومنو - غور کا مقام ہے - دیکھو ابتدا ہی سے ہم گناہ گارون پر آپکی
کیسی نوازش و اکرام ہے - پھر ایسے مُحبّ صادق کا در چھوڑکے
ہمکو کس در پہ آوارہ اور سرگردان پھرنا ہے - اور آپکے رَوضۂ
مُنوّرہ کے قرب و جوار مین دفن ہوکر تا حشر آپکے زیر سایہ نہ رہین
تو پھر ہمکو کہان رہنا ہے - زہے نصیب اوس شخص کے جسکو کہ
آپکے در اقدس کی جاروب کشی مُدّت العمر میسر آئی ہو - اور
خوشا تقدیر - اوسکے کہ جسنے بعد مرگ جنّت البقیع مین - یعنے
آپکے روضۂ اقدس اور مزار مقدّس - حضرت عثمان غنی الرحمان
کے مابین دفن ہوا ہو - حدیث شریف ہے حضرت رسول خدا
صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرماتے ہین کہ - مَا بَیْنَ مِنْبَرِیْ وَ
مِنْبَرِ عُثْمَانَ رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ - یعنے میرے منبر او قبر عثمان رضہ
کے درمیان ایک باغ ہے جنّت کے باغون سے - اور محدثین نے
اس حدیث شریف کا خلاصہ یہہ لکھا ہے کہ - جو شخص آنحضرتؐ کے روضۂ
مُنوّرہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے مزار کے مابین دفن
ہوگا وہ جنّتی ہے - اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ
یہہ حدیث شریف مجھکو بعد دفن حضرت عثمان رضہ کے دستیاب ہوئی

اے کاش قبل دفن کے میسر آتی تو مین حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کو مشرق مین دفن کرتا۔ اے مسلمان بھائیو تمثیلاً عرض کیا جاتا ہے اگر ہم مین سے کسیکو بذریعہ بیعت کسی شیخ سے اعتقاد کامل ہو جائے تو اوسکو اپنے مرشد کے مزار کے قرب وجوار مین دفن ہونیکی کسقدر تمنا رہتی ہے۔ اللہ تعالے جمیع دیندار بھائیون کو مدت العمر شب و روز روضۂ اقدس کا نظارہ نصیب کرے۔ اور وہین کی رزق زمین ہونا نصیب ہو۔ آمین ثم آمین۔ اے عاشقو غور کا مقام ہے جس دل مین عشق نبی ہو۔ اور جسکا دل آپکے دام محبت مین گرفتار ہو۔ وہ دل کیونکر آپکی مفارقت کے صدمے سہ سکتا ہے۔ بقول مولف۔

اس دل سے پیمبر کی محبت نہین جاتی
مرجائین کبھی خواہش وصلت نہین جاتی
ارمان ہے بھر آنکھین کھلے رہتے ہین دیکھو
مرنے پہ بھی دیدار کی حسرت نہین جاتی
یک بار تو رویا مین مرے لائے تشریف
حالانکہ یہہ فرقت کی مصیبت نہین جاتی
وصل انکا میسر ہو تو بس ہے یہی دولت
سب دولتین جاتین ہین یہہ دولت نہین جاتی
پھرتا ہے نگاہون مین مرے چہرہ زیبا
اک پل بھی ان آنکھون سے وہ صورت نہین جاتی
دن رات مجھے حب نبی صلعم سے ہو غمین فشار
مجھ سے نہ قدح کش کی یہہ عادت نہین جاتی
کیونکر نہ معطر رہے ہر وقت مرا مغز
گیسوے نبی کی کبھی نکہت نہین جاتی
کیونکر نکرین فخر ہم اسبات پہ اے دل
سنتے ہین کہ دوزخ مین یہہ امت نہین جاتی

بیماریاں سب جاتی ہین تدبیر سے لیکن
رکھیے جبھی نعلین مبارک مرے سر پر

جز وصل مسیحا یہ فرقت نہین جاتی
حرمت مری بڑہجاتی ہے عزت نہین جاتی

اعمال بُونسے ہون خطرناک ہمیشہ
تحقیق ہے مرکے لیے یہ دہشت نہین جاتی

اے مومنو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تولد پاتے ہی پہلے امت کیلئے دعاے مغفرت چاہی۔ اور بعد اوسکے۔ ایک ابر سفید آسمان سے نمودار ہوا۔ ناگاہ خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو آغوش مین لیکر غائب ہوگیا۔ آواز آتی تہی کہ خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو چارون حد عالم مین پھراؤ تا جمیع خلائق۔ انکو نام اور صورت۔ اور صفات سے پہچانین۔ بعد اسکے وہ ابر طرفة العین مین۔ برق جمال محمدی سے روشن ہوگیا۔ حضرتہ آمنہ خاتون فرماتے ہین کہ۔ مین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ ایک پارچہ مین لپٹا ہوا پایا۔ پھر ایک بدلی اور نمودار ہوئی۔ اوس سے کلام مردونکے سنتے جاتے تہے۔ منادی غیب ندا کرتا تہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چارون طرف عالم کے لیجاؤ۔ اور تمام جن و انس اور ملائیکہ کو اونکا جمال جہان آرا دکہاؤ۔ تا سب پہچانین۔ اور جانین کہ۔ جو کمالات اور پیغمبرون کو جدا جدا عنایت ہوئے تہے

سب مجموعہ میرے حبیبؐ کو ملے - یعنے خلافتِ آدمؑ - ملکِ سلیمانؑ حسنِ یوسفؑ - خلتِ ابراہیمؑ - کلامِ موسیٰؑ - دمِ عیسیٰؑ - عبادتِ یونسؑ - شکرِ نوحؑ - لسانِ اسمٰعیلؑ - بشرائے یعقوبؑ - صوتِ داؤدؑ - صبرِ ایوبؑ - زہدِ یحییٰؑ وغیرہ وغیرہ عطا کیا گیا - اور سوائے اسکے - ولایتِ محبوبیت - حقِ ربوبیت اور قربِ مطلق - اور منصبِ قضا - اور افتاحِ اجتہاد - احتساب شفاعتِ عظمیٰ - علمِ وسیع - عرفانِ اتم - اور جمیع کمالاتِ صوری - و معنوی - خاصتاً ذاتِ بابرکات کے واسطے تھے - سوائے رتبۂ شہادت کے کہ - باسبابِ ظاہری منافیِ شانِ نبوت کے تھا - وہ بھی آپکے جگرگوشۂ قرۃ العین - یعنے حضرات حسنین علیہم السلام کو حاصل ہوا - تا حاصل ہونا - کسی کمالِ ظاہری اور باطنی کا ذاتِ مجمع کمالات سے باقی نہ رہے -

شعر

حسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بقول مؤلف

قصیدہ

پیدا جو پیمبرؐ ہوئے کیا کیا نظر آیا
جو راز تھا مخفی وہ ہویدا نظر آیا
احمدؐ و احد کا یہہ معما نظر آیا
بس بیچ میں یک میم کا پردا نظر آیا

احمد واحد

احمدؐ و احد ایک جگہ ہو گئے ظاہر
جسوقت جدا میم کا پردا نظر آیا

اللہ سے واصل ہوئے معراج مین احمدؐ
اوس بحر سے ملتا ہوا قطرا نظر آیا

ہین سورۂ واللیل کو پڑہنے لگا ہر وقت
سرمین ترے گیسو کا جو سودا نظر آیا

تاب رخ پر نور پیمبرؐ سے فلک پر
خورشید کے چہرہ پہ پسینا نظر آیا

خورشید رخ احمدؐ مختار کے آگے
بگڑا ہوا مہتاب کا چہرا نظر آیا

سب صلی علی کہنے لگے حور و ملایک
جسم آپکا ایک نور کا پتلا نظر آیا

یہہ آپ ہی کے نور کے صدقے سے یقین ہے
موسیٰؑ کو میسر ید بیضا نظر آیا

عیسیٰؑ نے کہا آپکا یا احمدؐ مختار
ہر امتی اب رشک مسیحا نظر آیا

عاشق تہی فقط یوسفؑ کنعان پہ زلیخا
ہر ایک نبیؑ آپکا شیدا نظر آیا

سب کہتے ہین تحقیق کے اشعار کو سنکر
مداحون مین احمدؐ کے تو یکتا نظر آیا

صفیہ بیٹی عبد المطلب کی یعنے پہوپی حضرتؐ کی کہتی ہین کہ ۔ وقت ولادتؐ کے مین حاضر تہی ۔ تمام گہر نور سے معمور ہو گیا ۔ اوسکی روشنی سے چہہ چیزین بہت عجیب نظر آئین ۔ پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور آہستہ آہستہ فرمایا ۔ یارب امتی امتی ۔ دوسرے یہہ کہ زبان فصیح اور عبارت صحیح سے فرمایا ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ انا رسول اللہ ۔ تیسرے نور حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم روشنی چراغ پر غالب تھا۔ چوتھے[۴] مین نے چاہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہلاؤن۔ غیب سے آواز آئی کہ ائے صفیہ تو تکلیف نکر اپنے حبیب کو ہمنے شستہ اور پاک بھیجا ہے پانچوین[۵] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناف بُریدہ اور ختنہ کئیے ہوئے پیدا ہوئے۔ چھٹے[۶] شانۂ مبارک پر مہر نبوت ستارہ صبح سے روشن تر دیکھی۔ اوسمین بخط نور لکھا تھا۔ لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ۔ سبحان اللہ مومنو کسی فرد بشر کی کیا مجال ہے جو آپکے اوصاف لکھے۔ یہہ وہ بحر اوصاف ہین کہ جسکی انتہا نہین بقول مؤلف۔

کئے وصف احمدؐ بیان کیسے کیسے
ہوئے راز حق کے عیان کیسے کیسے
مصیبت مین لے لیکے نام محمدؐ
کئے ہمنے ہین امتحان کیسے کیسے
فنا ہوکے احمدؐ مین دیکھے احد کو
بنے ہم بھی ہین راز دان کیسے کیسے
ذرا چیر کر دیکھو پہلو ہمارا
ہین ارمان دلمین نہان کیسے کیسے
ہویدا ہے سب کچھہ رسول خداؐ پر
ہین فرقت کے صدمے یہان کیسے کیسے
ابھی رخ سے پردا اٹھا کر تو دیکھو
فدا ہوتے ہین قلب و جان کیسے کیسے
مئے حب احمدؐ جو پیتا ہون ساقی
تو کرتے ہین زاہد گمان کیسے کیسے
خدا جانے روز وصال پیمبرؐ
یہہ کرتی ہے شکوے زبان کیسے کیسے

یہہ گلزار ہستی سے باغ عدم کو چلے جاتے ہین کاروان کیسے کیسے

سنبہلکر لکہا کر تو تحقیق مضمون
زمانے مین ہین نکتہ دان کیسے کیسے

حضرت آمنہ خاتون روایت کرتے ہین کہ ولادت کے وقت تین شخص۔ غیب سے نمودار ہوئے۔ اونکے رخسارے۔ مثل آفتاب کے چمکتے تھے۔ ایک[1] صراحی نقروی۔ دوسرا[2] طشت زمردی۔ تیسرا[3] حریر سفید ہاتھہ مین لئے ہوئے تھے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو طشت مین بٹھلا کے سات بار غسل دئیے۔ اور وہ حریر سفید پہنائے۔ اور چشم نرگسین کو بوسہ دیکر کہے۔ بقول حضرت وطن رح

غزل:

شان جناب سرور عالم جلوہ نما ہے شان خدا ہے — موقع کہان ہے صلی علی کا آگے منہ یہہ سجدہ کی جا ہے
آئینہ خانہ ہر دو سرا ہے ہر ہر مین دیکھو عکس آپکا ہے — سینے مین دلمین جی مین نظر مین آپہی کی صورت جلوہ نما ہے
ہے احدیت ایک جلوت تمہاری لامکان ایک راہ سواری — نقش قدم ہے چشم دو عالم کرسی تمہاری عرش علا ہے
دوزخ سے ہمکو کیا ہے علاقہ جنت کی ہمکو کیا ہے تمنا — ہم عاصیونکو یا شاہ اکرم دامن تمہارا ہاتھہ آچکا ہے
فردوس لیکر آپ کیا کرین ہم کوثر کا پانی کیونکر پئین ہم — اے رشک جنت روئے مبارک کوثر کا چشمہ لب آپکا ہے

ہر روز ہے حشر ہر شب قیامت ہر ایک نالہ ہے صور محشر
اے آفتاب برج شفاعت دکہلا دو صورت اب دیر کیا ہے

اور کہا کہ بشارت ہو تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ۔ تمہین

علمِ اوّلین و آخرین اور کمالات ظاہری و باطنی - اور مفاتح نصرت و عظمت اور رتبۂ شجاعت و حلمیت عنایت ہوا -

روایت ہے کہ وقتِ ولادت ص کے عبد المطلب آپکے جدّ بزرگوار کعبہ شریف مین تھے - یک بیک خانۂ کعبہ نے مقام ابراہیم مین سجدہ کیا - اور کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللہ اکبر - خدا تعالیٰ نے آج مجھے بتون کی نجاست سے پاک کیا - اور ہُبل نامی ایک بت کہ اور بتون سے بڑا تھا سرنگو ہو گیا - ہاتف غیب نے آواز دی کہ آمنہ کے گھر - فرزند متولد ہوا - اوسکے غسل کے واسطے ایک طشت زمردی عالم قدس سے لائے ہین - اور وہ فرزند ارجمند خاتم المرسلین حبیب رب العالمین ہے - عبد المطلب یہہ ماجرا دیکھکر اور سنکر متعجب اور متحیر اپنے مین آپ کہہ رہے تھے -

بقولِ مؤلف

قصیدہ

شوقِ نظارۂ انوار کرون یا نکرون
پئے دیدار مین اصرار کرون یا نکرون

خواب مین خواہشِ دیدار کرون یا نکرون
بخت کو اپنے مین بیدار کرون یا نکرون

آپکو یاد مین ہر بار کرون یا نکرون
کچھ علاج دل بیمار کرون یا نکرون

آپکے گیسوئے پرپیچ یہی کہتے ہین :
دل عاشق کو گرفتار کرون یا نکرون

خنجر ابروئے خمدار پہ دلسے ہون فدا
سر کٹانیکا مین اقرار کرون یا نکرون

کھنچی ہے تیغ الم کرکے جگر کے پارے
ٹکڑے اب دل کے بھی دو چار کرون یا نکرون

قلب مین عارض روشن کا تصور کر کے
دلکو آئینہ انوار کرون یا نکرون

جبہ سائی سے ترے در کے ہو فارغ جبکہ ہم
سجدہ شکر ہی ہر بار کرون یا نکرون

عشق دندان مبارک مین بہا کر آنسو
اپنے آنکھون کو گہربار کرون یا نکرون

دیکھلوں عالم رویا مین جو روے انور
جلوہ حق کا مین اقرار کرون یا نکرون

آپکے روضہ پرنور پہ آکر شاہا
خواہش دلکو مین اظہار کرون یا نکرون

شب معراج یہ کہتے تھے خدا سے جبریل
ترے محبوب کو بیدار کرون یا نکرون

ہو میسر نہ محمد کی زیارت جبتک
اے اجل تجھسے مین انکار کرون یا نکرون

جاکے روضے پہ کہونگا مین یہی اے تحقیق
نقد دل داخل سرکار کرون یا نکرون

اوسکے بعد کعبۃ اللہ سے دولتسرائے نبوی مین تشریف لائے آتے ہی پہلے حضرتہ آمنہ خاتون کی پیشانی دیکھی۔ نور محمدی نہ پایا۔ پوچھا کہ وہ نور کیا ہوا۔ بی بی نے کہا مین نے وضع حمل سے سبکدوش ہوا۔ اور عجائب حالات اور غرائب واقعات جو اوس وقت دیکھے تھے۔ ایک ایک سب بیان کئے۔ عبدالمطلب نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سامنے لاؤ۔ اور مجھے دکھلاؤ۔ بی بی آمنہ نے جواب دیا۔ ہیہات آپ اونکو دیکھ نہین سکتے

محافظانِ غیب سے تاکید ہے کہ تین دن تک کوئی نہ دیکھے۔ عبد المطلب نے پُر غضب کہا کہ اے آمنہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکہاؤ نہین تو مین تمکو اور اپنے کو ہلاک کرونگا۔ جب آمنہ خاتون نے حضرت عبد المطلب کو۔ اسقدر بیقرار دیکہا ناچار وہانتک پہونچادیا۔ حضرت عبد المطلب نے۔ کمال اشتیاق سے۔ چاہا کہ دیدارِ سید ابرار حبیبؐ پروردگار سے مشرف ہو۔ لیکن ایک غیبی شخص تلوار کہینچ کر سامنے آیا۔ اور کہا۔ جا جبتک تمام ملائیکہ مقربین۔ جناب ختم المرسلینؐ حبیب رب العالمین کی زیارت سے فارغ نہونگے کسیکو مجال دیکہنے کی نہوگی۔ عبد المطلب یہہ حال دیکہتے ہی ہیبت سے تہرا گئے اور بحالتِ مایوسی کہتے تہے۔ بقول حافظ شیرازی رحمت اللہ علیہ۔

قصیدہ

دیدہ لبریزم سراپا انتظارے کیستم — شوق دیداریکہ دارم بیقرارے کیستم
کشتۂ صیاد دلم از زخم شمشیر نگاہ — نیم بسمل کشتہ ام یارب شکارے کیستم
کشتۂ آن خال مشکین بستۂ زلف سیاہ — گر مسلمان نیستم زنارِ دارے کیستم
مظہر حسن جمالم یا کہ عکس روے تو — پس ببین اے دوستان آئینہ دارے کیستم

حافظم در مدرسہ در دیر گشتم در میکدہ
سخت حیران گرچہ ام من در شمارے کیستم

بعد ولادت

CHECKED

بعد ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ ایک شبانہ روز تمام بادشاہان روئے زمین کی زبان گنگ ہو گئی۔ اور نطق زبانسے عاری رہے۔ طاق کسرا منکسر رہا۔ چودہ کنگرے اوسکے گر پڑے آتش فارس کہ مدت ہزار برس سے روشن تھی فی الفور بجھ گئی۔ دریائے پر از آب خشک ہوا اور صحرائے خشک دریا ہوا۔ جب سید عالم نے اپنے نور عرش افروز سے فرش زمین کو منور فرمایا۔ اہالیان مکہ نے تہنیت کی محفل منعقد کیا۔ بقول امیر۔

کر دو خبر یہہ محفل میلاد شاہ ہے
یاں آمد جناب رسالت پناہ ہے
امت چلی رسول کی یہہ جلوہ گاہ ہے
سیدھی یہی بہشت مین جانیکی راہ ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

جو عاشقان صورت خیر الانام ہین
جو طالبان جلوۂ ماہ تمام ہین
جو ذرہ ہائے مہر فلک احترام ہین
آئین کہ دور مین مے الفت کے جام ہین

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

راہین کشادہ رحمت رب کریم کے
ہین عطر بار باغ مین جھونکے نسیم کے
خلعت بٹینگے لطف خدائے رحیم کے
تقسیم ہونگے ہار ثواب عظیم کے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

آراستہ مکان ہے، جلوس شہانہ ہے　　رحمت ہے فرش ظل خدا شامیانہ ہے
سامان نئے نئے ہین نیا کارخانہ ہے　　مسند بچھی ہے آمد شاہ زمانہ ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

کیا بزم ہے کہ بزم نشین ہین فرشتہ و مسیؑ　　ہون گرم اہتمام مین اسپر کلیمؑ غش
گرمی جو ہو ذرا دم عیسیٰؑ ہو بادکش　　پانی پلائین خضرؑ دم شدت عطش

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

آتے جو آنے والونکو پاتے ہین جبرئیلؑ　　خود جا کے در تلک اونہین لاتے ہین جبرئیلؑ
رتبہ برتبہ سبکو بٹھاتے ہین جبرئیلؑ　　موقع سے کیا صفونکو جماتے ہین جبرئیلؑ

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

اس بزم کی جو مشرق و مغرب مین دھوم ہے　　ارواح انبیائے سلف کا ہے یان گذر
الیاسؑ بحر سے خضرؑ آئے ہین ادہر　　[illegible] ہین چرخ سے عیسیٰؑ زمین پر

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو

جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

آئین شتاب یوسفؑ کنعان کو دو خبر — محفل مین ہون شریک سلیمانؑ کو دو خبر
یعقوبؑ و نوحؑ و آدمؑ ذیشانکو دو خبر — تشریف لائین موسیٰؑ عمران کو دو خبر

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

جن کوہ قاف سے تو جنان سے ملک چلے — چلنے تھے وحش طیر وہ سب مشترک چلے
سر کو جھکا کے حاملۂ عرش تک چلے — پڑتے ہوئے درود ادب سے ہر یک چلے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

اس بزم مین جو شوق سے آئین خوش نصیب — کانونکے پردے در سے لگائین خوش نصیب
خاموش بیٹھین سر نہ ہلائین خوش نصیب — اعجاز سنکے لطف اوٹھائین خوش نصیب

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

لو آمد حبیبؐ خدائے قدیر ہے — آیا ہے آج وہ جو بشیر و نذیر ہے
وارد ہے وہ جو صاحبؐ تاج و سریر ہے — رونق فزا ہے خلق کا جو دستگیر ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

ہر دم جو ازدہام خلایق دوچند ہے　　بس کر امیر ختم سخن دل پسند ہے
اوسکا سلام ہوگا جو اقبال مند ہے　　مولد اب آگے ہوگا یہہ ترجیع بند ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

پھر منادی غیب نے ندا دی کہ۔ اے خلایق محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب رونق افروز اس جہان کے ہوئے۔ بہترین خلایق۔ وہ ہے کہ جو آپکو دودہ پلائے۔ زہے سعادت اور نصیب اوسکے کہ۔ یہہ دولت ابدی پائے۔ چنانچہ وحوش اور جن اور انس واسطے حصول اس دولت سعادت کے۔ باہم نزع کرنے لگے غیب سے اواز آئی کہ اس واسطے ہرگز نہ لڑو اللہ تعالے نے یہہ دولت بابرکت حلیمہ سعدیہ کو عنایت فرمائی۔ بالاتفاق ثابت ہے۔ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات دن دودہ اپنے والدہ کا نوش فرمایا۔ بعد اسکے ثوبیہ نے دودہ پلایا۔ ثوبیہ لونڈی ابولہب کی تہی۔ کہ اوسنے مژدہ ولادت شریف کا ابولہب کو سنایا تھا۔ ابولہب نے بسبب خوشی میلاد شریف کے اوسے آزاد کیا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہٗ روایت کرتے ہین کہ مین نے ایک رات ابولہب کو بعد موت کے خواب مین دیکھا۔ اور حال پوچھا۔

اوسنے کہا جسدن سے گلستانِ حیات پامال صرصرِ ممات ہوا۔ انواع انواع کے عذاب اور عقوبت مین گرفتار ہون۔ لیکن دوشنبے کے روز۔ بدولت خوشی میلاد مبارک کے عذاب مین تخفیف ہوتی ہے۔ اے عاشقانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قربان جانیکا مقام ہے کہ ابولہب سا کافر جسکی مذمت کلام اللہ کی سورہ تبت یدا مین وارد ہے۔ خوشی میلاد شریف کا ثمرہ تخفیف عذاب پائے۔ زہے تقدیر اون مسلمانون کے کہ بدل وجان اوس جناب کی غلامی سے سرفراز ہین اور جان و مال اپنا۔ اوسکی راہ مین نثار کرتے ہین۔ اگر قیامت کے دن عذاب دوزخ سے نجات پائین کیا عجب ہے بیشک یا رسول اللہ آپ دریائے رحمت ہین کچھہ ہم غلامونکے حال پر بھی نظرِ ترحم فرمائیے۔ ہم غلامونکے دامن کو دُرہائے مقاصد سے بھر دیجئے اور بقول مؤلف منہ مانگے انعامات سے مالا مال کر دیجئے۔ اور جو حال کہ ہم گنہگارون کا ہے وہ آپکی نظر کرم کے قابل ہے۔

قصیدہ

یا محمد قلب کی اب بیقراری دیکھئے — صورتِ سیماب ہے حالت ہماری دیکھئے
آپکی فرقت مین روتے ہین لہو صبح و مسا — چشم تر سے خون کا دریا ہے جاری دیکھئے
اے شہ ہر دوسرا لیجئے لگا گو ہے اجل — ہجر مین پہونچی ہے نوبت یہہ ہماری دیکھئے

ٹھہنا اوہنا ہے اک امر محال آشنائے دین
ہجر نے کیا کر دیا حالت ہماری دیکھئے

ابر شرمندہ ہوا جاتا ہے زیر آسمان
دیدۂ تر کی ہمارے اشکباری دیکھئے

جب سے ہمنے سنلیا ہے قبر میں آتے ہیں آپ
موت کا بیحد ہے ہمکو انتظاری دیکھئے

کیجئے دیدار سے اپنے مشرف یا نبیؐ
بڑ رہی ہے قلب کی اب بیقراری دیکھئے

یا نبیؐ نار جہنم سے بچانا حشر میں
کھوئی ہے غفلت میں ہمنے عمر ساری دیکھئے

کسطرح راہ عدم طے ہمسے ہووے یا نبیؐ
زاد راہ تو کچھ نہیں منزل ہے بھاری دیکھئے

ہیں خجل عصیاں کی باعث سے بہت بعد فنا
منہ چھپائے ہیں کفن میں شرمساری دیکھئے

قبر میں تنہا پڑے ہیں یا حبیبؐ کبریا
لائیے تشریف اور حالت ہماری دیکھئے

ناخدائے کشتی دین ہے یہی وقت مدد
ناؤ غرق بحر عصیاں ہے ہماری دیکھئے

ملگئے مٹی میں کچھہ شکوہ نہ قسمت کا کئے
خاکساروں کی تم اپنے خاکساری دیکھئے

حوریں کہتی تہیں خوشی سے یوں شب معراج میں
آرہی ہے وہ پیمبرؐ کی سواری دیکھئے

عرش و کرسی کہتے تہے یوں چوم کر نعلین پا
بیٹھے بیٹھے لڑ گئی قسمت ہماری دیکھئے

کہتا تھا رضوان کہا کر گلشن خلد بریں
یاں رہیگی یا نبیؐ امت تمہاری دیکھئے

روز محشر یوں کہیگا حق تعالے یا نبیؐ
بخشدی ہے ہمنے سب امت تمہاری دیکھئے

داغ عشق مصطفی بنجائیگا شمع مزار
پر ضیا ہو جائیگی تربت ہماری دیکھئے

نعت احمدؐ لکھہ رہے ہیں رات دن تحقیق ہم
کیوں نہو دارین میں عزت ہماری دیکھئے

بعد ثوبیہ کے حلیمہ سعدیہ نے دودہ پلایا۔ تفصیل اس بیان کی یون ہے
اون دنون مین اہل مکہ بعضے بسبب شوکت اور عظمت کے اور بعضے فساد
آب وہوا کے خوف سے اپنے۔ لڑکونکو دائیون کے سپرد کر دیتے تھے
تا اطراف وجوانب قصبات وقریات مین لیجا کے۔ پرورش کرین
حلیمہ سے روایت ہے کہ اوس سال قحط عظیم ہوا۔ چنانچہ سبزہ شہر مین
اور شیر پستانو مین باقی نرہا۔ باغون مین درخت خشک ہوگئے۔ اکثر
اوقات صرف برگ وگیاہ سے روزہ افطار کرتے۔ اور تین تین دن تک
دانہ میسر نہوتا تھا۔ ایک بار مجھے تین شبانہ روز کھانا میسر نہوا۔ شدت
گرسنگی سے طاقت طاق ہوگئی۔ اوسوقت مین جو حاملہ تھی ناگہان دردِ زہ
مین مبتلا ہوئی۔ نہین جانتی کہ خواب تھا یا ضعف کے سبب حالت غشی تھی اُسی
غفلت مین۔ کیا دیکھتی ہون کہ ایک شخص مجھکو دودہ کی دریا مین باربار
غوطے دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ جسقدر پی سکتی ہے خوب آسودہ ہوکے
پی۔ تاکہ تیرے دودہ مین۔ برکت بے اندازہ ہو اور اسی شیر کی بدولت
عزتِ ابدی اور سعادت سرمدی تجھے حاصل ہونی ہے۔ مین نے وہ دودہ
بہت آسودہ ہوکے پیا۔ اور جسقدر پیتی تھی وہ شخص اور زیادہ مبالغہ
کرتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ کہ ائے حلیمہ تو جانتی ہے کہ مین کون ہون
مین وہ حمد اور شکر ہون کہ۔ تو محنت اور گرسنگی کی حالت مین بجالاتی تھی

اب بطحائے مکہ کے طرف جا اور نتیجہ اس شکر کا یہہ ہے کہ۔ اوس سرزمین سے ایک نور ساطع اور ضیائے لامع اپنے سات لا۔ الغرض جب مجھکو غفلت سے ہوش آیا۔ دیکہتی کیا ہون کہ وضع حمل ہوا فرزند تولد ہوا ہے۔ اوسکے چند روز کے بعد۔ قافلہ مکے کے طرف روانہ ہوا مین بہی اپنے شوہر کے ساتہہ چلی۔ اثنائے راہ مین غیب سے آواز آئی کہ اس سال حق تعالی نے بدولت ولادت ایک فرزند کے جو قریش مین پیدا ہوا ہے تمام عورتون پر۔ لڑکیون کا پیدا کرنا حرام کیا ہے۔ اَے زنانِ بنی سعد دوڑو اور اوس دُرِ یتیم بحرِ عظمت کو لو۔ زہے نصیب اوس عورت کے کہ۔ اوس دولت بابرکت سے مُشرف ہو۔ زنانِ بنی سعد یہہ مژدہ سُنتے ہی بہ تعجیل تمام مکے کو چلین۔ اور میرا دراز گوش جسپر مین سوار تہی بسبب لاغری کے ایک قدم چل نہین سکتا تہا۔ ناچار ایک منزل مین مقام کیا وہان خواب دیکہا۔ ایک درخت میوہ دار۔ سرسبز میرے سر پر سایہ کیا ہوا ہے۔ اور تمام زنان بنی سعد میرے گرداگرد جمع ہین۔ اوس درخت سے ایک خرمائے تر میرے دامن مین گرا مین نے وہ خرما کہایا ایک مُدت تک اوسکا مزا زبان پر رہا حاصلِ کلام۔ دوشنبے کے دن مکے مین پہونچی۔ قافلہ مجھہ سے پہلے ہی مکہ پہونچکر تمام عورات سب دولت مندون کے لڑکونکو پیشتر سے ہی

لے چکی تہین۔ مین اپنے تاخیر سے نادم اور مایوسی سے یہہ عرض کرتی تہی۔

مخمس

اے مظہر نور خدا گاہے نظر بر من فگن
وے روئے تو بدر الدجا گاہے نظر بر من فگن
اندر فراقت تشنہ ام بسمل ز تیر دشنہ ام
اے چشمۂ آب بقا گاہے نظر بر من فگن
در خانقاہ و مدرسہ در دیر و مسجد دیدہ ام
ہر جاست از حسنت ادا گاہے نظر بر من فگن
اے سرور والامکان اول توئی آخر جہان
از تست ہر جا جلوہا گاہے نظر بر من فگن
در میکدہ پیر مغان می ریخت در جان دلم
گشتم بہ عشقت مبتلا گاہے نظر بر من فگن
اسم تو احمد آمدہ میم است پردہ در احد
اے مظہر شان خدا گاہے نظر بر من فگن

اے باعث ایجاد ما وے شافع روز جزا
ہستم بہ عصیان مبتلا گاہے نظر بر من فگن

ہرچند جستجو کرتی تھی کوئی لڑکا میسر نہوتا تھا۔ ناگاہ ایک شخص کہ آثار عظمت اور شرافت کے اوسکی پیشانی سے ظاہر تھی۔ سامنے آیا اور کہا کہ کوئی عورت اس قافلہ مین باقی بھی ہے جسکو کوئی لڑکا میسر نہوا ہو۔ مین نے اوس سے نام پوچھا۔ کہا کہ مین عبد المطلب بن ہاشم سردار قریش ہون اے حلیمہ میرے گھر مین ایک لڑکا ہے یتیم بے پدر محمدؐ نام ہرچند زنان بنی سعد سے مین اصرار کرتا ہون۔ کوئی اوسکو بسبب یتیمی کے قبول نہین کرتی۔ اور سب یہی کہتی ہین کہ

طفل بے پدر سے فلاح اور بہبودی کی توقع رکھنا عبث ہے۔ اب تو
کیا کہتی ہے۔ مین نے اپنے شوہر سے پوچھا۔ اوسنے کہا بے تامل
بیدریغ ابہی جا اور اوس دُرِّ یتیم دریائے سعادت کو جلد لے آ
مبادا کوئی اور لیجائے۔ اور تو یون ہی مایوس پھر آئے۔ اور میری
خواہرزادی نے کہا کہ زنان بنی سعد اہل مال کے اطفال سے متمول
ہوئین۔ اور تو ایک یتیم کی کفالت کرتی ہے کہ افلاس مین خبرگیری
اوسکی اور بہی موجب زیادتی رنج و مشقت کی ہووے۔ یہہ بات
سُنتے ہی۔ میرا بدن ہیبت سے تھرّا گیا۔ مین نے کہا۔ اگرچہ لڑکا
بن باپ کا ہے لیکن عبدالمطلب سردار قریش اوسکا دادا ہے۔
اوسکی قدر کوئی نہین جانتا مین خوب جانتی ہون۔ حاصل کلام مین
عبدالمطلب کے ساتہہ گئی۔ محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلّم اوسوقت
خواب استراحت مین تہے۔ وہ جمالِ ستودہ خصال دیکہتے ہی
شیر میری پستان سے بے اختیار جاری ہوا۔ مین نے حضرت محمدؐ
صلی اللہ علیہ وسلّم کو جگایا۔ آپ نے آنکہین کہولین اور مجہے دیکہکے
تبسم فرمایا۔ اوسوقت ایک ملاحت دیکہی کہ تمام عمر کسی صاحب جمال مین
وہ ملاحت دلنشین نہ دیکہی تہی۔ بی بی آمنہ نے۔ اوس گوہر دُرج یکتائی
اخترِ برج دلربائی کو میرے گود مین دیا۔ مین اوس بحر ناپیدا کنارِ

عظمت

عظمت سراپا خیر و برکت کو آغوش مین لیکر مقام فرودگاہ مین آئی

در و دیوار سے آتی تہی صدا   کہ حلیمہ پہ ہوا فضل خدا
شکر کرتی تہی خدا کا پیہم   کہ نہ تھے مستحق اس فضل کے ہم
حق نے بخشی مجھے دولت یہہ عجیب   مجھہ حلیمہ کے کہان تھے یہہ نصیب
دودہ اوس گل کو پلاتی تہی مین   گل سے پہولے نہ سماتی تہی مین
کبہی مکہڑے کے بلائین لیتی   صدقے ہو ہو کے دعائین دیتی

کبہی صورت کا تماشا کرتی
ٹکٹکی باندہکے دیکہا کرتی

صبح کو قافلہ کے ساتھہ وطن کے طرف روانہ ہوئی ہنگام مراجعت اثنائے راہ مین ۔ جو کچھہ عجائبات اور غرائبات واقعات مشاہدہ ہوئے بیان اوسکا طاقت بشری سے خارج ہے ۔ ازانجملہ ایک یہہ ہے کہ یا تو میرا دراز گوش چل نہ سکتا تھا ۔ یا ایسا تیز رفتار سبک خرام ہوا کہ کوئی دراز گوش اوسکی گرد کو بہی نہ پہونچتا تھا ۔ اور واقعہ عجیب تو یہہ ہے کہ مکے سے نکلتے ہی ۔ دراز گوش نے کعبہ کے طرف متوجہ ہو کر تین بار سجدہ کیا اور کہا ۔ اللہ نے میری شان عظیم کیا ہے ۔ اور قوت و زندگی از سر نو دیا ہے ۔ اے زنان بنی سعد تم جانتی ہو کہ مجھہ پر کون سوار ہے اور مین کسکا مرکب ہون ۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ میرا راکب ہے۔ اور جس مقام مین گذر ہوتا تہا۔ اطراف وجوانب سے یہی آواز آتی تہی کہ اے حلیمہ۔ آخر غنی اور بزرگ ترین زنان بنی سعد ہوئی تو۔ اور جس منزل مین اتفاق ٹہرنے کا ہوا اللہ تعالےٰ اوس زمین کو فوراً سرسبز اور شاداب کردیا۔ آخر کار گہر پہونچی۔ سبحان اللہ گہر میرا نورانی بنگیا۔

واہ کیا طالع بیدار ملے
جسکو کونین کا سردار ملے
نور سے کیون نہو معمور وہ گہر
جلوہ افزا ہو جہان پیغمبر
کسطرح گہر نہو وہ نورانی
جسکی جبرئیل کرے دربانی
آستانہ ہوا وہ شام و سحر
سجدہ گاہ ملک و جن و بشر
چومتی تہی کبہی پیشانی کو
کبہی اوس چہرۂ نورانی کو
کبہی نہلاتی تہی خوش ہو ہوکر
پانی پیتی تہی قدم دہو دہوکر
گرد پہرتی تہی کبہی سو سو بار
جیسے ہو شمع پہ پروانہ نثار
کبہی کرتی تہی بیساختہ شور
چاند کو دیکہہ کے جسطرح چکور
کبہی آنکہونمین بٹہا لیتی تہی
کبہی سینے سے لگا لیتی تہی
خواب سے کرتی تہی جسدم بیدار
آنکہونسے تلوؤن کو ملتی ہربار
بخت عالم ہے تو اے دلبر جاگ
جاگنا بخت کا ہے تہر جاگ
جب جگاتی تو جگاتی تہی یون
اور سلاتی تو سلاتی تہی یون

سو مرے عرش کے تارے سو جا
مرے اللہ کے پیارے سو جا
ماہ والا نسبی کر آرام
آفتاب عربی کر آرام
سو مرے ماہ عجم مہر عرب
سو مرے شمع شبستان طرب
منہ پہ سورج نے کیا شب کا نقاب
تو بھی اے مہر درخشان کر خواب
آمنہ بی بی کے جانی سو جا
مرے دولت کی نشانی سو جا
ترے آرام کو اے مہ پارہ
مرے آنکھوں کا بنے گہوارہ
کنگھی بالون مین جو ہوتی درکار
دیتی تھی پنجۂ مژگان سے سنوار
پانی منہ دھونیکو جا کر لاتی
شیرۂ جان کو ملا کر لاتی
دلکو کہتی تھی کہ آئینہ ہے
سینہ اوس حسن کا گنجینہ ہے
تا نہ لگ جائے کہین اپنی نظر
آپ بھی دیکھ نہ سکتی جی بھر
قد وہ بوٹا سا تھا بس پیش نظر
جیسے پتلی کا ہو آنکھون مین گھر

جان و مال اپنا فدا کرتی تھی
جی سے خدمت مین رہا کرتی تھی

حلیمہ کہتی ہین کہ جب تک آپ آرام فرماتے ۔ مین کھڑے ہو کر یہہ لولی سناتی تھی ۔

لولی دیتی حلیمہ ہو خوشتر
اپنے جانی کا جھولا جھلا کر
سوؤ سوؤ مرے جان و دلبر
سوؤ سوؤ مرے ماہ پیکر

تمپہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

اپنے آنکھوں کا جھولا بناؤں — تارِ مژگاں کی ڈورے لگاؤں
خوابِ شیریں ہیں گر تجھکو پاؤں — لولی دے صدقے دلسے سلاؤں

تمپہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

تیرا جھولا جھلانے کے خاطر — حوریں آئیں ہیں جنت سے فاخر
ہٹ نہ فرمائے طفلِ صابرؑ — ہیں منانے کو جبرئیلؑ حاضر

تمپہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

میرے لختِ جگرؑ کیجے آرام — میرے نور البصرؑ کیجے آرام
میرے زیبِ نظرؑ کیجے آرام — مالکِ بحر و برؑ کیجے آرام

تمپہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

میرے دلدارؑ فرماؤ آرام — میرے سالارؑ فرماؤ آرام
شیریں گفتارؑ فرماؤ آرام — شاہِ مختارؑ فرماؤ آرام

تمپہ قربان ہے جانِ مادر

کرو آرام میرے پیمبرؐ

آمنہ لاڈلی کے ہو پیارے
چشم و دل اور جانکے نظارے
ابو طالب کے آنکھونکے تارے
اپنی جان تمپہ ہمنے ہیں وارے

تمپہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

اے شفیع الوریٰ کیجے آرام
اے رسولِ ہدیٰ کیجے آرام
اے حبیبِ خداؐ کیجے آرام
اے نبی مصطفیٰؐ کیجے آرام

تمپہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

قدِ ذیشان کے تیرے ہوں صدقے
رُخِ تابان کے تیرے ہوں صدقے
زلفِ پیچان کے تیرے ہوں صدقے
لبِ خندان کے تیرے ہوں صدقے

تمپہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

دلِ مضطر کو تجھسے ہے راحت
لگ کے سینے سے شاہِ نبوت
فرحتِ جان ہے تیری صورت
سوؤ سوؤ مرے ماہ طلعت

تمپہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

اور بیدار کرتی تو یوں عرض کرکے بیدار کرتی تھی۔ قصیدہ

[illegible]

اور حلیمہ یہہ بہی روایت فرماتے ہین کہ اوسوقت بہی عدل موافق رائے عدالت ارا کے تہا۔ یعنے سوائے پستان راست کے کبہی پستانِ چپ سے دودہ نہ پیا۔ اور پستانِ چپ ہمیشہ سے اپنے شریک یعنے میرے فرزند کو مرحمت کی۔ اور میرا فرزند بہی کسی وقت پستان راست کے طرف بپاس ادب مائل نہوتا تہا۔ ہرگاہ جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دودہ پینے سے فارغ ہوتے تہے۔ مین چاہتی تہی کہ لبہائے مبارک کو پاک کرون۔ غیب سے خود بخود پاک ہوجاتے جسقدر بالیدگی اور اطفال کو ایک برس مین ہوتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن مین ہوتی تہی۔ جب دو مہینے گذرے۔ ایما اور اشارہ خود فرمانے لگے تیسرے مہینے اوٹہکے اپنے پاؤن سے کہڑے ہوے۔ چوتہے مہینے ہاتہہ دیوار پر رکہکر چلنے لگے۔ پانچوین مہینے طاقت خرام چہٹے مہینے قوتِ تیز رفتاری۔ ساتوین مہینے دوڑنے کی قدرت حاصل ہوئی۔ آٹہوین مہینے استعداد گفتار پائی۔ نوین مہینے گفتگو بفصاحتِ تمام فرمانے لگے۔ جب دس مہینے گذرے۔ تیر اندازی مین۔ اطفال کے ساتہہ مقابلہ کرتے تہے۔ جب دوسرے برس مین قدم رکہا۔ عینِ شباب معلوم ہوتا تہا۔ اور حُسن وہ حُسن کہ جسکی نذیر نرکہتا تہا۔ بقول مؤلف۔

قصیدہ

اصل کیا یوسفؑ کی حُسنِ مصطفیٰؐ کے سامنے ماہ بے رونق ہے مہرِ پُرضیا کے سامنے
اپنے دامن میں چھپا لینا مجھے یا شاہِ دیںؐ دفترِ عصیاں کھُلے جب دم خدا کے سامنے
ہے یقیں وہ بخشدیگا آپ ہی کے فضل سے کچھہ نہیں عصیاں مرے فضلِ خدا کے سامنے
اے مدینے کی زمیں تجھپر ہے نورِ کبریا کیوں نہ تجھکو فخر ہو عرشِ علا کے سامنے
دیکھہ لینا حشر میں نعلین لیکر فخر سے میں رہونگا مرکبِ خیر الوریٰؐ کے سامنے
ہووے دیدارِ نبیؐ مجھکو میسر وقتِ نزع دم نکل جائے الٰہی مصطفیٰؐ کے سامنے
گر ملے تھوڑی سی جا مدفن کو روضے کے قریں میں رہونگا رات دن شاہِ ہدیٰ کے سامنے
تابکے فرقت میں تڑپوں آپکی یا مصطفیٰؐ کیا بھروسہ زندگی کا ہے قضا کے سامنے
بیٹھے بیٹھے وصل کا سامان خدا نے کر دیا درد پہلو میں نہ اوٹھا دلربا کے سامنے

عفو ہو جائینگے اے تحقیق سب میرے گناہ
جاؤنگا جب روزِ محشر مصطفیٰؐ کے سامنے

حلیمہ سعدیہ سے روایت ہے کہ اوّل حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زبانِ مبارک سے یہہ بات نکلی۔ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر والحمد للہ ربّ العالمین۔ بقول حضرت شمس وطبریز رحمت اللہ علیہ۔

قطعہ

مالکُ الملک لا شریک لہٗ وحدہٗ لا الٰہ الّا ہو
عاشقان جان و دل نثار کنند بر درِ لا الٰہ الّا ہو
مصطفیٰؐ یافت در شبِ معراج خلعتِ لا الٰہ الّا ہو

صوفیان گر بہشت می طلبند — ذکر شان لا الہ الاّہو
باغبان قدیم لم یزلی — صنعتش لا الہ الاّہو
طوق لعنت فگند بر ابلیس — حیرتش لا الہ الاّہو
مومنان را نعیم شد روزے — برکتش لا الہ الاّہو
خوش درختیست درمیان جنت — میوہ اش لا الہ الاّہو

شمس طبریز گر خدا طلبی
خوش بخوان لا الہ الاّہو

اور جب سے کلام فرمانے لگے کوئی چیز بدون بسم اللہ کہے کے ہاتھہ مین نہ لیتے تھے۔ اور کبھی مثل اطفال کے بستر پر بول و غائط کا اتفاق نہوا۔ مگر ایک وقت معمول مقرر تھا۔ پھر اوس بستر کے دہونیکی کچھہ حاجت نہ تھی۔ غیب سے خود بخود اوسکی شست و شو ہو جاتی تھی۔ اور کبھی ستر عورت ظاہر نہوتا تہا۔ اور کسی وقت اطفال کے ساتھہ لہو لعب مین مصروف نہوتے۔ اور فرماتے کہ حق تعالی نے ہمین کہیلنے کے واسطے نہین پیدا کیا۔ ہر روز ایک نور مثل نور آفتاب کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا اور پھر غائب ہو جاتا تھا۔ شبکو ماہ آسمان سے باتین کرتے تھے آپ جسطرف کو اشارہ فرماتے تھے۔ وہ اوسی طرف پھر جاتا تھا

بقول مؤلف۔

قصیدہ

پھرتے ہین چرخ پر جو یون شمس و قمر الگ الگ
روئے نبیؐ پہ ہین فدا شام و سحر الگ الگ
اپنے نبیؐ کا جب ظہور فرش زمین پہ ہو گیا
امن سے رہتے ہین سبھی جن و بشر الگ الگ
بھر گواہی صدق سے آئے ہین چلکے سر کے بل
گاہے شجر جُدا اُجدا گاہے حجر الگ الگ
عشق نبیؐ کا کاشکے بوتا شجر جو دلمین مین
مقصدِ دل کے سیکڑون ہوتے ثمر الگ الگ
آئے وہ خواب مین مرے فکر ہوئی جو نذر کی
نکلے تڑپ کے پہلو سے قلب و جگر الگ الگ
تن کی خبر نہ جانکو تھی جان کی خبر نہ تن کو تھی
جلوۂ یار کا ہوا دلپہ اثر الگ الگ
دامنِ یار کی لگی آتش عشق کو ہوا ؛
قلب و جگر سے سیکڑون نکلے شرر الگ الگ
مدحتِ رُخ و زلف کی صبح سے لیکے رات بھر

روز تلاش ہے مجھے آٹھ پہر الگ الگ
وحشت قبر ہے جدا وحشت حشر ہے جدا
جان تو ایک ہے مگر خوف و خطر الگ الگ
نعت نبیؐ جو مین لکھا دل نے دیا یہی صدا
تجھکو ملین نہ کس طرح خلد مین گھر الگ الگ
تحقیق ہند سے تو کر سوئے مدینہ اب سفر
تجھکو بلائے ہین نبیؐ سب سے مگر الگ الگ

روایت ہے۔ کہ جب سن حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تین سال کا ہوا۔ ایک روز آپ نے حلیمہ سے پوچھا کہ۔ اے مادر کیا سبب ہے کہ آج بھائی کو گھر مین نہین پاتا ہون۔

بولی مان کہنے پہ صدقے دائی	وہ تیرا دودھ شریکا بھائی
بکریان دن کو چراتا ہے وہ	شام کو گھر مین پھر آتا ہے وہ
دن کو جو تجھسے جدا رہتا ہے	گھر کے کامون مین پہنسا رہتا ہے

یہہ سنکر آپ نے بہت رویا۔ اور فرمایا کہ۔ کیا مین اوسسے بھی کمتر ہون کہ آپ مجھے اوس کام کو نہین بھیجتے۔

وہ دل افگار بلائین لیکر	بولی اے لخت جگر نور بصر
تیرے سب حکم بجا لاؤنگی	پر تجھے وان تو نہ جانے دونگی

یا خدا

ہر چند کہ حلیمہ بہت کچھہ عذر کیا ۔ پر مقبول خاطر نہوا ۔ فرمایا کہ اے مادر یہہ مجھسے نہوگا مین بہی اپنے بہائی کے ساتہہ کل چراگاہ کو بکریان چرانے جاؤنگا ۔ گھر مین بیٹھکر مفت کی روٹیان نکھاؤنگا ۔ جب صبح کو آپنے قصد چراگاہ کا فرمایا ۔ جبرئیلؑ پر حکم ہوا ۔ کہ اے جبرئیلؑ آج محبوب رب جلیل عازم دشت ہے ہان جلدی سے ۔

گل سے ہر نخل منور ہو جائے
دشت خوشبو سے معطر ہو جائے

شاخ ہر غنچہ و گل نور بنے
ہر شجر وان شجر طور بنے

دشت سب وادی ایمن بنجائے
بن یہہ فردوس کا مسکن بنجائے

ہر طرف شوق کی کلیان کہلجائین
چشمون سے خلد کے نہرین ملجائین

بکریان سبزی کی خواہش جو کرین
سنبل گلشن فردوس چرین

شاخ طوبی کی چھڑی بنواؤ ؛
بکریان ہانکنے کو لیجاؤ

شیر بکری کی کرے چوپانی
باز صعوہ کی کرے مہمانی ؛

خلد سا پاک یہہ جنگل ہوجائے
سبزہ اوس راہ کا مخمل ہوجائے

جسطرف وہ قد بے سایہ چلے
سایہ کو ابر گران مایہ چلے

جسطرف وہ مہ انور نکلے ؛
مہر اوس راہ سے بچکر نکلے

الغرض جب وہ شاہ لولاک لما ۔ رونق افزائے بیابان ہوئے ۔

ہر جڑی بوٹی اور ہر شاخ و شجر حجر سے صدا آتی تہی کہ۔ السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ پہر تو یہہ معمول رہا کہ دن کو بکریان چراتے اور شام کو گہر مین تشریف لایا کرتے۔ ایکدن دائی حلیمہ تنہا گہر مین بیٹہی تہین کہ اونکا بیٹا کانپتا اور ہانپتا مضطر اور سراسیمہ حال روتا آیا اور حلیمہ سے کہا کہ اے مادر مہربان گہر مین بیٹہی کیا ہے چل دیکہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تمام ہوا۔ دو حریفون نے سینہ کو چہری سے چاک کر ڈالا خاک پر لٹا کے چہری کو سینہ پر چلاتے مین نے دیکہا ہے۔ آیندہ نہین معلوم کہ کیا واقع ہے۔

سنکے یہہ بات حلیمہ دائی
گر پڑی خاک پہ اور چلائی
ہائے جانی مرے پیارے افسوس
چہوڑ کر مجہکو سدہارے افسوس
مین تو کہتی تہی کہ جنگل کو نجا
لعل تو نے مرا کہنا نہ سُنا
اب کدہر ڈہونڈہنے جاؤن تجہکو
اب کہان دیکہنے پاؤن تجہکو
پہر جو ہوش آیا کچہہ اوس بیکل کو
خاک سے اوٹہکے چلی جنگل کو
اشک آنکہون سے روان تہے پیہم
آہ کے ساتہہ اوٹہاتی تہی قدم
دم بدم کرتی تہی فریاد و بکا
اسطرح مانگتی جاتی تہی دعا
یا الٰہی مرے دلبر کی خبر
خیر ہو اوس مہ انور کی خیر
یون ہی گر اوسکو قضا آئی ہو
موت اوس پیاریکی آئے مجہکو

جان جہان

جان جائے مرا جانی بچ جائے   وہ مرا یوسف ثانی بچ جائے
گہر اوسے لیکے سلامت جاؤن   آمنہ کی مین امانت پاؤن
میری اولاد سب یکبار مرے   پہ حلیمہ جگر افگار مرے

پر سلامت رہے احمدؐ پیارا
ہے مجھے سب سے محمدؐ پیارا

اس اثنا مین ناگاہ حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے آتے ہوئے نظر آئے۔ دیکھتے ہی جان رفتہ تن مین واپس آئی۔ گود مین اوٹھا کر کلیجے سے لگا کر کہتی تہین۔ بقول قطب۔

اے بگرد شمع رویت عالم پروانۂ   در لبِ شیرین تو شور است در ہر خانۂ
من بہ چندین آشنائی میخورم خونِ جگر   آشنا را حال اینست وائے بر بیگانۂ
منزلِ غم ہائے تو شد سینۂ ویرانِ من   لاجرم باشد ہمیشہ گنج در ویرانۂ
ماہ من گرمی توانی رحم کن بر بیدلان   گر تو ماند این حکایت در جہان افسانۂ

قطبِ مسکین گر گناہے میکند عیش مین
عیب کے باشد گناہے میکند دیوانۂ

آپ نے فرمایا اے مادر کچہ خوف نکر۔ دو شخص آسمان سے آئے اور مجھے ایک کوہ بلند پر لیجا کے میرا سینہ ناف تک چاک کیا۔ اور میرے دلکو آب رحمت سے دہویا۔ اور آلایش دنیوی سے

پاک کر کے نور سے معمور کر دیا کیون نہو اے مومنو۔ بقول مؤلف۔

ہے قلب نبیؐ راز الٰہی کا خزینہ
گنجینۂ اسرار ہے حضرت کا ہی سینہ

اب کیجیئے امداد مری شاہ مدینہ
دریائے گنہ کے ہے طلاطم مین سفینہ

ہو قلب مرا عشق پیمبرؐ کا خزینہ
معمور رہو اوصاف نبیؐ سے مرا سینہ

کس کام کا ہے ہند مین رہکر مرا جینا
ہے آرزوئے دل یہی مسکن ہو مدینہ

کسطرح سے ہے ہجر کی تلوار سے زخمی
دیکھے تو ذرا چیر کے کوئی مرا سینہ

نعلین مبارک کے عوض جو ملے مجھکو
کافی ہے جو ملجائے ترے در کا ہی زینہ

کندہ ہے محبت رخ انور کی جو اوپر
ہے شمع سے بہتر دل روشن کا نگینہ

گمراہ کبھی ہوتا نہین آپکا پیرو
دنیا سے نرالا ہے ہدایت کا قرینہ

جب نزع مین آئے ملک الموت تو سمجھا
شاید کہ بلائے ہین مجھے شاہ مدینہ

کافی ہے وہ ملنے کیلئے میرے کفن کو
ملجائے اگر عطر کی جا تیرا پسینہ

یہہ نشو نما چار ہی دن کا ہے جہان مین
دنیا پہ عبث مرتا ہے یہہ نفس کمینہ

تحقیق کی ہے ذرات یہی اب تو دعا ہے
یارب ہو عطا مجھکو بھی دیدار مدینہ

حضرت نے فرمایا کہ پھر میرے سینہ پر ہاتھ پھیر کر شگاف سینہ بدستور التیام پذیر ہو گیا۔ صحیح روایتوں مین ہے کہ کل تین مرتبہ سینۂ مبارک حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا چاک کر کے تجلیات الٰہی سے

معمور

مامور کردیا گیا ہے۔ ایک ۳ سہ سالہ عُمر مین جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ اور دوسرے مرتبہ دس ۱۰ سالہ عُمر مین۔ تیسرے مرتبہ عالم شباب مین۔ حلیمہ سعدیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر مین لائی ہرچند مفارقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت ناگوار تھی لیکن بمقتضائے مصلحت ایک روز آنحضرت ؐ سے کہا۔

مری جان مین ترے صدقے جاؤن		چل تجھے گھر ترے پہونچا آؤن

اس ارادہ کے ساتھ ہی مفارقت کے نشترین قلب وجگر پر خوب کام کئے۔ بیقرار ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹ کر کہتی تھین بقول بندہ۔

محمد ہمین تاب فرقت نہین ہے		کرین کیا کہ مقدور قربت نہین ہے
تصور سے اوس نقش پا پر رکھین سر		غریبونکی اتنی بھی ہمت نہین ہے
نہین تو نہین نقش پا ہی ملے بس		جو آنکھین ملین ایسی قسمت نہین ہے
صبا بنکے پہونچین جو سوئے مدینہ		الٰہی کرین کیا یہ قدرت نہین ہے
جدائی کے ہاتھوں سے آفت مین ہین ہم		کرین کیا کہ ہم مین وہ طاقت نہین ہے
نظرونسے دور رہنے کا پیارے گلا نہین	دوہا	دلسے قرین ایسے ہو کچھ فاصلہ نہین
وہ دن خدا کرے کہ مدینے کو جائین ہم	〃	خاکِ درِ رسولؐ کا سرمہ لگائین ہم
جالی پکڑکے روضۂ اقدس کی بار بار	〃	سب حالِ دل رسولؐ خدا کو سنائین ہم

برائے خدا ہمکو قربان کرو تم	دوہا	نہ بولو کہ یہ میری اُمت نہین ہے
تپتی تپتی دہوپ پڑے اور ننگے سر پاؤن		حضرت آپکا سایہ چھوڑ بیٹھین کسکے چہاؤن
خبر لیجئے یا رسول مکرمؐ		جدائی کی بندو نہین طاقت نہین ہے

بعد اوسکے حلیمہ جگرفگار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لیکر جانب مکہ روانہ ہوئین ایک روز مکہ سے قریب ایک مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برسر راہ بٹہا کر رفع حاجت کیلئے گئی بعد واپس ہونیکے دیکہا تو آپکا پتا نہ پایا کیونکہ ابرِ قدرت نے اوس ماہ کو چھپایا تہا۔ پس اوس شیدا کی حالت نہایت ابتر ہوئی۔ پھر تو حلیمہ کا سر تہا اور صحرا کی خاک تہی رو رو کر کہتی تہی۔

ہائے کس ابر مین وہ ماہ چھپا		چھا گئی دلپہ مرے غم کی گھٹا
کیا ہوا دودہ کا پالا میرا		کیا ہوا گیسوؤن والا میرا
کیا ہوا وہ گل باغ خوبی		کیا ہوا نورِ دل محبوبی
کیا ہوا سرو گلستانِ کمال		کیا ہوا شمع شبستانِ جمال

راہ روؤن مین جو شخص نظر آتا اوس سے کہتی تہی۔

میرے یوسف کا پتا دو لوگو		جسنے دیکہا ہو بتا دو لوگو
کبہی کہتی تہی کہ اے ماہ لقا		اپنی دائی سے یہ کی تونے دغا
مین نے کیا اسلئے خدمت کی تہی		کہ ترے غم سے گُھر ہے میرا جی

دیکھہ تکلیف تو مجھہ بیکل کی
کچھہ ترے دلپہ اثر ہے کہ نہین
کچھہ تجھے میرا قلق ہے کہ نہین
معجزہ اپنا یہہ دکھلا مجھکو
گر سلامت نہ تجھے پاؤنگی
شتاق ہے دلپہ جدائی تیری
پالنے کی جو گنہگار تھی مین
بس نہین چلتا ہے بےبس ہون مین
کیا کرون عشق کی بیماری ہے
جز ترے گھر مین نجاونگی مین :
مین نے محنت سے تھا پالا تجھکو
ہائے وہ چاندسی صورت افسوس
جز ترے مکہ مین جاؤن کیونکر
ترے دادا نے مجھے سونپا تھا

چھانتی خاک ہون اس جنگل کی
کچھہ تجھے میری خبر ہے کہ نہین
کچھہ مرے دودہ کا حق ہے کہ نہین
آپ سے آپ تو ملجا مجھکو
مین تو جنگل ہی مین مرجاؤنگی
دیکھہ مرجائیگی دائی تیری
اس سزا کی نہ سزاوار تھی مین
کوئی ساتھی نہین بیکس ہون مین
دل سنبھلتا نہین لاچاری ہے
خاک جنگل کی اوڑاؤنگی مین
سمجھی تھی گھر کا اوجالا تجھکو
ہائے وہ نور کی مورت افسوس
مُنہ تری مان کو دکھاؤن کیونکر
مجھے شرمندہ نہ کیجو بیٹا :

یہہ گریہ وزاری حلیمہ کی دیکھکر ایک ہجوم خلقت کا جمع ہوگیا۔ ہر ایک ساتھہ ہمدردی کے اس رنج وملال کا سبب دریافت کرتا تھا۔

بولی اک گاؤنسے آئی ہون مین
مصطفیٰ پیارے کی دائی ہون مین
مجھ ضعیفہ کا حلیمہ ہے نام
میرا اس بن مین ہوا کام تمام
کھو گیا دشت مین جانی میرا
گم ہوا یوسف ثانی میرا
اسلئے روتی ہون با حالِ سقیم
نہین ملتا ہے مرا دُرِّ یتیم
لعل میرا گُہر یکتا ہے ؛
بچہ بن باپ کا یک لوتا ہے
سر پہ چھوٹا سا عمامہ ہے سجا
تن پہ ہے ننہا سا جامہ زیبا
گال اوس گل کے ہین گورے گورے
لال ہین آنکھون مین اوسکے ڈورے
سر پہ ہین بال جھنڈولے ایسے
گل پہ سنبل کے ہو جھرمٹ جیسے
اوسکے زلفونکے گھنگروالے بال
دل شیدا کے لئے ہین جھنجال
سرمگین آنکھہ خرد کی رہزن
آفتِ جان ہے غضب وہ چتون
سامنے اوسکے اگر آتا ہے
آفتاب ابر مین چھپ جاتا ہے
خم ابرو سے مہ نو ہے خجل
تیرِ مژگان سے دلو جان بسمل
نور ہی نور ہے اوسکا مکھڑا
غیرتِ حور ہے وہ نامِ خدا
جلوہ افزا جو وہ دلبر ہو جائے
راہ خوشبو سے معطر ہو جائے

جبکہ لوگون نے یہہ کلام اوسکے سُنا نہایت افسوس کے ساتھہ جواب دیا کہ یون تو خدا کی قدرت معمور ہے جو انسان کے قالب مین خود خدا ظہور پائے مگر ان اوصاف کا کوئی بشر آجتک ہمنے دیکھا اور

سُنا نہین - آخر کار جب کسی طور سے اوس یوسف گم گشتہ کا پتا نہ ملا مایوس و ناکام کلیجے کو تہام - بی بی آمنہ خاتون کے گہر پہونچی

روتے چلاتی دہائی لوگو
لٹ گئی میری کمائی لوگو
بیکلی دیکہکے اوس مضطر کی
جان جاتی رہی سارے گہر کی
آمنہ بی بی نے اوس سے پوچہا
کہ تجہے میری قسم سچ بتلا ؛
میرا بچہ تو ہے اچہا دائی
چہوڑ کر آئی ہے کیسا دائی
روتی یون آئی ہے کیون خیر تو ہے
ایسی گہبرائی ہے کیون خیر تو ہے

اوسنے کہا کیا عرض کرون بی بی میرا جی میرے قابو مین نہین ہے آپکا لاڑلا راہ مین کہو گیا - میرے جگر پر داغ مفارقت دے گیا جسکے باعث مین جینے سے ہاتہہ دہو بیٹہی ہون - اپنی جان رو بیٹہی ہون -

سُنکے اوس خستہ محزون کا کلام
شور ماتم سے تہا گہر مین کہرام
کچہہ نہ پوچہہ آمنہ خاتونکا حال
تہرتہراتا تہا بدن جی تہا نڈہال
دل شیدا کا ہوا حال سقیم
رو اُٹہی ہائے مرا دُرِّ یتیم ؛

یہہ کہتے ہی بی بی آمنہ خاتون کو یورش غم سے غش تاری ہوا - جب ہوش مین آئین کہنے لگین کہ برائے خدا کوئی جلد جاؤ اوسکے دادا کو اس واقعہ سے خبر کرو -

سُنکے یہہ بات وہ سردار قریش ۔۔۔ لیکے ساتھہ اپنے یگانے اور خویش
لڑکھڑاتا ہوا گھر سے نکلا ؛ ۔۔۔ خاک اوڑاتا ہوا صحرا ڈھونڈا
دیکھا کیلونکے درختون مین چھپا ۔۔۔ ایک لڑکا تہا اکیلا بیٹھا
نور سے جسکے چمکتا ہے وہ بن ۔۔۔ اوسکی خوشبو سے مہکتا ہے چمن
دلپہ تہا اوسکے جو یعقوبؑ کا داغ ۔۔۔ بوئے یوسف سے ہوا تازہ دماغ
جاکے نزدیک سے اوسکو پوچھا ۔۔۔ کہ اے گلِ تازہ ترا نام ہے کیا
کس چمن کا سرو بالا ہے تو ۔۔۔ کونسے گھر کا اوجالا ہے تو ؛
شمع سان کسکا شب افروز ہے تو ۔۔۔ کسکے دل کا طرب اندوز ہے تو

یہہ سُنکر شاہ نے فرمایا ۔ کہ مین احمدؐ فخرِ ابو جد ہون سب اہل عرب اور عجم مجھکو ہاشمی مطلبی قریشی کہتے ہین ۔

جب سُنی اوسنے یہہ شیرین گفتار ۔۔۔ گل پہ ہونے لگا بلبل سا نثار
اپنا مطلوب جو پایا اوسنے ۔۔۔ خوب سینے سے لگایا اوسنے
فرش سے عرش تلک شور ہوا ۔۔۔ کہ ملا یوسفِ گمگشتہ ملا ؛

غرض عبد المطلب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہمراہ لائے اور آمنہ خاتون جو اوسوقت تک غش مین تہین صاحبزادے کو گود مین بٹھلا کر کہا کہ اے آمنہ آنکھین کھولو اپنے دلدار کو دیکھو ۔ جسکے بوئے زلفِ دلآرام مشام جان تک پہونچی لخلخہ کا کام کر گئی ۔

کہولکر آنکہہ لگی کہنے کہان
اوٹہکے سینے سے لگایا اوسکو
جب میسر ہوئی محبوب کی دید
پہر تو مکہ مین تہی گہر گہر شادی
جی اوٹہی گویا حلیمہ دائی
جائے دلدار جو دیکہی سونی
کہتی تہی جیسے وہ پیارا چہوٹا
چمنستان ہے بیابان مجہکو
غم ہجران سے جو گہبراتی تہی
بہرِ محبوب تہا آنا جانا
یان نہ آنا ہے نہ جانا بنتا
حرص دنیا کے جو پابند ہین ہم
پہنس گئے دام مین ہم کیا کیجے
جین دریا مین کسی تشنہ کو
ہجر مین خون جگر پینا ہے
دم نکلتا نہین مجبور ہین ہم
جسکو وان جانیکا مقدور نہین

سامنے لا کے کہا دیکہہ یہان
اپنے آنکہونمین بٹہایا اوسکو
شادیانون سے تہا سامانِ عید
ہر طرف سے تہی مبارکبادی
طرفہ آلودہ وحسرت آئی
ہوگئی وحشتِ خاطر دونی
جی نہین لگتا ہے گہر مین میرا
گہر ہوا گوشۂ زندان مجہکو
گہر سے مکہ کو چلی جاتی تہی
واہ کیا خوب تہا آنا جانا
نہ تو رہنے کا ٹہکانا بنتا
مبتلاے الم چند ہین ہم
نہین اوٹہتا ہے قدم کیا کیجے
گر نہ دیکہا ہو تو ہمکو دیکہو
بے مزہ جینا ہی کچہہ جینا ہے
دل سنبہلتا نہین معذور ہین ہم
وہ اگر چاہین تو کچہہ دور نہین

قصیدۂ مؤلف

دل تڑپتا ہے مرا سوئے نبی جانیکو
کوئی صحرا نہ پسند آتا ہے دیوانیکو

تابِ فرقت نہین اب ہجر مین مجھے
دل ترستا ہے مرا قرب نبی پانیکو

جلد مین زندہ جاوید ہو بارِ الٰہ
پہونچون آنکھون سے مدینے ہی مین جانیکو

دل مدینے کی ہوا کا ہے بہت خواہشمند
وہ ہوا چاہئے اس غنچہ کے کہلجانے کو

بارش اشک برستی ہے مرے آنکھونسے
فرد اعمال سے عصیان کے مرے مٹجانیکو

گرہی عشق محمد رہے قائم یارب
آگ عصیان کے لئے کافی ہے جلجانیکو

دل جدا ہوتا نہین شمع رخ احمد سے
خوف جلنے کا نہین ہوتا ہے پروانیکو

جلد بلوائیے تحقیق تڑپتا ہے بہت
یا نبی روئے منور اوسے دکھلانیکو

بیان حلیۂ شریف

سبحان اللہ ایسا آفتاب عالمتاب پردۂ غیب سے۔ عالم ظہور مین جلوہ گر ہوا کہ جسکے جمال سراپا کمال۔ اور حسن صوری و معنوی پر۔ خود صانع ازل۔ اپنا محبوبؐ بیان فرماتا ہے۔

روئے زیبا آئینۂ تجلیات خدا۔ آفتاب پرضیا۔ قمر سراپا صفا یعنے وہ چہرۂ نورانی لطافت مین مثل آئینہ کے مظہر انوار سبحانی اور صباحت مین مثل خورشید درخشان۔ اور ملاحت مین

رشک وہ ماہ تابان تھا۔

کیون نہ سو جان سے ہو گلزار بہار معنی
یھہ وہ صورت ہے کہ دیکھی نہ سنی ایسی کبھی
محو رنگینی تصویر سراپائے نبیؐ
تھی یہی شکل مقدس کہ ازل مین جو کھنچی

ناز سے خامۂ قدرت نے کہا واہ رے مین
بول اُٹھا عارض پرنور کہ اللہ رے مین

کیسی تصویر کہ ہے صبح بہار امکان
کیسی تصویر کہ ہے لوح و قلم نور فشان
کیسی تصویر کہ ہے آئینہ پرداز جہان
کیسی تصویر کہ ہے کلک مصور نازان

کیسی تصویر کہ سب صلی علی کہتے ہین
کیسی تصویر کہ سب جل علا کہتے ہین

کیسی تصویر جسے کھینچ کے نقاش ازل
تیری صورت ہے کہی معنی ما قل و دل
خود لگا کہنے کہ ہر وصف مین ہے تو افضل
انبیا شرح مفصل ہین تو ہی متن مجمل

تو ہے خورشید ترے سامنے انجم ہین نبیؑ
تو ہے شمسیہ تصور مین تو سب ہین قطبی

تو ہے داؤدؑ نغم تو ہے سلیمانؑ خاتم
خلعت خاص خلیلؑ و برکات آدمؑ
فکر یحییؑ ہے تو ذکر ذکریاؑ ہر دم
شکر یعقوبیؑ و صبر دل ایوبؑ بہم

حسن یوسفؑ دم عیسیؑ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بولے جبریلؑ کہ تجھ پر ہوئی ختم تکمیل
خضرؑ و الیاسؑ کا رتبہ شرف اسمٰعیلؑ
آدمؑ و نوحؑ کے تجھ سے تھے اوصاف جمیل
اور سوا اسکے بھی آثر قدم خلیلؑ

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

دین پکارا کہ مرے گھر کو اجالا کر دے
مثل مردے کے پڑا ہوں مجھے زندہ کر دے
طالع خفتہ کو ہم چشم زلیخا کر دے
دستگیری مری فرما مجھے برپا کر دے

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

رخ پرنور ہے قرآن کا پہلا نسخہ
مشکل از بسکہ تھا مضمون دہن کا نکتا
ہاتھ سے اپنے جسے خاص مصنف نے لکھا
اسلئے حاشیہ لکھا ہے خط رنگین کا

رخ جو ایمان ہے تو اک جزو ہے یہ ایماں کا
ہے نیا حاشیہ یہ منھ پہ قرآن کا

پیشانی انور بعینہ شقہ قمر یعنے نصف ماہ کے طرح منور تھی۔

وصف پیشانی میں ہوتا ہے قلم سر بزمیں
مصحف گل ہے رخ خاتمۂ نسخۂ دیں
لوح بسم اللہ ابرو جسے کہیے بیقیں
سورۂ فاتحۂ مصحف گل ہے وہ جبیں

گلشن عالم تنزیہ یہ رخ زیبا ہے
اوس گلستان مقدس کا یہ دیباچہ ہے

چشم اشکل العین - اشحل العین سپیدی آنکھ کی مائل بسُرخی - اعجاز نگاہی نہایت دلفریب - الحل العین سیاہی چشم - ملاحت حسن سحر شعار غارت گر صبر و شکیب نگاہ کثرتِ حیا سے اکثر مائل بزمین - اور روپشت سے یکسان دیکھتے تھے - چنانچہ فرماتے تھے کہ مین دیکھتا ہون وہ چیز کہ نہین دیکھتے ہو تم - اور سُنتا ہون وہ بات جو نہین سُنتے ہو تم -

چشمۂ مہر سے اب بحر مین آب بے رونق ہے
صفحۂ ماہ تک انگشتِ قلم سے شق ہے
وصفِ رُخسار ادا کرنیکا مجھپر حق ہے
رنگِ رخسارِ سحر سامنے جسکے فق ہے

مطلعِ صبح بیاضی ہے کہ نورانی ہے
حُسنِ مطلع پہ مگر فرد ہے لاثانی ہے

طرفہ مضمون ہے مری پیش نظر ہو آگاہ
منتظر چشم تہی پر ہی ذرا کیجے نگاہ
ایسی نرگس کہین دیکھی ہے نہ بادام سیاہ
چشم بد دور عجب شئے اللہ ہے ماشاء اللہ

لاکھ گر اچھی سے اچھی کوئی تشبیہ کہے
چشمکین مارے سخنگو نظر فیہ کہے

گلہائے رخسار برابر و ہموار نہ چندان پُر گوشت نہ چندان نحیف و زار -

روبرو آئے جو آئینہ تو اک سکتہ ہو
شمع کے بھی دہوین اُڑ جائین جو گرمی ہو

شامت آجائے جو خورشید کو یہہ سودا ہو
صبح ہو جائے قمر حسن پہ گر بھولا ہو

حشر برپا ہو جو کنعانی مقابل آئین
چرخ پر سورۂ یوسف کو ملک لیجائین

روبرو جلوۂ خورشید کے سایا کیا ہے
عاقلو غور سے دیکھو کہ یہہ نکتہ کیا ہے
سامنے شمع منور کے اندھیرا کیا ہے
اُمّی ہونے مین بھلا آپکے شبہا کیا ہے

کوئی تدبیر تو پڑھنے کی بجا ہی نہ رہی
نورِ رخسار سے حرفو مین سیاہی نہ رہی

ابروے پیوستہ باریک و خمدار ۔

ہین دو ابروے سیاہ زیب جبین انور
نقشہ ابرو کا دکھائے جو عطارد لکھکر
طاق یہہ خانۂ خورشید کے آتے ہین نظر
مہ نو تیغ سے مریخ کے ہو دو پیکر

خواب مین ہی جو وہ زہرہ سی جبین آجائے
مشتری طالع کنعان کی زحل ہو جائے

دیکھو ہم پہلوے پیشانی انور ابرو
آبروے دم خنجر ہین مقرر ابرو
ہین اسی آئینۂ صاف کے جوہر ابرو
موج دریاے شجاعت ہین سراسر ابرو

مہ کامل مین مہ نو کی یہہ تصویرین ہین
یا کھچے معرکہ بدر مین شمشیرین ہین

بقول مؤلف ۔

قصیدہ

جو ابروئے نبی کعبہ نما ہے   تو مجھکو سجدہ کرنا ہی روا ہے
جدہر وہ پھرتے ہین پھرتا ہے یہہ بھی   یہہ دل کا ہمکو ہے قبلہ نما ہے
مجازی سے ہوا عشق حقیقی   بتون کے عشق سے دل پھر گیا ہے
نہ جبتک دلمین ہووے عشق احمدؐ   اگر سجدہ کیا حق کو تو کیا ہے
بتونکا دخل اب کیا خاک ہوگا   ہمارے کعبہ دل مین خدا ہے
اگر احمدؐ سے اُٹھے پردہ میم   نبیؐ اپنا احد سے کب جدا ہے
محب صادق اونکا ہو نہین دلسے   لقب جنکا حبیبؐ کبریا ہے
مین کس کس عضو کی تعریف لکھون   سراپا آپکا نور خدا ہے
دیا ہے عشق گل بلبل کے دلمین   محمدؐ کا مجھے شیدا کیا ہے
الٰہی خاتمہ بالخیر ہووے   یہی ہردم مری اب التجا ہے
مرے مظہر علی مرشد ہین کامل   یہہ بندہ تو اوسی در کا گدا ہے

بہت سے انبیا تھے یون تو تحقیق
نبیؐ نیر اثرا ذی مرتبہ ہے

بینی شریف بلند اور پر انوار۔

بینئ اقدس شاہنشہؐ عالی منظرؐ   آب آئینۂ رخسار کے موج انورؐ
خوبروئی کا بلندی پہ ہمایون اختر   یوسفؑ حسن کی معراج ہے یان پیش نظر

صفحۂ خط مبارک پہ الف بینی ہے

دیکھنا عارض انور کا خدا بینی ہے

صورت چشمۂ کوثر ہے لب جان پرور
شاخ اوس نخل کی ابروے جناب اطہر

نخل بادام وہ بینی ہے لب کوثر پر
اور اوس شاخ مین عینین مبارک ہین ثمر

دل عارف بہی اوسی مین دم لیتا ہے
نور ایمان اوسی سائے کے قدم لیتا ہے

لب ہائے مبارک نہایت احسن ۔

لب جان بخش کی تشبیہ دم عیسیٰؑ سے
آب حیوان نکہا خضرؑ نے گو چہینٹے دئے

دی نہ دم دیتے رہے گرچہ مسیحاؑ ہمسے
افلاطون رہگئے خورشید کے چہوٹے شوشے

کہون یعقوبؑ تو وہ باتین یہان پاتین نہین
لعل سمجہون تو اوسے آنکہین مری ٹہہرتین نہین

تیر مژگان مبارک عشاقونکی نگاہون مین مثل کرن آفتاب کے ہر وقت چبہا کرتے ہین ۔

اک نیا نسخہ نکالون دل پرجوہر سے
پلکین پا کسیکی ہوئی ہین سنا اکثر سے

صفحہ پر سیم کے لکہین جسے آب زر سے
بوتہ چشم پہ ہے آنچ رخ انور سے

صدقے اے طالع بیدار ترے سونیکے
ڈہیلے آنکہونکے نہین ڈہیلے ہین یہہ سونیکے

دندان مبارک مثل لعل بے بہا درخشان تہی کہ تبسم کے وقت تمام

۱۹۹۹۲

در و دیوار عکس نور سے روشن ہوجاتے تھے ۔

فکرِ وصفِ دُرِ دندان مین کٹا سارا دن
جسکی تشبیہ نہو اوسکی صفت کیا ممکن

رات بھر تارے ہی گنتے رہے بیٹھے محسن
یون تو ثابت ہے کہ سیارے ہین روشن لیکن

غور سے دیکھئے تو شیشے کے یہ پیالے ہین
یا لبِ ساغرِ افلاک کے تبخالے ہین

قطرہ جب سائل تشبیہ ہوا رو رو کر
پانی پانی ہین ہوا جوشِ مروت سے گہر

آیا دامن ہین لئے گردِ یتیمی گوہر
معنیٔ تازہ طبیعت سے کہلے یون دلبر

کہ درین قطرۂ سائل نمِ لاتنہر نیست
در پئے دُرِ یتیم آئینۂ لاتقہر نیست

اک تبسم ہے کلیدِ درِ جنت ہے یہان
نامۂ بخششِ اُمت ہے جو حضرتؐ کی زبان

ہوئے غفار کے دندانۂ تشدید عیان
لفظِ اللہ سرِ نامہ ہے سلکِ دندان

نامہ ملفوف لبون مین ہے بطرزِ دلخواہ
ہے لفافے پہ خطِ پشتِ لب انشا اللہ

غنچے نے پیش کئے گرچہ ہزارون مضمون
مین شگافِ قلمِ صنع اوسے کیون لکہون

گفتگو اسمین ہے بولی مری طبعِ موزون
جس سے ظاہر ہوا یہ سرِ خفی کن فیکون

شعرا نے اوسے کیا جانے کہ کیا کیا سمجہا
اسمِ اعظم کا مگر ہمنے معمّا سمجہا

سرِ شریف ۔ بزرگ مایل بحدِ اعتدال مخزنِ فضل و کمال ہے اور گیسوئے مبارک نہ چندان خم و فروہشتہ نہ چندان سخت و پیچیدہ ۔ درازی گیسوئے معنبر کی گاہے تا نرمہ گوش گاہے تا بدوش ۔

سرِ اقدس ہے حبابِ لبِ دریائے قدم
میمِ احمد کا ہے دامانِ احد سے منضم

ذرۃ التاج ہے اس بحر کا یہ قطرۂ نم
یوں حدوث اور قدم آ کے ہوئے ہیں باہم

قطرہ بگریست کہ از بحر جدائیم ہمہ
بحر بر قطرہ بخندید کہ مائیم ہمہ

لئے امت کے گناہ آپ نے اپنے سر پر
دن گنے جاتے ہیں کب روزِ شمار آئے نظر

بخششِ حق ہو نہ ہم پر متوجہ کیونکر
زلفِ مشکیں کو دکھا کر جو کہیں پیغمبر

ہاں چلو حشر کے بازار کا سودا دیکھو
نقدِ سرمایۂ امت کا سیاہا دیکھو

سایہ ہے فرقِ ہمایوں پہ جنابِ حق کا
عالمِ غیب کا سردار ہوا جلوہ نما

پر و بالِ افسرِ شہپر ہیں کھولے ہے ہما
نہیں سرکار پہ سلطانِ حبش کی چھتا

گیسو و کاکلِ پُر پیچ و خمِ سرور ہے
نہ ختن ہے نہ خطا ہے نہ یہ عنبر سر ہے

بقولِ مؤلف

زلفِ بہرِ دشمنِ دیں مار سے کچھ کم نہیں
ابروئے خمدار بھی تلوار سے کچھ کم نہیں

سچ تو یہ ہے آپکا دیدار یا شاہِ حجاز
مجھکو تو اللہ کے دیدار سے کچھ کم نہین
مین ہون وہ مجنون ہمیشہ سیرِ گلشن ہے نصیب
دشتِ یثرب بھی مجھے گلزار سے کچھ کم نہین
گلشنِ رخسارِ رنگین کا نظارہ ہے نصیب
آنکھ ہے میری نرگسِ بیمار سے کچھ کم نہین
رند وہ ہون نشہ مین کہتا ہون ہر دم یا نبی
بیخودی تو ہے مگر ہوشیار سے کچھ کم نہین
جان لیتا ہے اگر عشقِ نبی کیا اوسکا غم
دشمنِ جان بھی مجھے دلدار سے کچھ کم نہین
آپکا دربار حق مین عاشقِ ناچار کے
یا نبی اللہ کے دربار سے کچھ کم نہین
مین ہون محفوظ پس اوسکے فریب و مکر سے
ذان دنیا یا نبی مکار سے کچھ کم نہین

کسطرح پہونچون مدینہ یا محمد مصطفیٰ
آپکا تحقیق تو نادار سے کچھ کم نہین

صفتِ گوشِ مبارک دین سے بے بہرہ لوگ کے ہوش اُڑا دیتی ہے۔

گوش پرنور تہِ زلفِ شبِ آسا مستور
کہین دہوکے سے بھی دیکھے تو سحر ہو کافور
رنگ کا اوسکے صبا سنکے چمن مین مذکور
کہے گل سے کہ ہوا ہو نہ ٹھہر میرے حضور

گوہرِ وصف سے گر دامنِ دریا پُر ہو
یون صدف سے کہے موتی کہ بس اب چل دور ہو

محاسنِ مقدس تا بہ سینۂ معلیٰ۔

پردۂ کعبہ ہے گیسوئے حبیبِ یزدان
اور محرابِ حرم کا ہے اوس ابرو پہ گمان

اوسمین پاکیزہ مُصلا ہے نگہ کا دامان
مردمِ چشم ہے بیٹھا ہوا اک ناظرہ خوان

زیر رخسار مبارک وہ خطِ ریش لطیف
رحل ہے جسپہ کھلا رکھا ہے قرآن شریف

گردن مبارک برنگ گندمی مُصفّا صراحی دار نہ زیادہ کوتی نہ زیادہ لانبی۔

لو لگائے ہے یہی روشنیٔ طبع ولا
شمع کافوریٔ گردن کا دکھائے جلوا
نہین پروانگی پاتی ہے مری فکر رسا
پر جہان جلتے ہین جبرئیل کے اندیشہ کیا

سرفرازی اسی گردن کو بہت زیبا ہے
آتشِ حسن گلوسوز کا یہ شعلا ہے

بارک اللہ وہ گردن ہے کہ فوارۂ نور
جس سے ڈوبے عرقِ شرم مین ہے شمعِ طور
کسی محفل کی صراحی کا یہان کیا مذکور
بزم تنزیہ کی کہئے اوسے سرجوشِ سرور

جسکی کیفیت اگر دیدۂ باطن مین نہ آئے
خلد مین شربتِ دیدارِ حق اُچھو ہو جائے

بغل اور شانہ اور بازو درجۂ اعتدال مین نرم پشت اور شکم صاف مثل سیم سادہ بے مو مگر ایک خطِ مو باریک سینے سے ناف تک ہویدا سینہ وہ سینہ کہ جسکو رازِ آلٰہی کا گنجینہ کہیے

کون لکھے صفتِ سینۂ صافِ سرور
دست بر سینہ ہین حسرت سے یہان جن و بشر

اور کہنا

اور کہتے ہین فرشتے بھی یہہ حیران ہو کر
لوح محفوظ ہے یا عرش خدا پیش نظر

صدر ایوان رسالت کا عجب سینہ ہے
بے شبہہ علم لدُنّی کا یہہ آئینہ ہے

صاف و بے مو ہے نبی کا یہہ سینۂ شفاف
ہان مگر سینہ سے ہے اک خط مشکین تا ناف
جیسے لفظون سے حروفِ لکھے صدا رکھتی ہین صاف
جسکو کہتا ہے سخنور کشش مرکز کاف

صدر پر نور کے شق ہونیکی تمثال ہے یہہ
عقل کہتی ہے وہ آئینہ ہے اور بال ہے یہہ

مخزن گوہر اسرار شبِ اسریٰ ہے
جوکہ لبریز لطافت ہے یہہ وہ چشمہ ہے
شرحِ صدر شہِ عالی کا یہہ یک نکتہ ہے
جسمین مواج لطافت ہین یہہ وہ دریا ہے

خط نہین سینہ مین شاہنشہ بحر و بر کے
عنبرین موج ہے یہہ بحر مین گوہر کے

درمیان دونون شانونکے خاتم نبوت ختم رسالت پر دلیل روشن ہے رنگ اور صفا مین غیرتِ یدِ بیضا ۔ اور کمر وہ کمر کہ جسکی تشبیہ ہی کسی چیز سے نازیبا ہے ۔

صفت مُہر نبوت کا بیان ہو کیونکر
مُہر کی پشت پہ قطرون سے یہہ حقّے ہین گہر
خامشی مُہرِ دہن اور سخن ہے ششدر
کہ ہوا نامۂ پیغام نبی ختم اسپر

ہوے پھر بھی جو سیہ دل تھے وہ گمراہ

ختم اللہ علی قلبہم انا اللہ

گرچہ پروازیں اندیشہ ہے بالِ جبریلؑ
نہ ملی پر کوئی نازک سی کمر کی تمثیل

اور احیائے مضامین میں ہے فکرِ اسرافیلؑ
ہوگیا ہم عددِ لفظِ عدم لفظِ عدیل

قاف تک ہمنے بہت کافِ کمر ڈھونڈا ہے
کمریں دیکھیں ہیں پر ایسی کمر عنقا ہے

دستِ حق پرست حریر و دیبا سے نرم تر۔ دستِ نبیؐ کو ید اللہ کہنا بجا ہے ۔

دستِ رنگیں کی صفت بارِ تعالیٰ کیا ہے
طوطیِ ناطقہ اس باغ میں چپ رہتا ہے

شاخیں نکلیں جو کہوں شاخِ گلِ رعنا ہے
بلبلِ طبع کو غنچہ کے طرح سکتا ہے

ہاتھ باندھے ہوئے جبریلؑ کھڑے رہتے ہیں
دستِ گلچیں کو کہاں دستۂ گل کہتے ہیں

ہاتھ کھینچے ہوئے ہے رنگ سے مانی کا فق
کلکِ مداح نے جب صفحہ کو بخشی رونق

قلم انگشتِ ششم ہے کفِ افسوس ورق
سینۂ کلکِ عطارد ہوا حسرت سے شق

رنگ و بو ظاہر و باطن کی سب اک جا ہو کر
میرے ہاتھوں پہ تصدق ہوئے گجرا ہو کر

گو کفِ دستِ منور کو میں کہتا ہوں نہ ماہ
مہرِ انور ہے ہتھیلی مہِ نو ناخنِ شاہ

غور کیجے تو یہ تشبیہ نہیں خاطر خواہ
دونوں جس وقت مقابل ہوئے اللہ اللہ

ہمنے یہ معجزۂ عقد انامل دیکھا
اک گھڑی مین مہ نو کو مہ کامل دیکھا

قدم مبارک کبھی خاک راہ سے آلودہ نہوتے تھے ۔

بزم مین تذکرۂ پائے نبی گر سن پائے
ناخن پا جو ذرا عقدہ کشائی پر آئے

شمع گو رشک سے جلجائے مگر سر اٹھائے
گرۂ ابروے خوبان کی حقیقت کہلجائے

ماہ نو گر کہین ہمچشمی کا خمیازہ کرے
ناخنۂ چشم فلک مین خلش تازہ کرے

قامت زیبا نہال باغ قدس ۔ چمنستان اُنس موزون بدرجۂ اعتدال نہ چندان کوتاہ نہ چندان دراز ۔

قد کے اوصاف رکھو یاد نہ بہولو بخدا
آب آئینۂ باطن سے وضو کرکے ذرا

سجدۂ سہو نہین ایسی عبادت مین روا
انی وجہت کرو نیت صادق سے ادا

اُٹھ کھڑے ہو پے تعظیم دم طاعت سے
یہی تکبیر ہین عشاق کے قد قامت سے

عرش پر کرسی بچھایا ہے مرا ذہن رسا
اے فلک فکر یہ اندازہ ہمت ہے بجا

اب یہان آمد مضمون ہے کہ وحی گویا
تو و طوبی و من و قامت محبوب خدا

قد بے سایہ مری چشم تمنا مین رہے
سایہ طوبی کا ترے عالم بالا مین رہے

عرق معطر فضلات مطہر جس کوچہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گذر فرماتے تھے۔ وہ کوچہ دیر تک آپکی خوشبو سے معطر رہتا تھا۔ بلکہ جس کوچہ سے حضرتؐ تشریف لیجاتے تھے۔ متلاشی کو کچھ حاجت کسی سے پوچھنے کی نہ رہتی تھی۔ خوشبو کی علامت سے دریافت ہو جاتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادہر سے رونق افزا ہوئے ہین راوی لکھتا ہے کہ ابتک در و دیوار مدینہ طیبہ سے وہی خوشبو آتی ہے۔ لیکن دماغ محبت اور مشام ارادت چاہئے کہ اوس روائح روح پرور سے فیض یاب ہون۔

اے دیندار بھائیو خداوند کریم اپنے کلام پاک مین ارشاد فرماتا ہے کہ نَحْنُ اَقْرَبُ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْد۔ یعنے ہم انسان کے گردن کی رگ سے قریب ہین۔ اور اکثر مقامون پر اپنے کو سمیعؔ و بصیرؔ کے خطاب سے کہا ہے۔ خلاصہ یہہ ہے کہ اگر ہم اوسکو اپنا معبود حقیقی جانین اور خلوص دل سے جیسا کہ پکارنا چاہئے پکارین واللہ ثم باللہ وہ ضرور اپنی رحمت کی نظر سے ہم بندون کے طرف دیکھتا ہے اور ہماری پکار کو سنتا ہے۔ اب غور طلب یہہ امر ہے کہ اوس معبود حقیقی کا محبوبؐ جسکے کل اوصاف اوسکے اوصاف سے ملو ہین آیا وہ اپنے عشاقون کے دلون سے دور اور ہم عاصیون کے حالات ناگفتہ بہ سے

ناواقف سمجھا جائیگا نہین نہین ۔ بقول مؤلف ۔

قصیدہ

نہ پوچھو محبتو کہان ہین محمدؐ
مرے قلب ہی مین نہان ہین محمدؐ

ہر یک جا پہ جلوہ نمایان ہے اونکا
ہر یک رنگ و بو مین عیان ہین محمدؐ

غش آئے نہ کیونکر نظارے سے اونکے
کہ نورِ خدا بے گُمان ہین محمدؐ

مرے چشم و دل ہی مین روز ازل سے
عیان ہین محمدؐ نہان ہین محمدؐ

گناہون کا کیا خوف ہے روزِ محشر
مرے اوسکے بس درمیان ہین محمدؐ

شرف اونکا رضوان سے بھی ہے زیادہ
ترے در کے جو دربان ہین محمدؐ

جدا شمع سے کس طرح ہو پتنگا
مرا دل وہین ہے جہان ہین محمدؐ

یہہ محشر مین کہتا اُٹھونگا لحد سے
کہان ہین محمدؐ کہان ہین محمدؐ

کہا حق نے معراج کی شب خوشی سے
مرے آج تم میہمان ہین محمدؐ

مین جب سے پیمبر سے واصل ہوا ہون
مرے جسم ہین اور جان ہین محمدؐ

بہت فرق تحقیق ہے اُنمین مجھہ مین
زمین ہون مین اور آسمان ہین محمدؐ

محبتو جیسا کہ وہ معبود مطلق ہماری شہ رگ کے قریب ہے علی ہذا القیاس اوسکا محبوبؐ ہم عشاقون کے دلون سے اوس سے بھی زیادہ تر قریب ہے ۔ مگر برائے دیدن لیلی چشم مجنون می باید ۔ اور ہماری ابتر حالت کو بخوبی دیکھتا ۔ اور ہمارے ہر ایک درد دل کے آہونکو سنتا ہے

اگرچہ بظاہر اِس دارِ فانی سے پردہ فرمایا ہے۔ مگر اوسکا لقب پاک حَیَاتُ النَّبِی ہے۔ بیشک وہ زندہ ہے۔ اور ہمارے حالات کو ملاحظہ فرماتا اور ہمارے شریک رہتا ہے۔ بشرطیکہ ہم غلامونکے دلون مین بھی اوسکے تعشق کی کچھ تو آگ روشن ہو جائے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبانِ معجز سے خود ارشاد فرماتے ہین۔ اَلَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْکَ مِنْ نَفْسِکَ۔ یعنے مجھکو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز اور بہتر جانو۔ اگر ایمان اپنا کامل کیا چاہتے ہو۔ پس اے عشاقانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر کیون تصدق نکی جاے ہماری جان اور کیون نہ قربان کیا جائے آپ پر سے ہمارا ایمان۔

بقولِ کافی۔

قطعہ:

بارِ عشقِ احمدی کافی اٹھانا چاہیئے
گر نہین کچھ غم تو غم سے مرہی جانا چاہیئے

جبکہ ٹھیرے عین ایمان حبِ محبوبِ خدا
الفتِ حضرت بھلا پھر کیا چھپانا چاہیئے

دین و ایمان آپکی الفت سے ہوتا ہے حصول
طالبِ ایمان کو یہ باتین سُنانا چاہیئے

ہین کدہر وہ منکرانِ الفتِ خیرالبشر
بے تمیز ونکو ذرا مجھ تک تو لانا چاہیئے

شاید آجائین طریقِ راستی پر بےادب
درسِ عشقِ مصطفیٰ انکو پڑہانا چاہیئے

جان و دل قربان کر حبِ شہِ ابرار مین
مغفرت کے واسطے کچھ تو ٹھکانا چاہیئے

سیری کافی نہین ممکن ہے نعتِ پاک سے

حضرات ہم غلامون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الفت قلبی ہونے کا ثبوت صرف اس ایک بات سے نہین ہو سکتا کہ ظاہراً آپکی محبت کا دم بھرین اور کسیکی زبان سے نام اقدس سنتے ہی ہا ہو کرین۔ نہین نہین آپکا مُحبِ صادق اور جان نثار وہی سمجھا جائیگا کہ آپکی شریعت کے ہر وقت و ہر حال مین پابند رہے۔ اور جسطرحسے آپ اپنے مالک اور خالق بیچون و چراکے احکام کی پابندی فرماتے تھے۔ اوسیطرح ہم بہی فرائضات الٰہی کے پابند رہین۔ اور ہر امر مین آپکی پیروی کرین۔ اللہ تعالے جمیع دیندار بھائیونکو ہدایت دیوے۔ جسنے کہ آپکی پیروی کریگا وہی آپکا محب صادق کہلائیگا۔ اور آپکے ساتھہ محبت قلبی رکہنے سے یہہ مراد ہے کہ۔ بھائیو۔ ایمان تین چیزون سے کامل ہوتا ہے۔ بقول امام اعظم رح یکے[١] الایمان ہو الاقرار باللسان۔ وثانی[٢] تصدیق بالجنان۔ وثالث[٣] عمل بالارکان۔ یعنے اقرار کرنا زبان سے۔ اور سچہہ جانا دلسے اور عمل کرنا احکامون کا اعضاؤن سے۔ جبکہ تمنے زبان سے کہا کہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ گویا زبان سے اقرار کیا تمنے اللہ جل شانہٗ کی وحدانیت کا۔ اور اوسکے رسول کی رسالت کا

دوسرا - جو زبان سے اقرار کیا اوسکو دل سے یقین جاننا لازم ہے ورنہ مومن نہین کہلاتا - کیونکہ بعض کُفار بھی اپنی زبان سے کلمہ پڑھتے ہین مگر دل سے یقین نہین جانتے - جبکہ تم نے جیسا زبانسے اقرار کیا ویسا ہی دل سے بھی سمجھ جاتا - گویا خدا اور اوسکے رسولؐ کے عشق و محبت مین مبتلا ہوئے - اب سُوال ہے کہ عاشق صادق کو کیا لازم ہے - **جواب** اپنے معشوق کی نازبرداری کرے - اور وہ جو کہے اوسکو تہِ دل سے مانے - گو اوس معشوق نے اپنے عاشق کو کسی آتش کدہ مین گرنے اور کسی دریا مین ڈوبنے کیلئے کیوںنہ کہا ہو - وہ فوراً حکم کی تعمیل کرے -

حضرات عشق وہ بیماری ہے کہ جسکا بیمار کبھی اچھا نہین ہو سکتا یہہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے - ایک مجازی دوسرا حقیقی - عشق مجازی ہزارہا خاندان کو نیست و نابود کر دیا - مگر خدا ہر مومن کو عشق حقیقی نصیب کرے جسکو کہ عشق حقیقی نصیب ہوا تو پھر کیا کہنا ماشاءاللہ وہ بڑا خوش نصیب ہے بقول کسی عاشق کے -

بیت

عشق کیا شے ہے کسی کامل سے پوچھا چاہئے
کسطرح جاتا ہے دل بیدلسے پوچھا چاہئے

اسے عاشقو عشق کا ہونا آسان ہے - مگر اوسکی نباہ بہت مشکل ہے

۱۶۰

بقول حافظ شیرازی رحمتہ اللہ علیہ ۔

بیت

الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا
کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

اب غور کرو کہ تمنے جب کلمہ پڑہکے خدا کی وحدانیت اور اوسکے رسولؐ کی رسالت کا اقرار کئے اور دل سے یقین لائے ۔ گویا خدا اور اوسکے رسولؐ کے عاشق اور اونکے محب صادق ہوئے ۔ اگر تم خدا و رسول کے سچے عاشق ہو تو ضرور اپنے معشوق کے احکام کی تعمیل کرو جیسا کہ اللہ جل شانہ نے حکم فرمایا اور اوسکے رسولؐ نے تمکو خود کر دکہلایا ۔ جسوقت تمنے اپنے راہبر کی کامل طور سے پیروی کی اور عشق و محبت مین اوسکے کامل ہوئے ۔ الحمد للہ تمہارا ایمان بہی کامل ہوا ۔ پس اوس حدیث شریف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی منشا ہے جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ۔ اور یہہ بہی واضح ہو کہ جسنے احکام الٰہی کے مطابق عمل کیا اور پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے سُنتون کو ترک کیا ۔ اوسکا عمل مقبول بارگاہ الٰہی نہین ہو سکتا ۔ کیونکہ اللہ تعالے خود ارشاد فرماتا ہے ۔ قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُونِی یُحبِبکُمُ اللّٰہُ وَیَغفِر لَکُم ذُنُوبَکُم وَاللّٰہُ غَفُورٌ رَّحِیم ۝ قُل اَطِیعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُولَ ۝ فَاِن تَوَلَّوا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الکَافِرِینَ ۔ یعنے ۔ تو کہہ اے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ پر چلو کہ اللہ تمکو چاہے اور بخشے گناہ تمہارے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔ تو کہہ میرے بندون سے کہ حکم مانو اللہ کا اور رسول کا پھر اگر وہ ہٹ رہین تو اللہ نہین چاہتا منکرون کو۔ اے دیندار بھائیو جاننا چاہیئے کہ فرض اللہ جل جلالہٗ کا فرمان ہے اور سنت ہمارے نبی برحق حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ علی ہذا القیاس قران مجید اللہ کا کلام ہے اور حدیث شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو نفس کلام اللہ ہے اے دیندار بھائیو۔ پنجگانہ نماز ادا کرو اوس سے غافل نرہو۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ۔ بندہ ہوکر بندگی خدا تعالے کی نہ کریگا اور نماز بلا عذر چھوڑیگا۔ اوسکا حشر فرعون اور ہامان وغیرہ کے ساتھ ہوگا۔ اور جو عذاب کافرون پر ہوگا۔ وہ عذاب بے نمازیون کا ہے۔ اور ارشاد فرماتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بندون سے قیامت کے روز پہلے جو پرسش ہوگی وہ نماز ہے۔ بقول امیر خسرو۔

بیت

روز محشر کہ جان گداز بود
اولین پرسش نماز بود

اور ایک

اور حدیث شریف ہے کہ (مَنْ تَرَکَ الصَّلوٰاتَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ) یعنے جس شخص نے چھوڑ دی نماز قصداً وہ کافر ہے ۔ اسی واسطے تکمیل ایمان کیلئے (عَمَلٌ بِالْاَرْکَان) لازم ہے۔

بیان حضرت بی بی آمنہ اور حضرت عبد المطلب کے انتقال فرمانے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابو طالب اپنے چچا کی سرپرستی سے پرورش پانیکا ۔

جب محبوب رب العالمین ۔ خلاصۂ آسمان و زمین نے پانچ سال کی عمر سے زیادہ ترقی پائے یعنے چھٹے سال ۔ آمنہ خاتون حضرتکی والدۂ ماجدہ اس جہان فانی سے انتقال کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یتیمی پر کہ صغر سنی مین بے پدر اور بے مادر ہوئے جن و بشر نے گریہ و زاری کیا ۔ غیب سے آواز آئی کہ اس در یتیم دریائے محبوبیت کا خدائے کریم حافظ حقیقی ہے ۔ ساتوین سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے پانی برسا قحط عظیم رفع ہوا ۔ تمامی جن و انس و حش و طیور آپکے چشمہ فیض سے سیراب ہوئے ایک ہم ہی ہین جو شربت دیدار کو ترستی اور دنیا کے لہو لعب مین مارے مارے پھرتے ہین

واے قسمت اِدہر کے ہوے نہ اُدہر کے۔ بقول مؤلف۔

نہ تو دین ملا نہ ملی دنیا یہہ بھی نہوا وہ بھی نہوا
نہ تو شاد کیا نہ کیا غمگین بیکار رکہا دنیا مین تو نہین
تب ہجر نبی سے زار ہوئین قدتسے بہت غمخوار ہوئین
صدمے سے جدائی کے نہ مرا نہ تو شربت وصل نصیب ہوا

نہ تو وصل صنم نہ وصال خدا یہہ بھی نہوا وہ بھی نہوا
نہ تو رحم کیا نا کوئی جفا یہہ بھی نہوا وہ بھی نہوا
نہ تو پائی شفا نہ تو آئی قضا یہہ بھی نہوا وہ بھی نہوا
نہ تو زہر ملا نہ تو پائی دوا یہہ بھی نہوا وہ بھی نہوا

تحقیق کی آخرے میت پر ہو دفن و کفن کیونکر شاہا
نہ تو قبر کہدی نہ جنازہ اُٹھا یہہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہوا

روایت ہے کہ عبد المطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت غمخواری اور پاسداری کرتے تہے جسوقت کہ عمر شریف حضرت کی آٹھہ ۸ برس کی ہوئی تو عبد المطلب کی عمر ایک سو بیس ۱۲۰ کی تہی دریافت کیا کہ۔ اب ایام اپنے موت کے قریب آئے۔ ابو طالب وغیرہ اپنے فرزندون سے کہا کہ۔ اگرچہ موت سب کے واسطے ہے۔ لیکن مجھے اس فرزند ہشت سالہ کی یتیمی پر کہ ابہی صغیر تر اور یتیم بے مادر و پدر ہے سخت حسرت اور تاسف ہے۔ کاش عمر میری اسکی تربیت تک وفا کرتی تو۔ اپنے سامنے اِسکو خاطر خواہ تربیت اور پرورش کرتا۔ اب تم مین سے کون اسکی پرداخت کا متکفل ہوسکتا ہے۔ ابو لہب نے کہا مین بجان و دل حاضر ہون۔ جواب دیا کہ تو دولت و مال البتہ بہت

رکہتا ہے لیکن سنگدل اور بے رحم ہے ۔ فرزندان یتیم اکثر مجروح دل شکستہ خاطر نازک مزاج ہوتے ہین ۔ تہوڑے سے رنج کا بہی تحمل نہین کرسکتے شاید تجہسے کسی بات مین خاطر نازک اس یتیم کی آزردہ ہوجائے ۔ بعدہٗ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالے عنہ نے مثل ابولہب کے التماس کیا ۔ جواب پایا کہ تو کوئی فرزند نہین رکہتا (قدر بابا آزمان دانی کہ خود بابا شوی ۔) یتیم کے درد سے کیونکر خبردار ہوگا ۔ پہر حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ اگر مین اس خدمت کا سزاوار ہون تو شرط خدمت کی بجا لاؤن ۔ کہا کہ تو عیال و اطفال بہت رکہتا ہے ۔ اپنے لڑکون کے ہوتے یتیم و بے پدر کا کب خیال رہیگا ۔ تب ابوطالب نے کہا کہ مین ہرچند مال و سرمایہ کچہہ نہین رکہتا ہون ۔ لیکن اگر مجہے لائق اس خدمت کا جانو تو بدل و جان حاضر ہون ۔ کہا کہ تو البتہ قابل اس کام کے ہے ۔ لاکن مین اس بات مین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو مختار کرتا ہون ۔ تم مین سے وہ جسکو چاہے اختیار کرے ۔

بعد اوسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا اور کہا کہ اے فرزند یتیم و لعل درخشندۂ کلیم داغ تیری یتیمی اور بیکسی کا اس جہان سے مین لیجاتا ہون ۔ ابولہب اور ابوطالب وغیرہ سب

تیرے متکفل ہوتے ہین۔ تو انمین سے جسے چاہے اختیار کر۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ ابو طالب کے زانو پر جا بیٹھے۔ تب عبد المطلب نے روئے۔ اور کہا کہ اَے ابو طالب اس فرزند دلبند نے نہ تربیتِ پدر کی لذت پائی نہ شفقتِ مادر کی حلاوت اوٹھائی غمخواری اور دلداری اس یتیم کی بھرحال تجھپر واجب ہے۔ الحاصل ابو طالب متکفل پرورش کے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرطِ محبت سے گود مین لیکر سینے سے لگا رکھا۔ بقول وزیر

روئے یوسفؑ مین جلوہ گر ہے تو   چشم یعقوبؑ مین نظر ہے تو
حُسنِ معشوق فتنہ گر ہے تو   شعلۂ عشق پُر اثر ہے تو
دلِ معشوق مین ہے جور و ستم   چشمِ عاشق مین اشک تر ہے تو
ہر شجر مین ہے تجھسے گل کاری   اور ہر شاخ مین ثمر ہے تو
تو ہی گلشن ہے تو ہی ہے بُلبل   نالۂ بُلبل سحر ہے تو
نارِ دوزخ سے خوف کیا ہمکو   عاصیون سے جو باخبر ہے تو
کون معشوق کون عاشق ہے   وصل کا کسکے منتظر ہے تو
مین نے ہر چیز مین تجھے پایا   سارے عالم مین جلوہ گر ہے تو
نحنُ اقرب سے وصل ہے ظاہر   شیخ غفلت مین دربدر ہے تو
وصل مین فصل کب رہا باقی   اب کہان مین ہون اور کدھر ہے تو

حق تو ہے پر خطا ہے ظاہر مین
کہین اللہ کو بشر ہے تو

فکر لازم ہے زادِ راہ کی وزیر
جبکہ آمادۂ سفر ہے تو

اور جسقدر کہ رفاہیت اور خیر و برکت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدوم میمنت لزوم سے ابو طالب کو نصیب ہوے اوسکے بیان کیلیے ایک دفتر چاہیئے ۔ الغرض روز بروز بلکہ ساعت بساعت مدارج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترقی پاتے رہے اور سال بسال عجائب اور غرایب باتین اوس ذاتِ بابرکات سے عالم ظہور مین آتے رہے ۔ اور ٢٥ پچیسوین سال حضرتہ خدیجتہ الکبری رضی اللہ تعالے عنہا آپکے شرف نکاح سے مشرف ہوئین جسکا بیان یہہ ہے ۔

بیان عقد ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرتہ خدیجتہ الکبری رضی اللہ تعالے عنہا سے ۔

نفیسہ مصاحبۂ بی بی خدیجتہ الکبری رضؓ سے روایت ہے ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا کی سرپرستی اور اپنی پھوپھی عاتکہ کے زیر نگرانی پرورش پاتے رہے ۔ ایک روز عاتکہ نے

اپنے بھائی ابو طالب سے تذکرہ کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فضل خدا عالم شباب کو پہونچگئے اب اونکے پہلو مین کوئی ماہ پارہ ہونا لازم ہے ۔

مثنوی

ابو طالب ہوئے سنکر گریان
کہے ہمشیرہ سے با آہ و فغان
حال روشن ہے تجھے سب گھر کا
بیاہ کسطرح سے ہو دلبر کا
فقر و فاقہ کی ہے نوبت دن رات
بن نہین آتی کچھ اے نیک صفات
ہم قریشی ہین عرب کے سردار
مانگنا قوم مین ہے اپنے عار

یہہ سنکر بہن نے کہا کہ اے بھائی خارجاً سُنا جاتا ہے کہ بی بی خدیجہؓ کو اپنے تجارتی اسباب کی حفاظت کیلئے ایک امانت دار داروغہ کی تلاش ہے ۔ اگر میری تحریک پر سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کام کیلئے منظور کرے تو عجب کیا ہے کہ اسی ضمن مین عقد کی کارروائی ٹھہر جائے ۔

مثنوی

رو کے فرمایا ابو طالب نے
اے بہن یہہ تو نہ ہو گا ہمسے
خادم کعبہ ہین سب سے اعلیٰ
عیب مزدوری کا ہے ہم مین بڑا
مین ہون اس امر مین بالکل مجبور
شرم پابند ہے شادی ہی ضرور

القصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھپی عاتکہ نے اپنے بھائی سے اجازت حاصل کرکے بی بی خدیجتہ الکبریٰؓ کے پاس جانیکی تجویز مین تھین

اور روایت

اور روایت ہے کہ اسکے ماقبل بی بی خدیجہؓ جو حسن و جمال اور زر و اموال مین اپنا نظیر نہین رکہتی تہین اکثر شاہانِ اولوالعزم اونکے عقد کا پیغام روانہ کرتے تہے مگر اوس نیک بخت شریف الخاندان بی بی نے کسی پیغام کو پسند نہین فرماتی تہین۔ کیونکہ اونکے نظرون مین کوئی اور ہی پیارے کا جلوہ سمایا ہوا تھا۔

مثنوی

ایک دن خواب مین تہی وہ مدہوش
چاند کو دیکہی ہوا ہم آغوش
بر سے نکلا جو وہ ماہِ رخشان
کر دیا سارے جہان کو تابان
صبح جاگی جو وہ بختِ بیدار
دلسے کہنے لگی کیا ہے اسرار

اوس زمانہ مین ایک بحیرا نام راہب قوم نصرانیون سے اپنے فن کا بہت بڑا اُستاد تھا۔ بی بی خدیجہؓ نے اوس راہب سے اپنے خواب کی تعبیر پچھوایا۔ اوسنے کہلا بہیجا کہ۔

مثنوی

عقدِ احمدؐ سے ترا ہوگا ضرور
آئیگا بر مین وہ اللہ کا نور
ترے گھر آئینگے جبرئیلؑ امین
وحی اُتریگی نبوّت کی وہین
ہوئیگی تو ہی مسلمان پہلے
لائیگی سب سے تو ایمان پہلے

جبکہ بی بی خدیجہؓ نے یہہ تعبیر اپنے خواب کی سُنا یکایک تیرِ عشق جگر سے پار ہوگیا۔ باشتیاق دیدارِ رسولِ کردگار از خود رفتہ ہوکر عالمِ بیخودی مین یہہ عرض کرتی تہی۔ بقول مولف۔

جلوہ فرما در دلم یا مصطفیٰ
رحم کن اے مالکِ ہر دو سرا
شوقِ دیدارِ تو دارم احمدا
گاہ در دل ساز و گہ در دیدہ جا
ہر دو جائے تست یا بدر الدجا

روز و شب پیش نظر باشد مدام
جان تصدق دل فدایت صبح و شام
قامتِ دلجوئے تو خیر الانام
طوبیٰ آمد قدِ تو وقتِ خرام
گر خرامی سوئے ما طوبیٰ لنا

دیدہ گریان سینہ بریان جان فگار
گر نوازی بندہ را ہست اختیار
من بشوق وصل ہستم بیقرار
من نگویم بندۂ خویشم شمار
نیست حکمے بندہ را بر بادشاہ

اے کمان ابرو چہ گویم شان تو
بسملم از ناوکِ مژگان تو
ہست این جان و دلم قربان تو
خواہم از دل بر کشم پیکان تو
لیکن از دل بر نمے آید مرا

یا محمد دل پریشانم چو زلف
ہست دل وابستہ گیسو و زلف
عاجزم در مدحت ابرو و زلف
پردہ بکشا چون نمودی آن دو زلف
تا رخت بینیم بعد از عمرہا

یا نبی خون دلم بسیار خورد
بندہ را از بندگانت نے شمرد
ز اشکِ چشمم دامن تر را فشرد
تا بھر چشمے ز راہت سرمہ برد

چشم من دارد غُبارے از صبا

در فراقت شاه دین مانند میغ   اشک خون جاری ز چشمش تیغ تیغ
از کشتی تحقیق رانو بے دریغ   گر سرِ جامی جدا سازی بتیغ

به که سازی ز آستانِ خود جدا

مثنوی

منتظر تھی که وه آجائے گھڑی   پہنچین ایسے مین پہوپی حضرتکی
پیشوا جاکے لے آئی اون کو   اپنی مسند پہ بٹھائی اون کو
اونکے گھر آنے سے عزت سمجھی   بڑی تعظیم سے مہمانی کی
عرض کی اے شرف قوم عرب   کیجے ارشاد اب آنیکا سبب
جو ہو ارشاد بجا لاؤنگی   اوسمین بیشک ہے سعادت میری

عاتکه بی بی نے اوس ماه چہارده کو دعائین دیکر اور بلائین لیکر کہا جانِ من خارجاً سُنا جاتا ہے که آپکا قافله اس سال کسی طرف جاتا ہے - اوس قافله کے ساتہه ایک معتمد کی تمکو ضرورت ہے اگر منظور ہو تو میرا بہتیجا محمد صلی الله علیه وسلم اوس خدمت کے قابل ہے - بی بی خدیجه رضہ نے کہا اچہا چشم ما روشن دل ما شاد - کل اونکو ضرور اپنے ساتہه لے آنا - بی بی عاتکه وہان سے بخوشی تمام واپس ہوی - اور کل ماجرا آنحضرت صلی الله علیه وسلم کو سنائی - حضرتؐ نے سُنکر خاموش رہے -

الغرض بہوپی نے دوسرے دن بڑے اصرار سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بی بی خدیجہ کے گھر لے گئین۔

مثنوی

جلوہ گر جب ہوا نور یزدان ۔ گھر خدیجہؓ کا ہوا سب تابان
آمد اوس شہ کی محل مین جو ہوئی ۔ بڑی تعظیم خدیجہؓ نے کی
آپکو مسند شاہی پہ بٹھا ۔ روبرو چھوڑ کے بیٹھی پردہ
ہوگیا اور ہی عالم واللہ ۔ ایک جا ہوگئے جب مہر و ماہ
پردہ باریک تھا ایک والے کا ۔ نظر آتا تھا عیان نورِ خدا
مصحف و آرسی یکجا تھے بہم ۔ پڑہتے تھے صلوات تھے حوران ارم
لیکے بیٹھی تھی خدیجہؓ تورات ۔ دیکھتی آپکے تھین اوسمین صفات
صفحۂ نعت جو پڑہکر دیکھا ۔ حسن آثار برابر دیکھا
ہو گئی تیر نگہ کی مائل ۔ طایر دل ہوا پہلے بسمل
رشکِ ماہ صورتِ انور دیکھی ۔ سر بسر قدرت داور دیکھی
سرمگین چشم وہ ابرو دیکھا ۔ عنبرین دوش پہ گیسو دیکھا
لب سے ظاہر تھی کہ جنبش اسکی ۔ موجب بخشش اُمت ہوگی
اونگلیون کے تہا اشارہ مین اثر ۔ ایک شب ہوئیگا شق جسسے قمر
پاؤن تھے رشکِ مسیحا ایسے ۔ ایک ٹھوکر سے اوٹھین سو مردے

جبکہ خدیجہؓ نے جمال انور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چشم خریدار سے

جو دیکھی ہوش و حواس جاتے رہے عالم بیخودی مین از خود فراموش ہوکر دل چاہتا تھا کہ ابہی پردہ اُٹھاکر سرو قد سے اوس قد بے سایہ پر قربان ہو جاؤن ۔ مگر حجاب نے روکا اضطرابی قلب کو تھام کر اپنے مین آپ یہہ فرماتی تہین ۔

غزل

دارم از عشق بدل سوز و گدازے عجبے غم بطرزے عجبے نالہ بسازے عجبے
چشم مستے عجبے زلف درازے عجبے مئے پرستے عجبے فتنہ طرازے عجبے
گشت چون شمع ز عشق صنم حالت من جان بسوزے عجبے تن بگدازے عجبے
طاق ابروے تو چون قبلہ و من بسجود چشم بد دور کہ ہستم بہ نمازے عجبے
بہر قتلم چو کشد تیغ شوم سر بسجود او بنازے عجبے من بہ نیازے عجبے
وقت بسمل شدنم آب نہ نوشاند مرا مہربانے عجبے بندہ نوازے عجبے

بعد اسکے عاتکہ سے فرمایا کہ اچھا اب انہین لے جاؤ جسوقت ہمارا قافلہ روانہ ہوگا ضرور بہجوا دینا ۔ ہم اجرت مین دو شتر انکی نذر کرینگے ۔ آخرکار پہوپی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس لایا اور ملبوس سفر کا پہنا کے قافلہ مین پہونچایا وقت رخصت بہت رویا ۔ ادہر بی بی خدیجہؓ نے اپنے غلام میسرہ کو بلا کر خلعت فاخرہ سے سرفراز کرکے کہی اسے میسرہ آج سے تو محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے ۔ اونکو بڑی آسایش

اور آرام کے ساتھہ لیجانا۔ اور ویسا ہی حفاظت سے واپس لانا۔ ایسا نہو کہ آپکو کہین کسیطرح کا ضرر پہونچے اور مجھکو سب قوم مین شرمندگی حاصل ہو۔ بس جا ایک شتر شاہی ساز و سامان سے درست کرکے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہہ مین اوسکی مہار دیکر شہر کے باہر تک پیدل لیجانا۔ وہان یہہ خلعت فاخرہ جو تیرے تفویض کیا جاتا ہے زیب تن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کرا اور اُسی ناقہ پر سوار کرکے مہار ناقہ کی تو اپنے دوش پر رکہکے بڑی عزت اور تعظیم کے ساتھہ لیجانا۔ اور کُل ابواب تجارت کے آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے پر منحصر ہے۔ تو اپنا کسیطرحکا دخل ندینا۔ انشاء اللہ تعالے بعد واپسی کے تجھے اس خدمت کے صلہ مین آزاد کردونگی۔

مثنوی

الغرض قافلہ جب کوچ کیا
میسرہ نے وہ لے آیا ناقہ
تہامی حضرت نے خوشی اوسکی
رو دئے دیکہہ چچا اور پہوپی
پہوپی فرماتی تہی اے عبداللہ
کیجئے قبر سے اٹھکے یہ نگاہ
قافلہ والونکے خویش و رفقا
رسم رخصت کے لگے کرنے ادا
اقربا رو رہے تہے حضرت کے تمام
خود بھی غمگین تہے سردار انام
رو کے فرماتے تہے اودم سبکو
میری غربت کو نہ ہرگز بہولو

خوشی معشوق کی عاشق گریان
غم تھا احمدؐ پہ خدیجہؓ شادان
پہنچا افلاک پر اس غم کا غبار
رو دئے سارے ملائک یکبار
عرض کرتے تھے اے دانائے غیوب
وہی احمدؐ ہے یہہ تیرا محبوب
قرب مین تیرے تھا وہ نور پاک
شان مین جسکے ہے آیا لولاک
دیکھا تو آج تماشا اوسکا
مار ڈالا ہمین رونا اوسکا
حکم آیا ہین ملک کیون مضطر
میرے بھیدونکی کہان اونکو خبر
سچ ہے یہہ رمز کوئی کیا سمجھے
یہہ تو عمر سے تھے دو معشوقونکے
الغرض رہ لئے جانے والے
آڑے پہنچا کے سب آنے والے

جبکہ قافلہ مکے سے دور ہوا - میسرہ نے اپنے مالک کے حکم کی تعمیل کی - یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لباس فاخرہ پہنا کر اوسی ناقہ پر سوار کیا اور مہار اوسکی اپنے کاندہے پر رکھے روانہ ہوا - عتبہ اور شیبہ - اور ابوجہل جو اوس قافلہ مین موجود تھے میسرہ سے کہے کہ - اے میسرہ یہہ تجھکو کیا ہوا جو ایک ادنی مفلس غریب یتیم کو ایسا فاخرہ لباس پہنا کے اوسکی اطاعت قبول کرتا ہے - میسرہ نے اون لعینون سے کہا کہ مین جسکا زرخرید غلام ہون - اوس مالک کے حکم کی تعمیل کرتا ہون -

مثنوی

رشتہ داروں سے خدیجہؓ کے کوئی — قافلہ میں تھا خذیمہ نامی
پس وہ حضرتؐ پہ فدا رہتا تھا — ایک لحظہ نہ جدا رہتا تھا
دیکھتا جاتا تھا مرد عاقل — معجزے ہوتے تھے جو ہر منزل
شجر و سنگ یہہ کرتے تھے کلام — یا رسول عربیؐ لیجیے سلام
عکس خورشید جب آیا سر پر — ابر نے کر دیا سایا سر پر

نیز بدستور ہر ہر مقام پر ہزارہا معجزات ظہور میں آتے تھے جنکی شرح طول العمر کوتی ہے زبان عرض کرنیسے قلم لکھنے سے عاجز ہے۔

جبکہ قافلہ بصری پہونچکر کسی مقام پر اُترا۔ اوس مقام کے متصل ایک راہب کا مسکن تھا۔ اوسنے آپکا جمال جہان آرا دیکھتے ہی اپنے گھر سے انجیل لیکر باہر آیا۔ اور حضرت محمدؐ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ شریف سے مقابلہ کیا جبکہ تمام اوصاف سے کامل پایا ہزار جان سے آپکا عاشق زار ہوکر میسرہ سے کہا کہ اے میسرہ یہہ نبی آخر الزمان ہونگے۔ ملک شام کے طرف ہرگز انکو نہ لیجانا کیونکہ وہانکے تمام لوگ انکے دشمن ہونگے۔ آخرکار بصلاح جمیع تجار قافلہ کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مال و اسباب تجارتی بصرے میں فروخت کرڈالا۔ بہ طفیل سرور

کابنا صلی اللہ علیہ وسلم اوس سال ہمیشہ سے دوچند فائدہ ہوا۔ اب ادہرکی سُنئے کہ جسوقت قافلہ کے ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے بی بی خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے دلمین۔ اپنے معشوق کے عشق و محبت کی آگ دونی بہڑکی دن گہڑیان گنتے اور شب اختر شماری مین گذر جاتی تہی جبکہ یورش غم زیادہ ہوتا تہا تو فراق دلدار مین یون عرض کرکے روتی تہین۔ بقول مؤلف۔

غزل

جوش زن ہوتا ہے جب عشقکا دریا دلمین
یاد آتا ہے مرا چاہنے والا دلمین

جلوہ گر جبکہ ہوا وہ شہ والا دلمین
دیکھنے آتا ہے ہر ایک فرشتہ دلمین

کیا کرون آپکے اجلاس کی مین فکر بیان
خود اوتر آئیگا اب عرش معلی دلمین

ہے تصور قد والا کا نظر مین میرے
خود چلے آتے ہین مضمون سراپا دلمین

چٹکیان لیکے مسلتا ہے کلیجا ہر دم
بس گیا ہے جو کوئی گیسون والا دلمین

واہ رے جذبۂ الفت کہ نظر پڑتے ہی
کھنچگیا ہے ترے تصویر کا نقشہ دلمین

آئینہ قلب کا جب تیرا مرقع کھینچا
خود خدا ہو گیا ہے محو تماشہ دلمین

ڈھونڈھتے آئے ہین موسیٰ ید بیضا لیکر
میم احمد کا چھپا ہے جو معما دل مین

سر کو قدمونپہ رکھون آنکھونکو تلوون سے ملون
ہے یہہ ارمانون کا اب مجھسے تقاضا دلمین

جان لیتا ہے اگر عشق تمہارا حضرت
لینے دو ہے یہہ مرے نازکا پالا دلمین

چھینے جی دیکی حسرت تو نہ نکلی افسوس
قبر مین حیف چلا لیکے تمنا دل مین

نہ اطاعت ہوئی ہمکی نہ عبادت مجھسے
ہے فقط تیری شفاعت کا بہروسہ دلہین

آرزو ہے یہی تحقیق کی وقت آخر
یا محمدؐ رہے لب پر رہے اللہ دلہین

جبکہ قافلہ بعد انفراغ امور بیع و شرع کے مکہ کے جانب مراجعت کیا متصل مکہ پہونچکر ابو بکر کی رائے سے قواعد اہل عرب کے مطابق میسرہ نے خط دیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بی بی خدیجہؓ کے پاس قافلہ سے پہلے روانہ کیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ناقہ کو بڑہاکر وہانسے چلے راہ مین حضرتؐ کو نیند کا جو خمار آیا شیطان لعین نے آپکو خواب مین پاکر آپکے ناقہ کو بہکا دیا جس سے آپکا ناقہ سیدہی راہ چھوڑکر جنگل کی راہ بہکا چلا جاتا تہا کہ بحکم رب جلیل جبرئیلؑ حاضر ہوگے۔ شیطان لعین کو وہان سے پہنک مارا اور شترکی مہار پکڑکے مکہ کے دروزہ پر لاکر چھوڑ دیا۔ روایت ہے کہ وہ راہ تین شبانہ روز کی تہی۔ کہ بفضل خدا ایک ہی شب مین طے ہوگئی۔

مثنوی

پھر خدیجہؓ کا فسانہ سنئے
کیا بے چین اوسے فرقت نے
اور ہی بنگیا اوس کا حال
دہیان چوٹی کا نہ کنگہی کا خیال
نتو سوتی نتو کہانا کہاتی
ہر گہڑی بام کے اوپر جاتی

سر دہنتی کبہی آہین بہر کر
تیرِ مژگان نہی تہا کاری
ایک دن دل جو بہت گہبرایا

کبہی کہتی تہی مسافر ہین کدہر
ہو گئی عشق کی بس بیماری
ایسے اشعار پڑہی بام پہ جا

بقول حکیم محمد عبد العزیز صاحب المتخلص بہ دلبر۔

قصیدہ

یہی ریت ہے پیت کی پاپیجنا نہ تو آئے نہ موکو بلائے کبہو
سندیسا سنے نہ تو پاتی لکہے نہ تو سپنے مین درس دکہائے کبہو
سنسار کرون تو کیسے کرون نہ تو پیت نہ ریت کی بات رہی
تو ہی کہدے سکہی موسے بات ذری دکہہ سکہہ مین نبیہ نہ نبہائے کبہو
میری آس نراس گئی ساری دُکہہ درد مین جینا ہوا بہاری
بن جنم کی ہون دکہیا پاپ بہری نہ تو لاج کا کاج کرائے کبہو
آؤ آؤ ذرا اپیتم پیارے مورے سیج پہ پاؤن دہرو بارے
تم کاج کرو موری لاج رکہو دن بیت گئے نہ آئے کبہو
دن رات مورا دہرکت ہے جیا کہان جاؤن کہو کس سے پیا
جو تُمری دیا تو بات بنے کوئی بید مجہکو جلائے کبہو
نت کہٹ ہے بڑی ڈاڑ کہے نہ تو کوئی سکہی موسے بات کرے
نہ تو پیت کی بات نہ سات رہے کوئی بات نہ دل کی سنائے کبہو

سنگ ساتھی کوئی جب پاس نہو
پردیس مین جینے کی آس نہو
جب تمسا پیا مورے پاس نہو
پھر کیسے پیا کل آئے کبھو
انصاف سے تم الطاف کرو
پیا موکو بلا کے پاس رکھو
تم چرن سے اپنے نہ دور کرو
من میرا نہ کڑھنے پائے کبھو
تم مکہ چھوڑ مدینہ گئے
وہان جا کے ڈیرا بسا ہی لئے
موکو ہند مین دکھیا چھوڑ دئے
نہ تو رہنے کا ٹھاؤن بتائے کبھو
تم دور بسے یثرب نگری
میری عمر یہی بیت گئی سگری
مین جا کے رہون کن کے دوارے
کوئی ریت نہ ایسی بتائے کبھو
مورے مرشد پیارے عاشق ہو
مین تمری چیری ہون سیان
پس تم سے دلبر کہے گیان
تم بن نہ اوسے چین آئے کبھو

مثنوی

انتظاری مین تھی وہ رشک قمر
آ گیا دور سے محبوب نظر

ایک سوار شتر پر دیکھا
ابر سایہ کئے سر پر دیکھا

شوکت و شان تھی عالی سب سے
چال اوس مہ کی نرالی سب سے

سب خاصونکو پکارتی دیکھو
آئی احمد کی سواری دیکھو

پہنچے دیوڑھی پہ جو محبوب خدا
کئے خط دیکے دعا اور ثنا

میسرہ لکھا تھا عرضی مین حال
فائدہ دونا ہوا ایک سال

یہہ محمدؐ کا سبب ہے اظہر
باقی حال عرض کرونگا آکر
کیا ضبط اور نہ کچھہ فرمایا
لکھہ دیا مہری جواب اوس خط کا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خط کا جواب لیکر اوسی وقت قافلہ کے طرف روانہ ہوئے ۔ اور جبرئیل امینؑ نے ناقہ کی مہار پکڑ کے قافلہ کے قرین لاکر چھوڑ دئے ۔ مہری خط دیکھکر میسرہ اور ابوبکر وغیرہ تمام احباب خوش ہوئے ۔ ابوجہل سخت رنجیدہ ہوا ۔ پھر سب ملکے مکہ کے طرف روانہ ہوئے ۔ اور مع التجیر پہونچکر نقد داخل سرکار کئے ۔ اسکے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی خدیجہؓ سے اجازت لیکر اپنے مکان کو تشریف لائے اور میسرہ مال و زر سے مالا مال ہوکر آزاد ہوا ۔ اور راستہ مین جو جو معجزات کہ دیکھے تھے خدیجہؓ کا رشتہ دار خدیجہ نے تفصیلاً عرض کیا جسکو سنکر خدیجہؓ کا دل شاد ہوا ۔

مثنوی

احمدؐ والا گئے اپنے گھر
یاں خدیجہؓ کا ہوا حال دگر
تاب و طاقت گئی صبر و آرام
بے دلارام ہوا خواب حرام
شرم سے کچھہ نکہا جاتا تھا
تار آنسو کا بہا جاتا تھا

جب شوق دیدار حبیب پروردگار بے چین کرتا تو بیساختہ یہہ کہتی تھین ۔

فدا تجھپہ ہون زلف لٹکانے والے
دل عاشق زار بہٹکانے والے
نہیں چین پاتا ہے یہ قلب مضطر
مرے دلکو ہر بار تڑپانے والے
خدا کے لئے اب تو آ شکل دکہلا
قسم ہے تجھے عشق بہڑکانے والے
کسیکا کوئی راز دل کیا سمجھے
تحیر میں ہیں سارے سمجھانیوالے
کرے معصیت کوئی شرمائے کوئی
فدا تجھپہ ہو جاؤن شرمانے والے
ذرا اپنے پیاسے کی آکر خبر لے
ارے ابر رحمت کے برسانیوالے
ہون نادم گناہون سے بخشو خدارا
گنہگار کے جرم بخشانے والے

بلا سے ستم ہے و یا فضل حق ہے
غضب کر گئے دلکے لیجانے والے

مثنوی

تہی نفیسہ جو جلیسون مین بڑی
اوس سے پوشیدہ نہ تہی بات کوئی
ایک دن ہو کے خدیجہؓ مضطر
یون نفیسہ سے کہی شرما کر
کیا ہی اچھا تھا جو وہ رشک قمر
اپنی لونڈی مجھے کر لیتا اگر
دے دلاسا کہی غمگین مت ہو
راضی کر آتی ہون مین احمدؐ کو
بنکے مشاطہ نفیسہ نکلی
جا کے آداب سے حضرتؐ سے کہی
اے محمدؐ عربی دین کے شاہ
آپ کسو واسطے کرتے نہین بیاہ
ہنسکے فرمایا کہ ہون بیمقدور
کون مفلس کو کرے ہے منظور

[illegible]

نصیب نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپکے نعلین پا کے میں قربان جاؤں ماشا اللہ آپ وہ سلطان دارین ہیں کہ تمام روئے زمین کے سلاطین عظام آپکے در اقدس کے ادنی غلام ہیں۔ اور جو آپکی لونڈی بنا چاہتی ہے وہ ہر وقت یہی گویا ہے۔ بقول مؤلف۔

[illegible]

شاہی کی تمنا ہے نہ خواہش مجھے زر کی
دربانی جو ملجائے تو بس ہے ترے در کی
باطن کی حقیقت تری کس منہ سے ادا ہو
مقدور نہیں ہے یہہ کسی جن و بشر کی
آراستہ ہے جسم ترا نور خدا سے
ظاہر میں نظر آتی ہے تصویر بشر کی
مدت سے تپ ہجر میں بیمار ہیں دونوں
کیا پوچھیے حالت ہوئی مرے قلب و جگر کی
جلدی سے بلالو در اقدس پہ خدارا
باقی نہ رہی دلمیں مرے تاب صبر کی
کچھہ کہنے ہی پایا نہ تھا رویا میں افسوس
سنتے ہی کھلی آنکھہ صدا بانگ سحر کی
وہ برق تبسم جو گرائے مرے دل پر
ساون ہی برستی ہے جھڑی دیدۂ تر کی
کیا خوب صفائی تھی شب وصل نگہہ میں
آنکھوں میں مرے کھنچگئی تصویر نظر کی
ہیں مردمک چشم مرے آنکھہ کے لیے چین
صفاکی جو یاد آئی ترے تیر نظر کی
رکھونگا میں سرمہ کیطرح آنکھوں میں اپنے
ملجائے اگر خاک تری راہگذر کی
جسدن سے بچھڑا دل میرا صنم خانہ بنا ہے
کچھہ اور ہی حالت ہوئی اللہ جگر کی
دل میرا اچھلتا ہے پہلو سے نکل کر
یاد آتی ہے راحت جو مدینے کے سفر کی
مفلس ہوں مگر شوق نے لایا ہے مجھے یاں
کعبے کی زیارت کروں یا میں ترے گہر کی

وہ حسن خداداد ہے محبوبؐ کا میرے
ہین احمدؐ مرسل کا ثنا خوان ہون ازل سے
اے شاہ دکن ہے یہ مرے دلکی تمنا
ہے دل سے دعا تیرے نمکخوار کی ہر دم

ق

واللہ نہین اصل ہے کچہ شمس و قمر کی
لذت مری ہر بات مین ہے شیر و شکر کی
مدت سے مری عمر یہان مین نے بسر کی
صد سالہ ہو شہ عمر ترے نور نظر کی

دارین مین خوش تجہکو رکہے خالق اکبر
تحقیق دعا کرتا ہے بس شام و سحر کی

اسکے بعد نفیسہ نے با ادب دست بستہ سر جہکا کر۔

مثنوی

عرض کی قوم سے گر حضرت کے
خوبرو کوئی جو اشراف ملے
مال اور زر بہی جو رکہتا ہو
کیا قبول آپ کرینگے اوسکو
پوچہا حضرت نے وہ ہے کون بتا
عرض کی بی بی خدیجہ کبراؓ
پوچہا وان کون وسیلہ ہے مرا
عرض کی لونڈی کا اسمین ذمّا
وان سے بس جلد نفیسہ دوڑی
دی خدیجہؓ کو مبارک بادی
فکر مین بیٹہے تہے دین کے سردار
آئے صدیقؓ اودہر سے یکبار
پوچہا کچہ فکر ہے شہ سے عیان
سارا قصہ کیا حضرت نے بیان
سنکے بوبکرؓ نے گہر مین جا کر
یک ہزار اشرفی رکہدی لاکر
تین جوڑے تہے بہت ہی اعلیٰ
آگے حضرت کے رکہے وہ بہی لا

۲ اب حرم مین ہماری ہے کہ بشر پیدا رسول
کر دو نجف کچہ فکر وہان میر سے گذر گی

عرض کی عقد خوشی سے کیجے　　آپکے جد کی امانت لیجے
اسلئے نام بتایا جد کا　　شاید اس حیلہ سے لینگے مولا
یک خدیجہ نے بہی جوڑا بہیجا　　اوسکو رکہہ چہوڑ کے حضرت نے کہا
جوڑا صدیقؓ کا پہنا مین نے　　کسکا جوڑا ہے جو فخر اوسپہ کیے

الغرض وہ محبوب رب العالمین شفیع المذنبین رحمت اللعالمین صلعم بوبن شاہانہ سے آراستہ ہوکر جب دولت سرا سے باہر قدم رکہے جلوس مین تمام رفقا اور خویش و اقربا قطار باندہے ہوئے اور تمام جن و انس حور و ملایک اطراف گہیرے ہوئے حضرتؐ کے چچا ابوطالب حضرت کا ہاتہہ تہامے ہوئے باشان و شوکت اونہین اشرفیون کو جو حضرت صدیق نے پیش کیا تہا راہ خدا مین لٹاتے ہوئے ہشاش و بشاش سواری مبارک چلا جاتی تہی ۔ تمام اہالیان مکہ کیا زن و مرد اور کیا پیر و جوان جلوس شاہانہ دیکہنے کے لئے راستہ پر ہر دو جانب صف باندہے ہوئے باادب سر جہکائے ہوئے استادہ تہے ۔ ایک طرف مشتاقان جمال محمدی دوسرے طرف عاشقان وصال احمدی رخ انور سے نقاب اوٹہانیکے منتظر جو کہڑے تہے ۔ ہر ایک اپنی حاجت کو حضور نبوی مین عرض کرتا جاتا تہا القصہ اوس شان و شوکت کے ساتہہ جب دولہ عروس کے

گہر پہونچیا —

مثنوی

کشتیان زر و جواہر کے دو چار
گئے لالا کے خواصون نے نثار
پہنا دلہن نے عروسی جوڑا
اور جواہر سے سجا سرتاپا
ہو کے ایجاب و قبول اور گواہ
عقد باندہے گئے وہ مہر وعاد
ازبس اوس روز خدیجہؓ تہی شاد
سب کنیزون کو وہین کی آزاد
عرض آداب سے حضرت سے یہہ کی
آج سے آپکی ہون مین لونڈی
مجہکو کچہہ کام نہین اس گہر سے
آپ مختار ہین مال و زر کے
یہہ قدم بس ہے سعادت میری
مرحبا سیّد مکی مدنی

مثنوی

کیون نہ اوس بی بی کا رتبہ ہو بڑا
جسکے شوہر بنے محبوب خدا
کیون نہ ہو ختم بزرگی اونپر
فاطمہ زہرہؓ ہو جنکی دختر
واہ کیا فخر خدیجہؓ کو ملا
رضی اللہ تعالے عنہا
اور وہ مال بہی کیا اچہا تہا
حق کے ہی راہ مین صرف ہوا
پڑہا جاتا ہے بیان عشرت
یارب اسدم ہو نزول رحمت
فضل و برکت سے نوازش بہیجے
دور کر رنج سبہونکے دل سے
یان جو حاضر ہین سو انکی مقصد
جلد برلا بہ طفیل احمدؐ

دستگیر ادنی ہے تیرا عاصی
او سپہ ہر دم نظر رحمت کی
حال شادیکا ہوا اب اتمام
دولہ دلہن پہ پڑہو لیے سلام

بیان رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

روایت ہے کہ جب وقت نبوت اور وحی نازل ہونیکا قریب پہونچا تنقیہ اور تقویت کے واسطے سینۂ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تیسرے مرتبہ چاک کیا گیا شرح اوسکی یہہ ہے کہ ماہ صیام مین ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غار حرہ مین ایک مہینہ کا اعتکاف فرمایا تھا اور اوس اعتکاف مین حضرت خدیجۃ الکبری رض بھی سات تہین۔ ایک شب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غار سے باہر نکل کر تفریح خاطر کے لئے استادہ تھے آواز آئی کہ السلام علیکم حضرت ارشاد فرماتے ہین کہ مین اجنّا کے خیال سے خوف زدہ غار مین داخل ہوا۔ اور خدیجہ رض نے یہہ کیفیت سنکر کہا۔ کہ یہہ خوشخبری ہے کیون کہ السلام علیکم نشانی امن وامان اور دوستی کی ہے۔ آپ خوف نفرمائیے پھر ایک روز مین غار سے باہر نکل کر کھڑا ہوا تھا کہ جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے ہین اونکو دیکھکر غار مین جانا چاہا جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو فرصت ندیا میرے اور غار کے درمیان استادہ ہوگئے

اور مجھسے ہم کلام ہوئے اور مجھکو اونسے ایک نوع کی محبت پیدا ہوئی ۔ جبرئیل علیہ السلام مجھسے وعدہ لیا کہ فلان وقت آپ تنہا فلان مقام پر حاضر رہو ۔ مین ویسا ہی حاضر رہا جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام آسمان سے نازل ہوئے مجھکو زمین پر لٹا کے میرا سینہ چاک کیا اور دل میرا آب زمزم سے طشت زرین مین دہو کر ۔ پھر اوسکے مقام پر رکھدیا اور میرے سینہ کو درست کر دیا ۔

جبکہ عمر شریف آنحضرتؐ کی چالیس سال سے تجاوز کر گئی ۔ ایک روز اوسی غار حرہ مین مشغول بہ عبادت الٰہی تھے کہ ایک شخص نہایت خوب صورت نورانی مورت ظاہر ہو کر بعد سلام کے کہا ۔ کہ یا محمدؐ ۔ آپ نے جواب دیا لبّیک ۔ اوسنے کہا ۔ کہ مین جبرئیل ہون ۔ خوشخبری ہو آپ کو آپ اس اُمّت کے نبی ہو ۔ ساتھہ ہی کہا کہ ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ پھر ۔ سُوْرَۂ فَاتِحَہ ازابتدا تا انتہا پڑہکر سُنایا ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اَوَّلُ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ ۔ یعنے پہلے جو مجھپر نازل ہوا قرآن سے وہ

سورۂ فاتحہ ہے اور تعلیم کی ہر نماز مین پہلے پڑہنے کے لئے ۔ اور حضرت فرماتے ہین کہ ایک دن مین طہارت کے لئے پانی کے کنارے استادہ تھا ۔ جبرئیل علیہ السلام بشکل انسان سبز لباس پہنے ہوئے ہاتھہ مین ایک ٹکڑا حریر کا اوسپر کچھہ لکھا ہوا لاکر مجھکو دکہلایا ۔ اور کہا کہ پڑہ ۔ مین نے کہا کہ مین حرف کی صورت نہین پہچانتا ہون اور مین پڑہنے ہارا نہین ہون ۔ پھر جبرئیلؑ نے کہا پڑہ اور میرے بازو پکڑ کر اس زور سے دبایا کہ جس سے مجھکو سخت تکلیف ہوئی اور پسینہ میرے جسم مین آگیا ۔ اور اسیطرح تین مرتبہ کیا اور کہا ۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ۔ پانچ آیت تک پڑہایا اور مین ان آیتون کو یاد کرلیا ۔ وہانسے ترسان ولرزان مین اپنے مقام پر واپس آیا ۔ اور خدیجۃ الکبریٰؓ سے کہا کہ جلدی مجھپر لحاف ڈالدو تاکہ لرزہ میرے جسم کا دفع ہو ۔

روایت ہے کہ اسکے ماقبل ہی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحیح خواب دیکھتے تھے جسکا ظہور صبح کو معلوم ہوتا تھا ۔ اور بعد تعلیم اِقْرَاْ کے یہہ سورہ نازل ہوا کہ یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ ۔ یعنے اے لحاف اوڑہنے والے کھڑے ہو اور ڈرا

ادا کرنے مراسم نبوت کے اور ڈرا خلق اللہ کو عذاب الٰہی سے پس خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لحاف اپنے جسم سے نکال ڈالا۔ اور اپنے بستر سے اوٹھے خدیجہؓ نے کہا اے حضرتؐ کیون آپ سوتے نہین۔ حضرتؐ نے فرمایا اے خدیجۃ الکبریٰؓ سونا میرا اب نہین ہوگا۔ کیونکہ جبرئیلؑ دوسرے مرتبہ میرے پاس آئے اور وحی لائے اور کہے کہ خلق اللہ کو خدا کے طرف بُلا تا بت پرستی چھوڑے اور خدا کی عبادت کرے۔ اب مین کسکو کہون کون میرا کہنا مانے گا۔ حضرتہ خدیجہؓ نے فرمایا پہلے مجھکو ایمان کی راہ بتلاؤ تا مین ایمان لاؤن۔ تب حضرتؐ نے خدیجۃ الکبریٰ کو تلقین کیا وہ اوّل ایمان لائین مسلمان ہوگئین اوسوقت حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی عمر سات سال کی تھی۔ تمام دن رسول خداؐ کے پاس رہتے تھے۔ جب دیکھا کہ رسول خداؐ اور خدیجۃ الکبریٰؓ نماز پڑھتے ہین حضرت علیؓ نے کہا کہ آپ سب یہہ کیا کام کرتے ہین کس کو پوجتے ہین۔ پیغمبر خداؐ نے کہا کہ خدائے عزوجل کو ہم پوجتے ہین۔ حضرت علیؓ نے کہا۔ کونسا خدا ہے تمہارا۔ حضرتؐ نے فرمایا خدا میرا وہ ہے کہ جسکے دست قدرت مین تمام زمین و آسمان

اورا

اور سارا جہان ہے ۔ اور اوسنے مجھکو جملہ خلایق پر پیغمبرؐ کیا تاکہ لوگون کو ایمان کی راہ بتاؤن ۔ اور ہدایت کرون ۔ تم بھی اوس راہ پر آؤ ۔ اُنھون نے کہا مین اپنے باپ سے اجازت لیکر عرض کرونگا ۔ وہان سے حضرت علیؓ روانہ ہوئے راستہ مین یہہ غور کیا کہ جسکو حق تعالے ایمان بخشے وہ کیون اپنے باپ سے صلاح لیوے ۔ یہہ سمجھکر وہین سے واپس ہوے اور رسول خداؐ کے پاس آکے ایمان لائے اور نماز پڑہے جب حضرتہ خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اسلام سے مشرف ہوے ۔ رسول خداؐ تمام رات آرام نہین فرماتے تھے کہ یہہ راز کسی پر ظاہر نہو ۔ ایک دن خاطر مبارک مین یہہ گذرا کہ ابوبکرؓ مرد معتمد اور بزرگ اور عقلمند ہین اور مجھسے دوستی رکھتے ہین ہین اونسے جاکے یہہ راز کہون اور صلاح کرون دیکھون وہ کیا کہتے ہین ۔ آخر کار صبح کو بعد انفراغ نماز ابوبکرؓ کے پاس جانیکا قصد کیا ۔ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ مرضی الٰہی سے اوسی شبکو متردد ہو رہے تھے کہ بت پرستی جو ہم اور ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہین ۔ اسمین کچھہ فائدہ متصور نہین پاتے ہین ۔ کیونکہ بتون سے نہ کچھہ خیر ہے نہ کچھہ شر ہے

بہتر یہہ ہے کہ محمدؐ امین جو برادر زادے ابو طالب کے مرد عاقل و دانا ہین مجہسے اور اونسے جانی دوستی ہے وہ بت پرستی نہین کرتے ہین۔ اونکے پاس جایا چاہیئے۔ تاکہ مجہکو راہِ خدا بتائین۔ صبح کو بیدار ہوکے عزم کیا کہ رسول خداؐ کے پاس جاؤن اور رسول خداؐ نے بہی عزم کیا کہ ابوبکر صدیق رضؓ کے پاس جاؤن اور اپنا راز اونسے بیان کرون اتفاقاً راہ مین دونون حضرات کی بایکدیگر ملاقات ہوئی۔ ہر ایک نے اپنے اپنے ارادے کو ایک دوسرے سے ظاہر کیا۔ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ شکر خدا کا۔ کہ آپ ہمارے پیغمبر ہوئے مجہکو ایمان کی راہ تبلائیے۔ اوسیوقت حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ صدیقؓ کو راہ دین کی بتائی۔ آپ مشرف بہ ایمان ہوئے وضو کرکے نماز پڑہے۔

روایت ہے کہ پہلے عورتون مین سے خدیجۃ الکبریٰؓ اور لڑکون مین سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور غلامون سے حضرتِ بلال حبشی اور آزاد کیے ہوئے غلامون سے زید بن حارث ایمان لائے تہے۔ اور بعد اونکے حضرتِ عثمان غنی الرحمن رضی اللہ تعالے عنہ اور حضرات طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص

اور

اور ابی عبیدہ ابن الجراح اور عبد اللہ بن مسعود اور سعید بن زید رضی اللہ تعالٰے علیہم اجمعین یکے بعد دیگرے سلسلہ بسلسلہ اُسوقت تک جملہ اونچالیس ۳۹ اسم ایما لاچکے تھے۔ لیکن دین اپنا پوشیدہ رکھتے تھے۔ اور نماز مسجدمین پڑھتے تھے ایک دن کوہ حرا پر حضرتؐ نے ابوطالب کو اسلام کی دعوت کیا۔ وہ کہے کہ مین اپنے دین سے نہ پھرونگا مگر تم کو جو خدانے فرمایا ہے اوسپر قایم رہو مین تمہارا پشت و پناہ رہونگا۔ اور ابوجہل اور تمامی کفّار حضرتؐ کو وقتاً فوقتاً بڑی بڑی تکلیفین دیتے رہے اور بہت ظلم کرتے رہے جسکا ذکر ناگفتہ بہ ہے۔ حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جناب باری مین کفّار کے ظلم کی التجا کی۔ ایک فرشتہ جو پہاڑون پر موکل تھا حاضر ہوکے بعد سلام عرض کیا یا رسول اللہؐ آزردگی آپکی موجب ملال جملہ ملایک کا ہے۔ اگر اجازت پاؤن تو دونون پہاڑون کو جو گرد مکّے کے ہین ملا دون۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اللہ تعالٰے نے مجھے واسطے رحمت عالمیان کے بھیجا ہے نہ واسطے ہلاک کرنے قوم کے چنانچہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔ وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَۃً

اللعالمین ۔ یعنے نہین بہیجا ہمنے اے محمدؐ مگر واسطے رحمت عالمیان کے ۔ جناب رسالت مآب کی نبوت کے پانچوین برس امیر حمزہ چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت پر ایمان لائے کل اہل عرب سے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ شجاعت اور جوانمردی اور حشمت مین مشہور و معروف تہے ۔ اور واقعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے ایمان لانیکا ارباب تواریخ نے یون لکہتے ہین کہ ایک روز ابوجہل اعلان کیا کہ قسم ہے مجہے لات اور عزیٰ کی جو شخص محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر کاٹ کر لائیگا مین اوسکو ایک شتر کا بوج سونا اور چاندی اور دس غلام اور دس لونڈیان دونگا ۔ عمر ابن خطاب رضؓ نے کہا کہ اس کام کیلئے مین موجود ہون ۔ یہہ کہکر تیغ حمائل کر کے چلے ۔ اتفاقاً راستہ مین ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی ۔ اوسنے کہا اے عمرؓ کہان جاتے ہو ۔ کہا محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر کاٹ کر لانے جاتا ہون ۔ اوس اعرابی نے کہا کہ ۔ اے عمرؓ کل تیری بہن فاطمہ اور اوسکا شوہر زید اور تیرا داماد سعید خود ایمان لا چکے ہین ۔ عمرؓ نے کہا اسلامیت اونکی کیونکر معلوم ہوگی ۔ اعرابی نے کہا کہ تم کہانا کہاتے وقت اونکو اپنے

سات بلاؤ وہ ہرگز نہ آوینگے۔ یہی دلیل ہے اونکے ایمان لاینگی۔ پس حضرت عمرؓ نے یہہ بات سنکر اپنی بہن کے طرف چلے راہ مین پھر ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی اوسنے دریافت کیا۔ کہ اے عمرؓ تو کہان جاتا ہے۔ عمرؓ نے جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سر اوتار لاؤنگا۔ اوس اعرابی نے کہا بھلا یہہ جو بکری تیرے سامنے ہے تو اسکو پکڑ جب معلوم ہوگی تیری شجاعت پس حضرت عمر بکری کے ساتھہ اسقدر دوڑے کہ تمام بدن پسینہ پسینہ ہوگیا آخر عاجز ہو گئے مگر بکری کو نہ پکڑ سکے بہت شرمندہ ہوئے۔ اوس اعرابی نے کہا اے عمرؓ تو نے ایک بکری کو نہ گرفت کر سکا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو شیر خدا ہین انکو کیونکر پکڑیگا۔ پس عمرؓ وہان سے بحالت غضب اپنی بہن کے پاس جاکر کہا کہ اے بہن مجھکو از حد گرسنگی ہے کچھہ کہانیکے لئے لا اونکی بہن نے کہانا تیار کرکے لادیا عمرؓ نے کہانیکے وقت اپنی بہن کو دسترخوان پر بلایا۔ اوسنے اونکے ساتھہ کہانیکو انکار کیا۔ عمرؓ سمجھہ گئے کہ بیشک اوسنے مسلمان ہوئی ہے۔ پس غصہ مین آکر سر کے بال پکڑ کر چاہا کہ سر تن سے جدا کرے۔ زید اوسکے شوہر نے اوسکو عمرؓ کے ہاتھہ سے چھڑا دیا او

کسی حیلہ سے غصہ حضرت عمرؓ کا فرو کیا۔ اور کہانا کہلا دیا۔ جب رات ہوئی حضرت عمرؓ وہین آرام کئے اور اونکی بہن وقت تہجد سورہ طٰہٰ پڑہنے لگین جب نوبت اس آیت کی پہونچی قولہ تعالیٰ۔ **لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَتَحْتَ الثَّرٰى** ۔ یعنے اللہ کے واسطے ہے جو درمیان آسمانون اور زمین کے ہے جو دونو کے بیچ مین اور تحت الثریٰ مین ہے۔ اوسوقت حضرت عمرؓ نیند سے ہوشیار تہے جب نہون نے اس آیت کو سنا دل اُنکا اسلام کے طرف مائل ہوگیا فوراً بچہونے سے اوٹہکر اپنی بہن کے پاس گئے اور دریافت کیاکہ اے بہن کیا پڑہتی ہے۔ اوسنے کہی اے بہائی کلام اللہ پڑہتی ہون۔ جو محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم پر نازل ہوا ہے۔ اور بعضون نے لکہا ہے کہ۔ عمرؓ کے خوف سے فاطمہ نے اوس کاغذ کو جسپر کلام اللہ لکہا ہوا تہا آگ مین ڈال دیا جو تنور مین سلگی ہوئی تہی مگر خدا کے فضل سے وہ کاغذ نہ جلا۔ حضرت عمرؓ نے کہا لا اوس کاغذ کو کہ مین ہی پڑہون۔ فاطمہ نے کہا۔ قولہ تعالیٰ۔ **اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ** ۔ یعنے جو کوئی مشرک ہے وہ نجس و ناپاک ہے اے عمرؓ اگر تو کلام اللہ پڑہا چاہتا ہے تو۔ باطہارت اور

پاکی

پاک و صاف ہو کر پڑہو کیونکہ اسکو بغیر طہارت کے چھونا درست نہین۔ آخرکار حضرت عمرؓ نے غسل کرکے۔ اوس۔ سورہ کو اپنے ہاتھہ مین لیکر پڑہے۔ جب کہ اوسکی معنی سے واقف ہوئے بہت روے اور دل اونکا اسلام کے طرف متوجہ ہوا۔ صبح کے وقت کفارون سے جو وعدہ کیا تھا یاد پڑ گیا۔ وہی تلوار حمائل کرکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف روانہ ہوئے راستہ مین ایک اعرابی کے زبانی معلوم ہوا کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت امیر حمزہ کے مکان مین معہ اپنے رفیقون کے بیٹھے ہوئے ہین۔ پس متوجہ ہوے اوسی طرف اس اثنا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور حکم الٰہی پہونچائے کہ یا رسولِ مقبولؐ عمر تمہارے طرف آتا ہے تم اوس سے نہ ڈرو۔ اوسکو اسلام کی دعوت کرو اور نبوّت کے زور سے اوسکا پنجہ سخت پکڑو جبتک کہ اسلام نہ قبول لے نہ چھوڑو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صحابا سے اوسوقت اونچالیس آدمی بیٹھے ہوے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر حمزہ کے دروازے پر پہونچکر دستک دی۔ رسول خدا نے دریافت کیا کہ تم کون ہو کہا مین عمر ابن خطاب ہون۔ اوسی وقت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود آکے دروازہ کہولدیا۔ اور عمرؓ کا پنجہ پکڑ کے ہلایا۔ تکبیر پڑہکے دعوت اسلام کی کی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ اسلام سے مشرف ہوکر کہا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لعنت خدا کی جنہنے اونپر چوڑ دیئے آپکے ایزا رسانی کے ہوے ہون۔ اِدہر رسول خدا نے حضرت عمرؓ کو کلمۂ شہادت کا پڑہایا اُدہر رب جلیل کے طرف سے جبرئیل؏ یہہ آیت لائے۔ یَا أَیُّہَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ تَبِعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْن۔ یعنے کہا حقتعالی نے اے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کفایت ہے تجہکو اللہ اور انکو جتنے تجہپر ایمان لائے مومنین۔ حضرات پھر تو کیا کہنا جبکہ حضرت عمرؓ مشرف بایمان ہوئے چہپے دین کا علانیہ اعلان ہوا۔ طایف اور مکۂ معظمہ کے ہر کوچہ و بازار مین اصحابون نے دعوت اسلام کی کرتے تھے۔ اور حضرت عمرؓ کی شمشیر بڑے زور سے چلتی تہی نماز اور اذان جابجا آشکارا ہوتی تہی۔

روایت ہے کہ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام کو خلعت وجود عنایت ہوا۔ جبرئیل علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی مین۔ عرض کیا کہ خداوندا تو نے مجھسے بہی پہلے کسیکو پیدا کیا ہے حکم ہوا

کسے

که اے جبرئیلؑ اوپر دیکھہ۔ جب جبرئیلؑ نے اوپر دیکھا ایک ستارہ نورانی نظر آیا اور اوسکے اطراف اور چار ستارے روشن نظر پڑے جبرئیلؑ نے ہزار جان سے عاشق ہوئے اور پوچھا کہ۔ پروردگار یہہ نور کسکا ہے۔ ارشاد ہوا کہ یہہ نور میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ پھر عرض کیا یہہ چار ستارے جو اوس نور کے گرداگرد ہین وہ کون ہین فرمایا کہ یہہ میرے حبیبؐ کے دوست ہین دنیا مین میرے حبیبؐ کے چار یار ہونگے۔ اے مسلمانون یہہ وہی چار یار ہین جنکا ڈنکا ابتدائے دنیا سے بجتا آیا ہے اور قیامت تک بجتا رہیگا۔ جو ان سے عداوت رکھتا ہے وہ گویا رسول خدا سے عداوت رکھتا ہے۔ اور جو انکا دوست ہے وہ لاریب رسول اللہؐ کا دوست ہے۔ جیسا کہ ارشاد فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ وَمَنْ اٰذَی اللّٰہَ فَیُوْشِکُ اَنْ یَّاْخُذَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیْ۔

یعنے میرے اصحاب کے بارہ مین خدا سے ڈرو اور انکو برا نہ کہو اور میرے بعد میرے اصحاب کو تیرون کا نشانہ نہ بناؤ۔ میری دوستی و محبت کے وجہ سے اونکو دوست رکھو اور جسنے بغض رکھا میرے اصحاب سے تو گویا اوسنے میرے سے بغض رکھا اور جسنے اونکو ایذا دیا گویا اوسنے مجھے ایذا دیا اور جسنے مجھے ایذا دیا گویا اللہ کو ایذا دیا اور جسنے اللہ کو ایذا دیا قریب ہے کہ وہ عذاب خدا مین گرفتار رہوگا۔ حضرات اس حدیث سے ثابت ہے کہ جو رسول اللہؐ کا دوست ہے وہ اللہ کا دوست ہے خدائے تعالےٰ تمام دیندار بھائیون کو ہدایت دے کہ نفسانیت کو دلون سے دور کرین اور فروعیات پر نظر جہالت نہ ڈالین اور اصحاب باوقار سے محبت پیدا کرین جسمین خوشنودی خدا اور اوسکے رسولؐ کی ہے۔ اے دیندار بھائیو جس سے اہل بیت خوش ہین ہمکو چاہیئے کہ ہم بھی اوس سے خوش اور راضی رہین۔ سبحان اللہ مومنون جیسے ہمارے سرکار دوعالم سلطان دارین ہین ویسے ہی اونکے اصحاب مکرم حامی دین ہین۔

اصحاب بھی خدا نے دیے ایسے ذی وقار — محشر تلک رہیگی وفا جنکی یادگار
راہ خدا مین کرتے تھے جان اپنی سب نثار — اک اک انمین عاشق صادق کرم شعار

دلسے مطیع حکم حبیب الٰہ تھے
پروانۂ جمال شہ دین پناہ تھے

اول وہ پشت تکیہ سیدے پیمبری
پہونچیگا اوسکے فیض کو کیا ابر سخاوری

دی حق نے جسکو بعد نبی سب پہ برتری
تہی ختم جسکی ذات پہ محتاج پروری

یہہ وہ ہے جسکا تذکرہ قرآنمین آیا ہے
جسنے خطاب ثانی اثنین پایا ہے

سلطانِ دین پناہ کے دستور اوّلین
رکنِ رکین بارگہ شاہ مرسلین

خورشید آسمانِ کرامت سراج دین
مسند نشین شرع نبیؐ معدن یقین

مقبول بارگاہِ خدائے قدیر تھے
لوکیون نہو وہ کس شہِ دین کے وزیر تھے

وہ دوسرا وزیر شہ معدن صفات
جب ہاتھہ اُٹھایا کفر سے دنیا پہ گری لات

تھی باعثِ ترقی اسلام جسکی ذات
جز ذکر حق زبانسے نہ نکلی کچھہ اور بات

خود گم رہا رضائے خدا و رسول مین
رکھا قدم نہ بھولکے راہ عدول مین

اللہ رے رعب و دبدبۂ حضرت عمرؓ
ہیبت سمائی کافرونکے دلمین اسقدر

اسلام لانیکی جو سنی آپکی خبر
مانند بید کانپتے سینونمین تہے جگر

کہتے تھے اسسے حال ہمارا سقیم ہے

اب صورتِ خرابی دین قدیم ہے

جس روز آپ داخلِ دین مبین ہوئے
آہستہ سے اذان جو کہی خشمگین ہوئے
مسجد مین جمع کھر نماز اہل دین ہوئے
فرمایا کیا مشرفِ دین ہم نہین ہوئے

نامِ خدا و نامِ نبیؐ لو پکار کر
اب تمکو کسکا ڈر ہے اذان دو پکار کر

اوسوقت دی کسینے جو للکار کر اذان
کہنے لگا بھم یہہ گروہ منافقان
حیران سنکے ہوگئے سارے وہ بدگمان
آگے تو اسطرحکا طریقہ نہ تھا یہان

اب رائیگان قریش کا ایمان ہوگیا
لوگو عمرؓ یقین سے مسلمان ہوگیا

حضرت وہ جسکا شہرہ ہے اب تک جہان مین
کافر بھی اوس دلیر کی کہتے تھے شان مین
تعریف عدل آ نہین سکتی بیان مین
اب تک ہے اوسکی تیغ کی جھنکار کان مین

روم و عراق و شام مین سکہ بٹھا دیا
سارے جہان مین دین کا ڈنکا بجا دیا

بیانِ معجزاتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

شرحِ اون معجزات بابرکات کی جو کہ آنجنابِ مستطاب سے ظاہر ہوے۔ اگر خطوط امواج قلم اور سیاہی آبِ بحرین اور صحنِ آسمان صفحہ

قرطاس ہو امکان نہین کہ عشر عشیر کسی سے لکھا جائے ۔ ادنی یہہ ہے کہ ہنگام رفتار ابر آسمان سر مبارک پر سایہ کرتا تھا ۔ اور سایہ جسم مقدس کا زمین پر نہ پڑتا تہا ظاہر ہے ہر گاہ ذات بابرکات پرتو نور رب العالمین ہوی ہو پس سائے کا سایہ منعکس نہین ہوسکتا ہے اور فی الحقیقت وہ جمال جہان آرا آئینۂ قدرت مین عکس نور احدیت تہا ۔ پس عکس کا عکس محال ہے ۔ اے عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہان ایک لطیفہ مطابق پسند صوفیان صافی مزاج کے اور بہی خیال مین گذرتا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے تئین محب آنجناب محبوبیت مآب کا فرمایا ۔ اور محب اپنے محبوب کی مثل و نظیر کو پسند نہین کرتا ۔ کیونکہ ظل ذی ظل کا فی الجملہ مماثل ہوتا ہے ۔ کوئی پرندہ سر مبارک سے نہ گذرتا ۔ اور مگس کبہی آپکے جسم مطہر پر نہین بیٹہتی ۔ معجزہ شق القمر کا اور گواہی دینا سو برس کے مردے کی آپکے رسالت پر ۔ اور کلمہ پڑہنا سنگریزون کا ۔ اور شہادت دینا سوسمار کا اور نکلنا طاوس زرین بال کا حجر سے اور اور معجزات صوری و معنوی اور فضائل ظاہری اور باطنی ۔ اسقدر مشہور و معروف زبان ہر صغیر و کبیر ہین کہ کچہہ حاجت شرح و بیان کی

نہین۔ تاہم مشتے نمونہ از خروارے کچھہ عرض کیا جاتا ہے۔

روایت ہے ہم کورچشمون کے حق مین۔ عین سرمۂ بصارت ہے کہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین۔ ایک شخص قوم یہود سے تھا۔ کہ اوسکو قبل حصول ایمان۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ کمال عداوت تہی۔ سراسر ایام جہالت کی جہالت تہی۔ سردار دوجہان۔ سیاح لامکان کو کمتر اور حقیر جانتا۔ اور اپنے کو دولتمند اور امیر جانتا تہا۔ دماغ اوسکا شراب دولت سے مخمور۔ اور وہ خود نشۂ بادۂ نخوت سے چور تہا۔

مثنوی

یکایک ہوا قہر رب جہان — ہوا نور آنکھون سے اوسکے نہان
یہہ نخل عداوت کا ثمرہ ملا — چراغ بصارت نے گل کر دیا
بہت کچھہ کیا اوسنے اپنا علاج — مگر سب ہوا نا مفید مزاج
وہ رکہتا تھا اک دختر مہ جبین — بہت چاہتا تھا وہ اوسکے تئین
بظاہر وہ تہی باپکے دین مین — بمخفی تہی قدم اوسکی آئین مین
فدا تہی مگر شاہ لولاک پر — تصدق بدل مقدم پاک پر
نثار محمد تہی وہ سربسر — لگی کہنے اک روز سن اے پدر

طبیب ایک آیا ہے اس شہر مین نہین مثل جسکا کہین دہر مین
اگر دے تو اسدم اجازت مجھے تو اوس سے دوا لاؤن تیرے لئے
جو ہو جائین نورانی آنکھین ترے تو برآئین پھر سب مرادین مرے

یہہ سنتے ہی اوسنے کہا - کہ اے نور دیدہ - دیر نہ لگا جلد جا اور اوس طبیب سے وہ دوا باعث شفا لا کہ آنکھین نورانی ہو جائین - میری کوربختی پر اشک غم لوگ نہ بہائین -

مثنوی

ہوا جبکہ دختر کو اذنِ پدر گئی پاس حضرتؐ کے وہ دوڑکر
اوٹھا لائی وہ خاکِ زیرِ قدم نکل جائے تا باپ کا خارِ غم
لگائی جو ہین چشم مین خاکِ پا خدا نے کیا نور اون کو عطا

جب کہ اوسنے خاکِ پائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شفائے کامل پائی یعنے - اندہے آنکھون مین بینائی آگئی - بکمال متحیر ہوا اور اپنی لڑکی سے پوچھا کہ - اے لخت جگر - نور بصر - سچ بتا ایسی دوائے مجرب کہان سے میسر ہوئی جو باعث اعادۂ نور بصر ہوئی - اوس حکیم حاذق کا نام کیا ہے - جسنے یہہ کحل الجواہر تجھے دیا ہے - دختر نے کہا - اے پدر -

خدا کا رستہ چلو صفا ہے ادب سے سر کو جھکا جھکا کر
مثالِ نقشِ قدم بنو تم غرورِ ہستی گرا گرا کر

ذرا تو دیکھو ذرا تو سوچو خود اپنے دلکو بُہلا بُہلا کر
سوا خدا کے نہین ہے کوئی خدا سے ڈر تو خدا خدا کر
وہی ہے حاضر وہی ہے غائب وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
تو اب جو کہتا ہے مین ہون مین ہون ہوا ہے کیون بیحیا حیا کر

دختر نے کہا۔ اے پدر۔ کیونکر اوس آفتاب سپہر نبوت۔ اختر برج رسالت کا نام زبان پر لاؤن۔ کہ وہ رہبر دین مبین شمع شبستان حق الیقین ہین۔ بقول مؤلف۔

نعت

یہی کہتا ہون مین اپنے یقین سے — عیان ہے نور حق تیری جبین سے
جو دیکھا تمکو بس دیکھا خدا کو — حدیث من رآنی ہے تمہین سے
کرے توصیف جسکی حق تعالیٰ — ثنا اوسکی ہو کیونکر مجھہ کمین سے
کیا محبوب اپنا جسکو حق نے — نہ کیون یوسف خجل ہو اُس حسین سے
تمہارے ہجر کا ہے درد کیسا — ذرا پوچھو مرے قلب حزین سے
ذرا تو اس دل ویران مین آؤ — مکان آباد ہوتا ہے مکین سے
جگہ تھوڑی سی پاؤن یا الٰہی — پئے مدفن مدینے کی زمین سے

گنہ تحقیق ہے کیونکر نہون عفو
محبت ہے شفیع المذنبین سے

اے پدر۔ اصل یہہ ہے کہ جسکا تخم بغض تم نے۔ اپنے مزرعہ دل مین

بویا ہے

بویا ہے ۔ اوسی کے قدم مبارک کی خاک نے تمہارا عنصر کہویا ہے لقب پاک اونکا شفیع المذنبین ہے ۔ اور نام قدسی اونکا خاص رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے ۔

واکا نام محمد مصطفیٰ من پیارا لاگو جی
یثرب کو چلو سانوریا من پیارا لاگو جی
گورے مکہ پر نور سہائیو نا من پیارا لاگو جی

بانکی چتون سرمگین انکھیاں گہونگروالے بال
مکہہ پان رنگیلے رنگ ورا ہے کیسر لال گال
چھب چھنچل جھومت جاؤ نا من پیارا لاگو جی

آپ ہی طالب آپ ہی مطلوب آپ ہی گل خنداں
آپ ہی احمد آپ ہی احد آپ بنا سبحان
سوہنا نام محمد مصطفیٰ من پیارا لاگو جی

آپ عرب اور آپ ہی رب ہے آپ بنا رحمان
عین اٹھا کر دیکہہ نظر میں یک قالب دو پہچان
سوہنا نام محمد مصطفیٰ من پیارا لاگو جی

نجم کا سہرا سبحان کا مکہنا اور درود کے ہار
حور و ملائک گاویں بجاویں احمد جی کے جا دوار
آج رنگ رچو ہے صل علیٰ من پیارا لاگو جی

چلو سکھی ہم دیکھنے جائیں شام پیا دربار
لولاک لما کا چتر براجی بنے محمد سردار
گورے مکہ پر نور سہائو نا من پیارا لاگو جی

گھونگھٹ کا اوٹھا کے پردہ دیکہہ احمد کی شان
آپکی صورت آپکی سیرت نظر پڑی ہر آن
سوہنا نام محمد مصطفیٰ من پیارا لاگو جی

والضحی کی پچکاری بنا کر نور کا جھر کر رنگ | اللہ نبیؐ مل ہوری کھیلے دونون ہوئے یک رنگ

سوہنا نام محمدؐ مصطفی من پیارا لاگو جی

صورت بشر ساری احد کی میم فقط درمیان | انا بشر کا تخت بنایا احمدؐ عرب کی شان

سوہنا نام محمدؐ مصطفی من پیارا لاگو جی

لا الہ کے باجے نقارے اللہ کے ساز | نبیؐ ہمارے دلدل پہ سوار ہو پہونچے معراج

سوہنا نام محمدؐ مصطفی من پیارا لاگو جی

شور مچا حور و ملایک دیکھہ احمدؐ کی شان | صلو علی کہکے پکارے سادہو جو اوس آن

سوہنا نام محمدؐ مصطفی من پیارا لاگو جی

لا الہ کا باغ بغیچہ اللہ کے پہول | حور ملایک ہار بنائے پہنے نبیؐ رسول

سوہنا نام محمدؐ مصطفی من پیارا لاگو جی

اے پدر آنجناب کے اوصاف مین کیا عرض کرون زبان میری قاصر ہے۔ سنئے بقول قدرت ۔

غزل

مہکتی ہے ہر سمت بوئے محمدؐ | گلستان جنت ہے کوئے محمدؐ
وہ بلبل ہون گلشن مین جب سونگتا ہون | ہر اک گل سے آتی ہے بوئے محمدؐ
شرف ماہ کنعان کو اونسے ملا ہے | ہے کیا جلوۂ نور روئے محمدؐ
گہر سیکڑون اسمین ہین راز حق کے | سمندر ہے قلب نکوئے محمدؐ
بجا ہے جو نسبت ہے قبلہ نما سے | مرا قلب پہرتا ہے سوئے محمدؐ

وہ بلبل ہوں بے گل نہ راحت ملیگی   صبا مجھکو لیچل تو سوئے محمدؐ
نہ کیونکر زمانہ ہو پر نور ان سے   مہ و مہر ہیں عکس روئے محمدؐ
شریعت کے راہونکے ہادی یہی ہیں   ہدایت ہے امّت کی خوئے محمدؐ
جو ہے دوست انکا وہ ہے دوست اوسکا   عدوئے خدا ہے عدوئے محمدؐ
کسی دن تو آئینہ دل میں میرے   الٰہی نظر آئے روئے محمدؐ

تر و تازہ باغ عبادت ہے قدرت
عجب کچھ تھا آب وضوئے محمدؐ

مثنوی

کہاں تک کروں اونکی خوبی بیاں   وہ ہیں باعث خلق ہر دو جہاں
اُنہوں نے زبس نام نامی کو سُن   قدیمی عداوت سے سر اپنا دہن
کہا اپنی دختر سے غصہ میں آ   یہہ کیسا غضب آہ تو نے کیا
تو شاید مطیع محمدؐ ہوئی   خلاف طریق ابو جد ہوئی

لڑکی نے کہا بقول مؤلف۔

دل میرا اوسکا مبتلا ہے   شیدا جسکا خدا ہوا ہے
احمدؐ نہ احد سے کچھہ جدا ہے   گو پردہ میم میں چھپا ہے
بیشک تو حبیب کبریا ہے   کُل میں ترے نور کی ضیا ہے
قاصد کہدے نبی سے جاکر   عاشق ترا جان کہو رہا ہے

دکھلا دو مجھے جمال انور
سرور یہی دلکا مدعا ہے
لولاک لما خلقت الافلاک
نازل تری شان مین ہوا ہے
واللیل ہے تیری زلف کی شان
توصیف مین رخ کے والضحی ہے
سودا ترے زلف عنبرین کا
بیحد مرے سر مین پڑ گیا ہے
اے شاہ بغیر وصل تیرے
اب دل نہین میرا مانتا ہے
یثرب کو مین کیونہ سر کے بل جاؤن
بلواتا مجھے شہ ہدا ہے
اب سوئے مدینہ چل تو اے دل
کیون ہند مین عمر کہو رہا ہے
کر مجھپہ کرم کی یک نظر تو
حاضر ترے در پہ بینوا ہے
منظور اگر ہے نذر میری
حاضر ہے یہہ جان یہہ دل مرا ہے
جز تیرے بتاؤن کسنے پایا
نعلین سے عرش پر گیا ہے
معراج کی شب ملک تہے گویا
آتا وہ حبیب کبریا ہے
آتی تہی صدا یہہ لامکان سے
آجا تو حبیب پردہ کیا ہے
کیا کرسکے آفتاب محشر
سر پر مرے سایہ آپکا ہے

اعمال زبون سے اپنے تحقیق
کھٹکا مرے دل مین حشر کا ہے

پہر باپ نے بیٹی سے کہا۔

مثنوی

تجھے جان سے جانتا تھا عزیز
کیا پاس میرا نہ اے بے تمیز
مین اس سے تو اندہا ہی رہتا صدا
بلا سے نہوتی اگر کچہہ شفا
نکالون مین آنکہین چہری جلد لا
لگائی جن آنکہونمین نے خاکپا

الغرض اوسنے خاک جہالت دیدۂ بغض و عداوت مین جہونکی اور بے تکلف چہری منگاکر اپنے آنکہونمین بہونکی جون ہی چہری آنکہونسے دور کیا حق تعالے نے اون آنکہون کو نور علی نور کیا دوسرے بار پہر اوسنے دیکہا نہ بہالا بے تامل آنکہون کو چہری سے نکالا۔

بیت

عجب قدرت حق ہوی آشکار
وہی نور اونکا رہا برقرار

تب وہ یہودی نے غصہ مین آکر دیدہ و دانستہ متواتر سات بار زخم پر زخم لگایا۔

مثنوی

لگاتا تھا وہ تو چہری پر چہری
ترقی یہان ہوتی تہی نور کی
کہا ہاتف غیب نے یہہ پکار
نکالے جو تو آنکہین ہفتاد بار
نہ کم ہوئیگا نور اونکا کبہی
لگی اونمین ہے خاک پائے نبی

پس وہ یہہ ندائے عبرت فزا سنکر نہایت شرمگین ہوا۔ اور بدل معتقد جناب سید المرسلین ہوا۔ اور کمال عجز و

انکسار کے ساتھہ عالم بیخودی مین یہہ عرض کیا -

ہم گرچہ نہین لایق دربار تمہارے
مشہور تو ہین بندۂ سرکار تمہارے
اچھی رہین نزدیک ترجائین کدہر کو
گل ہین تو تمہارے ہین وگرفتار تمہارے
زندے کو تو مردہ کرین اور مردیکو زندہ
ہین دونون صفت انکھونسے اظہار تمہارے
یوسفؑ کی تو عاشق تھی فقط ایک زلیخا
یوسف سے ہزارون ہین خریدار تمہارے
مقتل مین جو آؤ تو نہ لو ہاتھہ مین شمشیر
بس کرتے ہین دو ابرو خمدار تمہارے
ہم ایک نہین تیر نگہ کے ترے زخمی
بہتیرے ہین ان چشمونکے بیمار تمہارے
خاموش نہین قابل محفل ہے کسیطور
رہنے دو اوسے بس پس دیوار تمہارے

بعد یہودی نے بیٹی سے کہا کہ اے نور دیدہ - مجھکو اونکے پاس لے چل جنکی خاک پا نے میرا عارضۂ چشم کھویا ہے پس بیٹی نے جواب دیا کہ - اے پدر ایک طرحسے آپ کو وہان تک لیجانے کا اقرار کرتی ہون - بشرطیکہ تم میرا کہنا منظور کرین - یعنے کبر و غرور اپنے دل سے دور کرین - اور طوق عداوت اپنی گردن سے نکالین اور حمائل محبت نبی اپنے گلے مین ڈالین پس وہ یہودی باشتیاق قدم بوسی آنحضرتؐ بے چین اپنی لڑکی سے مخاطب ہو بقول مؤلف کہا -

قصیدہ

قصیدہ

مجھے در پہ حضرتؐ کے جاتے بنیگی
جو حالت ہے اپنی دکھاتے بنیگی
مسیحائی اونکو دکھاتے بنے گی
مین مرتا ہون مجھکو جلاتے بنیگی
جمال مبارک دکھاتے بنے گی
جو روتے ہین اونکو ہنساتے بنیگی
مری تشنگی کو بجھاتے بنے گی
مجھے جام وصلت پلاتے بنیگی
مرے دلکی بستی ہے مدت سے ویران
اوسے آپ بس کر بساتے بنیگی
بچھایا ہے فرش اپنے آنکھونکا مینَنے
حضور اسپہ تشریف لاتے بنیگی
ہے مرآت وحدت جبین مصفا
دکھا کر خودی کو مٹاتے بنے گی
شفیع الورا آپ کا ہی لقب ہے
قیامت کے دن بخشواتے بنیگی

گنہگار گرچہ ہے تحقیق لیکن
جہنم سے اوسکو بچاتے بنے گی

آخر الامر یہودی نے کہا اے بیٹا برائے خدا جسطرح تیرا جی چاہے لیچل مین حاضر ہون تیرے کہنے سے نہین قاصر ہون ۔ بقول مؤلف ۔

قطعہ

[illegible] لیجا تو مین کیا احمد مختار کے پاس
جان نثاری کے سوا کچھ نہین جانا کے پاس
زندہ جبتک ہون جدا مجھکو نہ کیجی آقا
سایہ کیطرح رہون آپکی دیوار کے پاس
جنکے در کے ہین گدا ایسا جہانکے سلطان
رہنا لازم ہے مجھے ایسے ہی سرکار کے پاس

جب سے ابرو کا تمہارے مین ہوا ہون عاشق
ایک جا تیر و کمان مجھکو نظر آتے ہین
کوچۂ احمد مختار کے قربت مین سو قبر
لیکے جائیگی مدینے کے طرف صورت کاہ
فرقت گل مین مرا بلبل دل ہے بیتاب
یون پیمبر کے قرین حشر مین امت ہوگی
جب خدا پوچھیگا کیا لایا ہے کہدونگا یہی

جاتا ہون شوق شہادت مین ہین تلوار کے پاس
نہان ہین ہو مژہ ابروے خمدار کے پاس
دفن مجھ بلبل شیدا کا ہو گلزار کے پاس
جسگھڑی باد صبا آئیگی مجھ زار کے پاس
لے چل اے باد صبا احمد مختار کے پاس
جسطرح قافلہ ہو قافلہ سالار کے پاس
شرمساری ہے فقط تیرے گنہگار کے پاس

حشر مین وعدہ بخشش کی وفا کو تحقیق
جاؤنگا دوڑ کے مین صادق الاقرار کے پاس

جب لڑکی نے دیکھا کہ۔ اپنے باپ کے دل پر تیر عشق محمدی کارگر ہوا ہے۔ لے چلنے پر تیار ہوئی۔ یہودی نے کہا کہ۔ اے لخت جگر اوس جناب اقدس مین اسطرحکا جانا باعث افتخار ہے۔ پہلے رسن سے اپنے ہاتھہ بند ہوالیا۔ پھر تلافی مافات کی عذر خواہی کرتے ہوئے روانہ ہوا۔ اور آنکھوں سے اشکوں کے دو دریا رواں تھے۔ گویا گنگا جمنا تھے۔ چونکہ قلب اسکا کفر و ضلالت سے پاک اور عشق محمدی اور خدا کی وحدانیت سے معمور ہو چکا تھا عالم بیخودی مین بقول مؤلف یہہ کہتا جاتا تھا۔

قصیدہ

تلاشِ وجودِ خدا چاہتا ہون
فنا عشق ہی مین ہوا چاہتا ہون

نہین اور کچھ مین دلا چاہتا ہون
وصالِ رسولؐ خدا چاہتا ہون

نہین دین و دنیا کی خواہش ہے مجھکو
فقط مصطفیٰؐ سے ملا چاہتا ہون

تپ ہجر سے دِق ہون رشکِ مسیحا
ترے در کی خاکِ شفا چاہتا ہون

مسیحا ترا وصل کافی ہے مجھکو
مین کب تجھسے کوئی دوا چاہتا ہون

زیارت میسر ہو گیسو و رُخ کی
یہی تو مین صبح و مسا چاہتا ہون

یہی اشک کہتا ہے ہجرِ نبی مین
مین قطرہ سے دریا ہوا چاہتا ہون

سیاہی کے جا کرتا ہون مشک کو حل
جو توصیفِ زلفِ دوتا چاہتا ہون

سونگھا دے تو اوس گل کی بو لاکے مجھکو
یہی تجھسے بادِ صبا چاہتا ہون

نہ مٹی خراب اس دکن مین ہو یارب
مدینے مین اپنی قضا چاہتا ہون

خدا کے لئے جلد مجھکو بلا لو ⁂
مین قربان تمپر ہوا چاہتا ہون

مصیبت کو راحت سمجھتا ہون یارب
مین ہر وقت تیری رضا چاہتا ہون

دکھائے جو خورشیدِ محشر حرارت
مین دامن مین تیرے چھپا چاہتا ہون

مین روضے پہ تحقیق حضرتؐ کے جا کر
قصیدہ یہ اپنا پڑھا چاہتا ہون

ہنوز یہہ پہونچے نہ تھے کہ وہان جبرئیلؑ بفرمانِ ربِّ جلیل خدمتِ

بابرکت رسول الثقلین نبی الحرمین مین حاضر ہوئے - اور اسطرح منظہر ہوئے کہ - یا نبی الوریٰ شفیع دوسرا - آج دشمن آپ کا دوستدار ہوکر - اپنے مذہب باطل سے بیزار ہوکر - خدمتِ شریف مین - آئیگا آپ پر ایمان لائیگا - اس اثنا مین وہ یہودی اور اوسکی دختر ہر دو درِ دولت پر سرکارِ دوعالم کے حاضر ہوکر پیشانی کو درِ اقدس سے ملتے تھے اور یہہ عرض کرتے تھے بقولِ ضامن -

قصیدہ

دکھا دے مجھکو جمال اپنا مین جان بلب ہون یہہ ٹال کیا ہے
یہہ خاکساروں سے رنج کیا ہے یہہ بیکسوں سے ملال کیا ہے
کمانِ ابرو پہ تیغ خونی قضا ہے قبضہ مین اونکے قاتل
تمہارے ابرو کے آگے مہر فلک پہ روشن ہلال کیا ہے
لگا ہے جنجال میری جانکو مین پیچ کھاتا ہون مثل سنبل
کہ قید کرنیکو مرغ دل کے تمہارے زلفونکا جال کیا ہے
تمہارے قدمون پہ دم ہی نکلے یہی تمنا ہے غمزدون کی
جو بادشاہونکا وصل چاہے فقیر مسکین مجال کیا ہے
اوٹھا نہ در سے تو اپنے مجھکو مین تیرا عاشق ہون جان سے گدا

نہ چہوڑ جاؤنگا تیرے در کو یہہ دل مین تیرے خیال کیا ہے
تمہارا رخسار حق نما ہے یہہ آئینہ ہے جمال حق کا
کہ جسنے دیکہا ہے تمکو صاحب خدا کا ملنا محال کیا ہے
یہہ دلمین حسرت ہی لے چلے ہم زبان پہ اپنے یہی شکایت
کبہی نہ پوچہا کہ تیرا ضامن ہماری فرقت مین حال کیا ہے

الغرض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو معہ تمام اونکے عزیز و اقارب کے مسلمان کیا۔ مشرف بہ ایمان کیا۔ سبحان اللہ اے مومنو کیا رحمت حضرت خیر الانام ہے کہ ہدایت خاص و عام آپ کا ایک ادنی سا کام ہے۔ ہر چند کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہم جنس ہین لاکن ایک زمانہ آپ کا جو شیدا ہے اسمین کیا بہید اور کیا اسرار ہے

بقول مؤلف۔

غزل

لاکہون ہزارون حج فدا مصطفیٰ کے ہین — نور جمال پاک مین جلوے خدا کے ہین
سنتے ہی نام پہر گیا دل میرا اوسطرف — دیکہو کرشمے کیسے یہہ قبلہ نما کے ہین
یوسف کا حسن اور ید بیضا کلیم کا — یہہ سارے رنگ لائے ہوے مصطفیٰ کے ہین
نور خدا کو لائے زمین پر اوتار کے — پتلے تو خاک کے ہین مگر کس بلا کے ہین
کس منہہ سے کہہ سکین کہ دکہاو جمال پاک — پردے ہماری آنکہہ پہ جرم و خطا کے ہین

بخشیگا یا نہ بخشیگا مختار ہے وہی
دنیا کے کاروبار تو حرص و حوا کے ہین

باد صبا ٹھہر ترے ہمراہ ہم چلین
بازو پہ جا رہے چڑھے پر ہما کے ہین

ایمان و عمل نیک مین ہو زندگی بسر
کچھ دو ہی حرف خاص مرے مدعا کے ہین

منکر نکیر دیکھے جو پُر نور ہے لحد
کہکر چلے غلام کچھ بدرالدجا کے ہین

قلب و جگر کو میرے بصد شوق یا نبیؐ
کیجے نشانہ صید کچھ تیر نگہ کے ہین

ہوش و حواس تاب و توان جان مصطفےٰ
وابستہ کچھ سبھی تری زلف رسا کے ہین

بخشش ہماری ہوگی جو کہدین خدا سے آپ
خادم اُٹھانے والے ہی کفش پا کے ہین

ارض و سما پہ آتی تھی ہر سمت یہہ صدا
مہمان دیکھو آج محمدؐ خدا کے ہین

تحقیق بخشا جائیگا فیض ثنا سے تو
اعمال یون تو سب ترے لایق سزا کے ہین

بیان معراج شریف

اے گدایان کوئے احمدیؐ و طالبان روئے محمدیؐ افضل تر مقامات اور بزرگ تر حالات معراج شریف کے ہین۔ جانو اور آگاہ ہو کہ بارہوین سال نبوت سے حضرت محمدؐ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رتبہ معراج کا عنایت ہوا اور مفسرین اور ارباب تواریخ نے۔ اس مقام مین لطائف عجیبہ اور نکات غریبہ لکھے ہین۔

اول

اوّل یہہ ہے کہ جناب باری عزّ اسمہٗ نے وقوع واقعہ معراج مین حکمت یہہ رکھی ہے کہ جب تخلیق آدمؑ کے وقت ملایکہ کیطرف خطاب ہوا کہ (وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِيْفَةً) یعنے کہا تیرے رب نے فرشتون کو کہ مجھکو بنانا ہے زمین پر ایک نائب - پس ملایکہ عرش اعلی نے عرض کیا - اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۝ یعنے - کیا رکھیگا تو پروردگار اوسمین اوس شخص کو جو فساد اور خون ریزی کرے - ہم ذکر کرتے ہین تیرا اور یاد کرتے ہین تیری پاک ذات اور خوبیون کو - جناب احدیت جلّ شانہٗ نے جواب فرمایا - (اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝) یعنے مجھکو معلوم ہے تم نہین جانتے -

یہہ اشارہ ہے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے وجود باوجود سے یعنے اللہ جلّ شانہٗ نے ارشاد فرمایا کہ - تم اولادِ آدم کو مفسد اور تباہ کار ٹھیراتے ہو - مگر ہمارے پیش نظر اوسکا فرزندِ ارجمند حبیب مکرم رسولِ معظم مقصودِ آفرینش ہجدہ ہزار عالم کا ہے ائے ملایکو اگر آفرینش اوس محبوبؐ کی مجھکو منظور نہوتی نہ پیدا کرتا

مین زمین اور آسمان کو۔ جب آوازۂ بعثت سرورِ کائنات خلاصۂ موجودات کا۔ عرصہ گاہِ ملکوت مین بلند ہوا۔ تمام ملایکہ مشتاقِ زیارت ہوے اور جنابِ احدیت مین دعا مانگے کہ اے خالقِ بیچون و بیچرا ایک روز ہمکو بھی دولتِ ملازمت سے اوسکے مشرف کر۔ دعا اونکی مقبول بارگاہ وحدہ لاشریک ہوئی۔ سبحان اللہ دونون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عجب ذاتِ مقدس ہے۔

بقولِ نابینا۔

قصیدہ

برگ ہے گل ہے اور شجر ہے تو
شاخ ہے تخم ہے ثمر ہے تو

گو ورا الورا مین ہے پنہان
ہر جہت مین عیان مگر ہے تو

لحن مضمار مین ہے نے مین نفیر
بزم رندان مین بے خطر ہے تو

شوق پروانہ مین ہے شمع مین نور
کچھ ادھر ہے تو کچھ اودھر ہے تو

دیر مین برہمن حرم مین شیخ
کفر و ایمان کا رہگذر ہے تو

باوجود اسکے سب سے ہے مخفی
اے نبی آخرش کدھر ہے تو

ہے بصیرت مین مردِ نابینا
گرچہ ظاہر مین بے بصر ہے تو

دوسری[٢] حکمت یہ ہے کہ خواجۂ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ

بر در آمد اے خدا این مصطفیٰ ۔ بندۂ تو با ہزاران التجا
بر در آمد بندۂ بے اختیار ۔ با دل پر درد و چشم اشکبار
بر در آمد مصطفیٰ زاری کنان ۔ معذرت خواہِ گناہِ امتان

بر در آمد این گدائے کوئے تو
اے عنانِ خلق در قابوئے تو

وہان تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ حال تھا یہان اصحاب کبار اور جملہ خدمت گذار جو اوس شمع جمال احدیت پر پروانہ وار شیفتہ اور نثار تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثل مہ چہاردہ بادل مین چھپا ہوا پا کر ہر ایک شوق دیدار اور طلب وصال مین عرض کرتا تھا ۔

بقولِ مؤلف ۔

زار ہے دل ہجر کے آزار سے ۔ جا کے ملون سیدؐ ابرار سے
تیر جدائی لاگا ایسا دل ہے میرا بیچین ۔ دوہا ۔ تجھ بن دیکھے ہو کر مولا کیسے کٹے دن رینا

پوچھو ذرا اس دل ناچار سے

ہاتہہ سے میرا خالی کیسے اوٹہین توری نگری ۔ دوہا ۔ ہجر کی ماری مشکل جینا سیدؐ بن ہون مین بسری

آپ ہی بلواؤ مجھے پیار سے

رحم کرو ملوا کے ملو مین چیری ہون سرکار ۔ دوہا ۔ خون کی ندیان بہنے لاگین روتے روتے زار

اشک بہے دیدۂ خونبار سے

آؤ نظر مین دیکھکے صورت ہو جاؤن بلہار دوہا تڑپ تڑپ کے جان چلی ہے کب تک انتظار

کیون ہو خفا طالب دیدار سے

قبر مین کیسی لیجاؤنگا دل کی یہہ حسرت دوہا مرتے دم تو دیکھون ذرا وہ نورانی صورت

پردہ اُٹھے آئینہ رُخسار سے

ابرو و مژگان آپکے ہین یہہ دو تیر و تلوار دوہا گیسو ہین وہ دام محبت دل کو کرنے شکار

زخمی ہے دل ہجر کی تلوار سے

پیکے مد وہ حُب نبی کا ہوا ہو نین مخمور دوہا دیکھے مورے نینن کو جو دل ہو چلنا چور

آنکھ لڑی نرگس بیمار سے

کشتی میری بحرِ گنہ مین ڈوب رہی منجدہار دوہا لطف و کرم سے احمدؐ پیارے کر دو بیڑا پار

کوئی کہے احمدؐ مختار سے

احمدؐ مرسل شافع محشرؐ جگ مین تورا نام دوہا لطف کرم سے تورے مولا نکلے مورا کام

کہنا ذرا حشر مین غفار سے

کون کہا ہے الست ازل مین کسنے پکارا قالوا بلیٰ دوہا میم کی گھونگٹ لیکر نکلا احد سے احمدؐ پیارا

ذاتِ نبیؐ حق کے ہے انوار سے

دل ہے عاشق اکبر کا یہہ کیا ہے کیسا قصور دوہا دیو سزا جو چاہو اُسکو حاضر ہے پیش حضور

قتل کرو ابروے خمدار سے

[illegible]

سمرن لیکر ہاتھہ مین کرتی ہون ہر کی یاد　دوہا　من مین بسے ہے ہر جسدم میرے نکلے دلکی مراد
اگو دکھیرون سائین کے دربار سے

قصہ کہانی دنیا کے ہین سارے امر فضول　دوہا　لکہہ تحقیق احمدؐ خدا و نعت نبی رسولؐ
راضی ہے دل ایسے ہی اشعار سے

القصہ سب ملکے بتلاش شفیع محشر ایک صحرا کے جانب نکل گئے دیکھتے کیا ہین کہ دور سے کوئی سوار چلا آتا ہے۔ سبھون نے اوس سوار کے قریب جاکر کہا۔ بقول مسکین۔

بیت

اے ترک سوار نواح عرب احمدؐ نگری بتلا دینا
کس رنگ مین ہے وہ حبیبؐ مورا مجھے وانکی خبریان لا دینا

پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف خطاب کرکے۔

رتیان سگرو بیتت بہیو یون رین گجارون اپنی کیسی
موہے تم بن کلیان نا ہین پرت کبہی صورت اپنی دکہا جانا
ہے رات اندہیری موج کٹھن لہراوت ہے ندیا بہنور
ہے کہیوت بہاری محمدؐ ہو موری نیتان پار لگا دینا
کیون آئے تہے کیا اب کر کے چلے وہ قول و قرار کو بہول گئے

سب ہم تو بگاڑ چلے مولا تمہین بات ہماری بنا دینا
اعمال کا کاغذ اپنا جو تھا وہ نقش گنہ سے سیاہ ہوا
قربان تری شانِ عنایت کے ہر حرفِ خطا کو مٹا دینا
پھر اچانک نندیا لاگ رہی اس غفلت کے خانہ مین
اب سوہ تو کچھ سدہ بدہ نہی تمہین وقت پہ مجھکو جگا دینا
ہے رات اندھیری گور کی شب کوئی سنگ نہ ساتھی ہے یارب
اوس پاک حبیب محمدؐ کے سوہے جلد قدم سے لگا دینا
اب ہند مین پھر مسکین شاہا دن رات بہت گھبراوت ہے
پاس اپنے بلا کر پھر خدا مورے دردِ جگر کی دوا دینا

اور اوس سوار سے استفسار کیا کہ اے سوار کچھ ہمارے سردار کی بھی خبر رکھتا ہے جنکا نام پاک محمدؐ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ہم سب تلاش کرتے حیران و پریشان ہین۔ سوار نے جب نام اقدس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا ادب سے سر جھکا کر کہا۔ بقول بندہ۔

قصیدہ

ہین کمترین ہون غریب بندہ بتا سکون کیا نشان اونکا
خدائی اونکی ہے بس سمجھ لو قران مین پڑہ لو بیان اونکا

حبیبؐ خدا تھے اور حبیبؐ کو چاہیئے کہ تمامی مخزونات عالم سے آگاہ ہووے۔ ہرگاہ دفاین تمام روئے زمین کے اور سلطنت مشارق اور مغارب دنیا کی عنایت ہو چکی حضرت کو آسمان پر بلا کر خلعت تقرب اور رتبہ اختصاص کا مرحمت ہوا۔ اور کلید بہشت اور دوزخ کی سپرد ہوئی تا کہ رتبہ محبوبیت کا ہر خاص و عام پر ظاہر ہو جائے اور کوئی مرتبہ تقرب کا باقی نہ رہے۔ بقول مؤلف۔

خمسہ بر غزل خود

دین و دنیا کی تجھے حاصل جو ہے سلطانی
ظاہر ہے تری روشن بخدا پیشانی
کل ملک شوق سے کرتے تھے تری دربانی
یا نبی چہرۂ زیبائے تو شد نورانی
در حسینان جہان حسن رخت لاثانی

انبیاؑ میں تو نہیں ہے کوئی تیرا ثانی
جتنے اوصاف ہیں تجھ میں وہ ہیں سب رحمانی
عرش پر کی بخدا حق نے تری مہمانی
نے ملک حور و پری نے تو مہ تابانی
ہستی از نور خدا گرچہ بشکل انسانی

روشنی کیوں نہ ہو دنیا میں یہاں تا ہر جا
مدعا ہے یہی لکھا ہے اے شاہ ہدا
مثل خورشید کے ہے آشکار روشن چہرہ
گر میسر نشود جلوۂ تو در رویا
ہست مقصود دل ما زپے قربانی

اسقدر بوجہ گناہونکا ہے بھاری آقا
رحمت حق کا ہے بیشک بخدا تو دریا
خم ہے گردن نہین سر مجھسے اُٹھایا جاتا
رحم کن بہر خدا بر من عاصی شاہا

عمر برباد شد اندر ہوس نفسانی

نیم جان مجھکو کئے دیتا ہے درد فرقت
موت سے کم نہین ہے زیست کی میری حالت
ہند مین رہنا یہہ زیبا نہین مجھکو حضرت
صد تمناست شود مدفن من پائین تربت

حکم فرما بخدا اگر تو مناسب دانی

عشق کے مدرسہ مین پڑھا نہین ابجد بھی
تیرے دیدار کا مشتاق ہے یہہ دل بیحد
شک نہین ہے الف اللہ کا تیرا ہے قد
لطف فرما بطلب جانب یثرب احمدؐ

شوق دیدار چہ گویم چو تو بینی دانی

یک نیا کعبہ ہے ابروے رسول داور
دید ہے جسکی ادا ہوتا ہے حج اکبر
ہے یہی فکر کہ مین دیکھہ لون اسکو کیونکر
گریہ بینم بسوے خنجر ابرو سرور

جان تصدق بکنم ہست ہمین قربانی

زندہ مردے کو تو کرتے تھے جناب عیسیٰ
جملہ امراض سے دیتے ہو تمہین سبکو شفا
درد عصیان کا تدارک نہین اور نہ ہوتا
چشم تحقیق بسوبیت پئے درمان شاہا

حال امراض چہ گویم کہ ہمہ تو دانی

تیسری حکمت یہہ ہے کہ - قبل نزول (وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً - کے یعنے رات کے بعض حصہ مین اوٹھکر نماز نفل

پڑھ

یعنی تہجد پڑھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نماز میں مشغول رہتے۔ اور کبھی خواب استراحت فرماتے۔ ایک رات باسباب ظاہری خواب میں تھے۔ ناگہاں جبرئیل امینؑ حضور نبوی میں آئے اور باشتیاق دیدار عرض کئے۔

بقول جامی رحمۃ اللہ علیہ۔

قطعہ

خوش آنکہ وصال تو میسر شدہ باشد
چشمم بجمال تو منور شدہ باشد
ریزم ز مژہ اشک دمادم کہ بشویم
گر غیر جمال تو مصور شدہ باشد
با ہیچ برابر نکنم آنکہ سر من
دریائے تو با خاک برابر شدہ باشد
زین بیش مکن سرکشی اے ماہ بیندیش
زان لحظہ کہ آہم بفلک بر شدہ باشد
شد قامت من حلقہ دران فکر کہ بستم
در حلقۂ آن زلف معنبر شدہ باشد
ہرگز بہ وفا با دگرے عہد بہ بندم
گر خود ز جفا عہد بدیگر شدہ باشد

جامی مکن اندیشہ بہ تعبیر نیاید
در حکم ازل ہرچہ مقدر شدہ باشد

کہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل شانہ بعد سلام کے ارشاد فرماتا ہے۔

مثنوی

اے محمدؐ خواب تو زیبندہ نیست
ہرکہ در خدمت نباشد بندہ نیست

من فرستادم ترا از بهر آن — تا شوی پشت و پناہ امتان
گر تو پردازی بخواب نیم شب — گردم اینک امتانت را غضب
گر بود طبع ترا میلان خواب — از من آید امتانت را عذاب
اے محمدؐ آیۂ رحمت توئی — اے محمدؐ شافع امت توئی
تو برائے زہد و طاعت رفتۂ — یا برائے خواب راحت رفتۂ

رحمۃ العالمینی یا رسولؐ
کن برائے مغفرت سعی قبول

الغرض جبرئیل علیہ السلام امت کے اعمال نامے پیش کئے آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ گناہان امت حدِ شمار سے باہر ہین حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم بخاطر ملول و سینہ مجروح اشک ریزان ایک غارِ تیرہ و تار مین تشریف لیجاکے ہین شبانہ روز سر بسجود ہو کر جنابِ احدیت مین عرض کئے ۔

مثنوی

زار می نالید می گفت یا الٰہ — تا نہ بخشی امتانم را گناہ
من نہ بردارم سر خود از زمین — تا بروز حشر باشم این چنین
این چنین می گفت می نالید زار — با دل پر درد و چشم اشکبار
بر در آمد ائے خدائے ذوالجلال — بندۂ افسردہ دل آشفتہ حال

بردر

مین اسقدر رہون کب اونسے واقف جو دونگا اونکا پتا کسیکو
مگر بس اتنا خیال کرلو کہ لامکان ہے مکان اونکا
نہین ہے میری مجال سمجھو بتاؤن اونکا مین درجہ کسیکو
جسے ہو خواہش تلاش کرلے ہے عقل کل داربان اونکا
نہین ہے مجھہ مین لیاقت اتنی کہ اونکا رتبہ کہون زبانسے
قسم خدا کی بجز خدا کے نہین ہے کوئی رتبہ دان اونکا
مین اونکا بندہ ہون نہ کیونکر مین اونکو خواجہ کہون نہ کیونکر
مین اونسے مقصد رکھون نہ کیونکر مطیع ہے دونو جہان اونکا

ہان مین یہہ نہین جانتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہان ہین۔ لیکن کسی چرواہے کی زبانی اسقدر معلوم ہوا ہے کہ ایک غارِ تیرہ و تار مین ایک شخص شبو روز زار زار روتا ہے۔ اور نعرہ یا امتی یا امتی اوسکی زبان سے پیہم جاری ہے اور اوسکے نالہ و گریہ سے جنگل کے جانور عاجز اور پریشان ہین یہانتک کہ چرائی سے باز ہین۔ پس یہہ سنتے ہی سبکے سب اوس غار تیرہ و تار کی طرف بے اختیار دوڑے دیکھا کہ حضرت سید ابرار رسول پروردگار سر برہنہ زمین پر سر بسجدہ ہین اور بے اختیار آنکھون سے مسلسل آنسو جاری ہین۔

یہانتک کہ محاسن شریف تمام آنسوؤن سے تر بتر ہے ۔ پہلے حضرت صدیق اکبر رضہ نے قدم مبارک پر سر رکھکر عرض کیا بقول مؤلف ۔

قصیدہ

آپکے عاشقِ دلگیر کا رونا دیکھو
پانی بہتا ہے یہہ اشکونکا دریا دیکھو

یون ہی چندے جو رہیگی تری فرقت بیتا
ہجر مین رہکے ہے مشکل مرا جینا دیکھو

زلف کا جیسے ہوا ہے مرے سر مین سودا
ہوکے وحشی مین پہرا کرتا ہون صحرا دیکھو

شوق دیدار مین پہلو سے نکلتا ہے دل
لاکھہ بہلاؤن نہین ہے یہہ بہلتا دیکھو

تیغ ابرو سے تمہارے ہی ہوا ہے بسمل
اپنے کشتہ کا ہی کچھہ تو تڑپنا دیکھو

حسرت و یاس مین ہمراہ بصد رنج و ملال
کیسے عاشق کا یہہ جاتا ہے جنازہ دیکھو

آپکے نام سے ٹہرائے ہین سارے سلطان
کیسا بیٹھا ہے نبوت کا یہہ سکہ دیکھو

اوسکے پردہ مین احد ہے نہین کچھہ شک اصلا
میم احمد سے کھلا ہے یہی عقدہ دیکھو

جبہ سائی در احمد کی میسر ہے مجھے
اسکو ہی کہتے ہین قسمت کا نوشتہ دیکھو

شوق دیدار ہے گر دل مین تمہارے تحقیق
دل کے آنکھون سے ذرا جلوہ نبی کا دیکھو

علی ہذا القیاس حضرت عمر رضہ اور حضرت عثمان رضہ اور حضرت علی رضہ نے بہی عرض کیا ۔ بقول بندہ ۔

قصیدہ

سیدا تجھنے اگر ہمکو نہ جانا اپنا
ہم کہو کس سے کہین جا کے فسانہ اپنا
یا نبی بحر تفکر مین بہے جاتے ہین
ہو سکے اپنے سے کسطرح بچانا اپنا
لو ہماری بھی خبر کچھ تو شہ عالی انجم
قدرت حق مین کہان ہم مین ٹہکانا اپنا
اس زمانے مین رسول عربی خُلق الکرم
سچ ہے تو کہتے ہین کبھی دل نہ لگانا اپنا

عرض بندون کی سنوگے نہ اگر تم خواجہ
پھر کہو کس سے کہین جا کے فسانہ اپنا

یا رسول اللہ ۔ آپ سجدہ سے سر اوٹھائی ۔ اور للہ ہم ہجرت زدون کو اپنا جمال جہان آرا دکہائی ۔ اور ہم نے جسقدر عبادت ۔ اور ریاضت ۔ کی ہے ۔ آپکی امت عاصی کو بخشی ۔ فرمایا کہ ۔ محبو یہہ بات محمدؐ کے درد دل کے واسطے دوا نہین ہو سکتی ۔ صحابیون نے دیکھا کہ کسی کی التجا قبول ہی نہین ہوتی ۔ بمجبوری جناب حضرتہ سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرہ رضؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال سے آگاہ کئے سیدہ رضؓ نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کہینچکر شوق دیدار پدر بزرگوار مین یہہ عرض کرتی چلین ۔

من موہن پیارے میرے بابا صورت اپنی دکہلا دینا
ہان صدقے کرونگی جان و جگر تم اپنے قدم دکہلا دینا

جز وصل تمہارے یا احمدؐ دل چین نہین پاتا ہے ذرا
یکبار کبھی تو بہرِ خدا مکھڑا اپنا بتلا دینا
اے شاہِ جہان محبوبِ خداؐ یکبار ذرا تم بہرِ خُدا
دکہلا کے مجھے صورت اپنی مستانہ اپنا بنا دینا
ہستی سے عدم کو جاتا ہے عصیان کا ہے سر پر بارِ گران
کیونکر یہہ کٹے منزل بابا تمہین سنہل مجھے پہونچا دینا
دکہجائین اگر مجھکو بابا قدمون سے لپٹ کر بولون گی
صدمہ نہ سہون گی فرقت کا نزدیک مجھے بلوا لینا

جبکہ اوس غار مین پہونچین بیقراری اور آہ وزاری سے عرض کین کہ۔ بابا جان فاطمہ کی جان آپ پر قربان۔ آپ ذرا سجدہ سے سر اوٹہائیے۔ اور مجھ ہجرت زدہ کو۔ اپنا جمالِ جہان آرا دکہائیے۔ آپ اُمتِ عاصی کا کچھہ غم نفرمائیے قیامت کے دن آپکی اُمت کے اعمالِ نیک کے پلہ میزان مین حسنؓ کا جامۂ زہر آلود۔ اور غمخواری حسینؓ کا پیراہن آغشتہ بخون کفایت کریگا۔ حضرات غور کا مقام ہے کہ۔ جسقدر پاسداری اور غمخواری ہم سیاہ کارونکی جناب رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو منظور تھی اوسی طرح

صاحبزادی

صاحبزادی کے بھی ملحوظ خاطر تھی ۔ آپ نے فرمایا کہ جان پدر فاطمہ یہہ بات تو محمدؐ کے درد دل کے واسطے دوا نہین ہو سکتی جب دیکھا کہ پدر کے حضور مین کوئی التجا قبول ہی نہین ہوئی ۔ تب ننگے سر ہو کر خداوند تعالےٰ کے جناب مین مناجات فرمایا خداوندا مجہ کنیز ناچیز فاطمہ پر رحم کر میرے باپ کی امت عاصی کے گناہون سے درگذر اور سبکو بخشدے ۔

رباعی

پس ندا آمد زیزدان کاے رسولؐ
من دعائے فاطمہ کردم قبول
گر طلب کردے زمین و آسمان
جملہ می بخشیدمش در یک زمان

لاکن واسطے حصول مدعا کے ۔ آپکی ریاضت اور شب بیداری شرط ہے اگر سوم حصہ مغفرت امت کی منظور ہو تو ۔ سوم حصہ شب اور اگر نصف امت کی بخشایش چاہو تو ۔ آدہی رات اور جو تین حصہ آمرزش امت کی مطلوب ہو تو تین حصہ شب اگر تمام امت کی نجات مرکوز ہو تو تمام شب بیداری اور عبادت کیجئے ۔ چونکہ رحمۃ للعالمین کو تمام امت کی مغفرت منظور تھی بیداری تمام شب کی اختیار فرمائی ۔ دن رات امت عاصی کا غم کرتے ۔ نہ شب کو چین نہ دن کو آرام تھا ۔

تمام تمام رات دو رکعت نماز مین صبح کر دیتے حتی کہ پائے مبارک ورم کر جاتے تھے۔ اور باوصف اسکے بار بار ارشاد فرماتے تھے کہ مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ وَمَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ۔ یعنے نہین پہچانا مین نے اللہ کو جیسا کہ حق پہچاننے کا تھا۔ اور نہین عبادت کیا اللہ کی جیسا کہ حق عبادت کا تھا۔ حضرات اب غور کرنیکا مقام ہے کہ جب آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خود اپنے نسبت مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ۔ ارشاد فرمایا۔ پھر ہم گنہگار بندونکا کیا منہ ہے جو اپنی عبادت کا دم بھرین۔ نعوذ باللہ خدا ہی اپنا فضل کرے۔ اے بھائیو اوسکے قہر سے ڈرو اور اوسکے احکام کی تعمیل کرو جسقدر تمسے ہوسکے۔ پھر بھی اوسیکے فضل و کرم کے امید وار رہو تاکہ وہ اپنے فضل سے بخشنے۔

نقل ہے کہ ایک دن آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ بھائی جبرئیل کل مجھسے ضرور ملنا جبرئیل علیہ السلام نے وعدہ تو کیا مگر پابندی نہو سکی۔ اوسکے دوسرے روز جب تشریف لائے حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے

جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا ملایکہ مین بہی وعدہ خلافی کا طریقہ ہے ۔ اونہون نے عرض کیا ۔ یا رسول اللہؐ مین قربان ایسا تو نہین ہے لاکن کل ایک بندۂ مقبول بارگاہ آلہی کا انتقال ہو گیا تھا جسنے اپنے عمر کا ایک لحظہ تک یاد آلہی و عبادت شاقہ سے خالی نگذارا تھا ۔ بحکم آلہی اوسکے تجہیز و تکفین او رنماز جنازہ مین شامل تھا ۔ اسلئے وعدہ پر حاضر نہو سکا ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ ائے جبرئیلؑ لوح محفوظ کے طرف دیکہو جبرئیل علیہ السلام نے دیکہکر عرض کئے کہ ۔ یا رسول اللہؐ بارگاہِ احدیت سے حکم ہوا ہے کہ اوس ہمارے مقبول بندے کو حاضر کرو ۔ جب ملایکہ اوسکو حاضر کئے ۔ اللہ جل شانہٗ نے حکم فرماتا ہے کہ لیجاؤ اسکو مین نے اپنے فضل سے بہشت مین جائے اسایش کی دیا ۔ اوس مقبول بندے نے عرض کیا ۔ یا رب العالمین مین دنیا مین تیرے احکام کی ہر طرح سے پابندی کی اور تمامی دنیا کی لذتون کو اپنے پر حرام سمجہا ہر لحظہ اور ہر آن اپنی عمر تیری یاد مین گذار دیا تاہم مجہکو کیا تیرے فضل کی محتاجی رہے ۔ حکم ہوا کہ ۔ (اذہبو) جب ملایکہ لے چلے ۔ راستہ مین ۔ اوسکو شدت کی تشنگی غالب ہوئی

پانی کا خواستگار ہوا۔ ابلیس لعین نے ایک جام لبریز از آب دکہا کر کہا کہ پہلے مجھکو سجدہ کر پھر پانی نوش کر۔ اوس بندے نے فوراً ابلیس لعین کو سجدہ کیا۔ اور پانی لیکر پیا۔ مگر اوسکی تشفی نہوئی تشنگی سابق سے ستر حصہ زیادہ اور بھی بڑھ گئی۔ دوسرے مرتبہ خواستگار پانی کا ہوا۔ ابلیس لعین نے پانی دینے سے انکار کیا معاذ اللہ اوس بندے نے مشرک اور مردود بارگاہ الٰہی ہو گیا۔ آخر الامر لاچار ہو کر پھر اپنے معبود حقیقی سے التجا کیا۔

مناجات

لطف کن اے مرہم افگارگان — چارہ کن اے چارۂ بیچارگان
چارۂ ما ساز کہ بے یاوریم — گر تو برانی بگروہ آوریم
جز در تو قبلہ نخواہیم ساخت — گر نہ نوازی تو کہ خواہد نواخت
قافلہ شد واپسی ما ببین — اے کسے ما بیکسی ما ببین

چون خجلم از سخن خام خویش
بسکہ بیامرز بہ انعام خویش

سبحان اللہ پھر اوسی ارحم الراحمین کو اوسکے حال زار پر رحم آگیا ارشاد فرماتا ہے کہ اوسکو ہمنے اپنے فضل وکرم سے بہشت مین جائے آسایش کی عنایت کی۔ اے دیندار

اے بھائیو مطلب اس بیان سے یہہ ہے کہ - ڈرو اپنے معبودِ حقیقی
قہر وغضب سے - اور بجالاؤ اوسکے احکام کو جو فرض کیا ہے تمپر
یعنے پنج وقتہ نماز - اور روضے ماہِ صیام کے - اور صاحبِ مقدور پر
حج وزکواۃ - اور وحدہ لاشریک جانو اوسکی ذاتِ پاک کو
اور حق جانو اوسکے رسولؐ مقبول کو - اور ہر وقت امیدوار
اوسی کے فضل وکرم اور اوسکے رسولؐ کی شفاعت کے رہو
اے بھائیو اسمین کچھ شک نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم ہم گنہگارونکی شفاعت فرمائنگے - اور ہم گنہگار بندے
آپکی شفاعت سے نجات پاوینگے - مگر یہہ کیونکر یقین مان لیا
جاسکتا ہے کہ آنحضرتؐ ہماری شفاعت ضرورہی فرمائنگے
کیونکہ وہ خود ہمارے ان بداعمالیون اور خدا کی نافرمانیون کی
وجہ ہمسے ناراض رہین تو کیا عجب ہے - غور کرو کہ ہمارے
آقا محمدؐ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل جلالہٗ کے حبیب
اور خاص بندے ہین - اللہ جل جلالہٗ کے جو نافرمان بندے
ہون کیا ہمکو یقین ہے کہ حبیب اپنے محبوب کے بے مرضی اوسکے
نافرمان بندے کی شفاعت کریگا - نہین نہین - ؎

اگر تیغِ عالم بجنبد ز جا
نہ بُرّد رگے تا نخواہد خدا

مثل مشہور ہے جسکو پیا چاہے وہی سہاگن۔ یعنے جسکو اللہ چاہتا ہے اوسکو اوسکا رسولؐ چاہتا ہے۔ اور جسکو رسولؐ چاہے گا اوسکو اللہ چاہے گا۔ بہرحال اللہ اور اوسکے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کو جہانتک ممکن ہو راضی رکھنا ہم عاصیون کا کام ہے۔ تسپر بھی اختیار بدستِ مختار ہے۔

اگر بخشے زہے قسمت نہ بخشے تو شکایت کیا
سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار مین آئے

اللہ جل جلالہٗ جمیع دیندار بھائیون کو ہدایت اور توفیقِ نیک دے کہ اوسکے امر و نہی کے پابند رہین۔ آمین ثم آمین

القصہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم جبکہ شبانہ روز کی عبادت اور ریاضتِ شاقہ اختیار فرمائے۔ حاملانِ عرشِ معلّٰی اور مقربانِ ملائے اعلیٰ کا دل آنجناب کی ریاضت اور مشقت پر از حد رنجیدہ ہوگے۔ بارگاہِ ایزدی مین عرض کیے کہ یا الٰہ العالمین یہہ کیا رنج و مشقت ہے جو تیرا محبوبؐ انھے امتِ عاصی کے واسطے اختیار کیا ہے۔ پس یکایک دریائے رحمت موج زن ہوا۔ اور سورۂ طٰہٰ واسطے تسکین خاطر اوس شفیعِ امّت کی نازل ہوا حکم پہونچا کہ اے طلبگارِ آمرزشِ امّتِ خطاکار۔ واے غمخوارِ بندگانِ گنہگار

ہمنے استغفار گناہان اُمت کے واسطے کہا تھا ۔ نکہ واسطے ریاضتِ شاقہ اور مشقتِ مشکلہ کہ جس سے آپ کو تکلیف ہو ۔ اب تلافی اس درد و مصیبت کی ضرور ہوئی ۔ آپ میرے پاس تشریف لائیے ۔ اور مقامات اپنی اُمت کے بخشش خود ملاحظہ فرمائیے کہ مین نے آپکی اُمت کے واسطے کیسے کیسے مکان اور باغ اور قصر و ایوان ترتیب دیا ہے اور کیا کیا مرتبہ عظمت عنایت کیا ہے ۔

چوتھی حکمت یہہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے روز ازل سے حضرت کو شفیع اُمت اور سخنگوئے قیامت تجویز فرمایا ہے ۔ اور ہیبت اور دہشت روزِ قیامت کی اوس درجے کو ہے کہ ۔ انبیائے مرسلین کو ۔ اِنَّاذَالزَلَةِ السَّاعَةِ شَیٔ عَظِیمٌ کے خوف سے مجال سخن حاصل نہوگا اِسواسطے حضرت کو پہلے ہی سے مالک الملک نے سماوات پر طلب فرمایا تا عجائب و غرائب وہان کے ایک ایک تماشہ کرین ۔ اور درجاتِ جنت اور درکاتِ جہنم اور ثوابِ نعیم اور عذابِ جحیم اوّل مشاہدہ کرلین ۔ اور وہ ہیبت و ہانکی ۔ کچھ خیال مین نہ لائین ۔ اور تمام انبیا قیامت کے دن نفسی نفسی اور آپ بلا خوف و خطر اُمتی اُمتی

فرمائین - بقول بندہ

قصیدہ

کہین بیکسونکا گذارا نہین ہے / بجز کوئے والا سہارا نہین ہے
رسول خدا آپ دلکی خبر لو / دل بیکسان سنگ خارا نہین ہے
محمدؐ کرو دلکی تعمیر یہہ دل / خدا کا ہے گہر کچہہ ہمارا نہین ہے
خدا کی قسم تم سوا یا محمدؐ / غریبون کو محشر گوارا نہین ہے
تمہین فکر ہے اپنی اُمت کی قبلہ / ہمین عرض کرنیکا یارا نہین ہے
سُنو تم محمدؐ تمہارے کرم کا / کہان ہے کہان تک پکارا نہین ہے
معالج تمہین ہو ہمارے محمدؐ / ہمین درد کا اپنے چارا نہین ہے

یہہ دل جانے تم جانے بندیکو خواہش
پرائے مکان کا اجارا نہین ہے

واقفان اسرار سبحان الذی اسرا - و دانایان رموزِ فتدلا اِس داستان واجب الاتقان کو یون مزین کرتے ہین کہ - ستائیسوین ۲۷ تاریخ رجب کی دو شنبے کے دن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے - اُم ھانی کے گہر بعد فراغ نمازِ عشا کے خواب استراحت فرمایا - کہ چشم نرگسین آشنائے خواب اور دل بیدار مایل رب الارباب نظر عنایت جانب اشتیان سینہ کباب رکہتے تہے - ناگاہ حضور کبریائے جلیل سے حضرت جبرئیل ع کو حکم ہوا کہ - اے روح الامین

اگلی رات

آجکی رات گوشۂ طاعت اور زاویۂ اطاعت چھوڑ۔ آج تیری عبادت ایک خدمت کے صلہ مین حضور سے معاف ہوئی ہے۔ تسبیح و تحلیل موقوف کر۔ پر طاوسی۔ بازوے مرصع قدوسی جامۂ نگارین فردوسی۔ اپنے بدن پر آراستہ کر۔ کمر خدمتگذاری کی مضبوط باندہ۔ تاج فرمانبرداری کا سر پر رکھہ۔ مروحۂ سعادت ہاتہہ مین لے۔ اور میکائیلؑ سے کہہ کہ۔ پیمانہ ارزاق کا ہاتہہ سے رکھے۔ ایک ساعت قسمت ارزاق موقوف کرکے تیری ہمراہی کے واسطے آمادہ و مستعد ہووے۔ اسرافیلؑ صور ہاتہہ سے رکھدے۔ عزرائیلؑ قبض ارواح موقوف کرے۔ آسمانونکے نوبتی۔ نقارے صدق و صفا کے بجائین۔ فراشان نور چاندنی کا فرش طبقات عرض و سماوات پر بچھائین۔ صحن آسمان دنیا کو جاروب شعاع سے جہاڑکر شیر سحر اور روح گلاب سے دہوئین۔ عرش کو لباس زرنگار قدس پہنائین۔ سرمۂ شب قدر کواکب کے آنکھون مین لگائین۔ رضوان در و دیوار بہشت برین کو آئینہ بندی کرکے چمن چمن روش روش پر اطلس زرین تجلیات بچھاوین۔ اور مالک دروازے دوزخ کے بند کرکے حلم اور تسکین کے قفل لگاوے۔ حوران خلد برین

صف بصف آراستہ ہو کر انگھیٹیان عود خماری کے سلگائین۔ غلمان طبق طبق جواہرات گران بہا نثار کے واسطے لائین - اور آفتاب نکلنے سے اور پانی چلنے سے افلاک گردش سے - ہوا جنبش سے باز رہے - ابراہیم ؑ اور موسیٰ ؑ اور عیسیٰ ؑ اور تمام انبیاء مرسلین کی ارواح عطریات قدس سے معطر ہو کے ایک مہمان عظیم الشان کے استقبال کے واسطے مستعد رہین - اور تمام مشارق و مغارب کے قبور بنی آدم سے عذاب موقوف ہو کے عطرِ محبّت سے معنبر ہو جائین - اِسکے بعد ستّر ہزار فرشتے تو اپنے ہمراہ لیکر بہشت عنبر سرشت مین جا - وہان سے - ایک بُراق برق خرام انتخاب کر کے سرزمینِ مغرب مین - وہان سے قبیلۂ قُریش مین - اونمین سے بنی ہاشم - ہاشمیون مین سے عبدالمطلب کے قبائل مین گزر کر - اون مین ہمارا محبوب ؐ و مرغوب ایک جوان سید ؑ ابرار ہے اوسکے بالین پر حاضر ہو کر باادب عرض کر

شعر

آرایش سرمدیست امشب
معراج محمد ؐ ست امشب

پس جبرئیل امین - فرمانِ خداوندی بجا لائے - اور وجہہ

اس کروفر اور تیاری کی - حوران بہشتی اور ملائک جبکہ جبرئیل ؑ سے دریافت کئیں جبرئیل ؑ نے کہا -

مخمس

یکھہ وہ شب ہے کہ محمدؐ سے خدا ملتا ہے   دیکھئے دونو نکے ملنے ہمین کیا ملتا ہے
کیا مزہ ہے کہ محمدؐ سے خدا ملتا ہے   جنکے ملنے سے عجب دلکو مزہ ملتا ہے
کسکا منہ ہے کہ ملے جل و علی سے اسطور   دوبدو ہوکے محمدؐ سے خدا ملتا ہے
وان پڑی ایسی تجلی ہان رہا ایسا حجاب   ہم بھی دیکھین کہ خدا کونسی جا ملتا ہے
خواجۂ ہر دوسرا منزل ہستی مین ہم
سنتے آئے ہین کہ بندونکو صلا ملتا ہے

جبکہ جبرئیل ؑ براق لانے گئے - چالیس ہزار براق ایک وضع کے چمنستان خلد مین سیر کر رہین تہین - بقول ناصر -

گئے جبرئیل جنت مین براق ایک ایک کو دیکھا   جبینون پر لکھا تھا سبکے نام پاک حضرتؐ کا
براق ایک اور دیکھا جسکے خون آنکھون سے جاری ہے
کہا جبرئیل ؑ نے اوس سے بتا کیا حال ہے تیرا   کہا مدت ہوئی مین نے سنا ہے نام احمدؐ کا
اوسی غم سے جگر جلتا ہے خون آنکھون سے جاری ہے
بہت مدت ہوئی جبسے طبیعت لو بڑی لگی ہے   لکھا لوح جبین پر نور سے نام محمدؐ ہے
وفور عشق سے دیکھو بری حالت ہماری ہے
نہ سمجھو کہ مین اس جا نہایت آرمیدہ ہون   بڑا آفت رسیدہ ہون نہایت دل طپیدہ ہون ٥

یہہ سینے مین مرے دیکھو تو کیسا زخم کاری ہے

اگرچہ مین یہان ہون پر لگا ہے جی محمدؐ مین ہمیشہ سر دہنا کرتا ہون شوق دید احمدؐ مین
غم دوری سے جی تو جل چکا اب تن کی باری ہے

جو بطحے طرف تیرا صبا گاہے گذر ہووے محمدؐ کے سرہانے دست بستہ ہوکے یہہ کہدے
کہ ہم سے بیکسون سے کیون یہہ بیزاری تمہاری ہے

حضرت جبرئیل ؑ نے اوس براق کو آب کوثر سے دہو کر اور انواع زیورات پر تکلف سے آراستہ کرکے از سر تا پا مرقع نور کا بنا دیا۔

کہا جبرئیل نے چل اوٹھ کہ تجھکو لیجاؤن مزے اس غم کے کیسے کیسے تجھکو آج دکھلاؤن
تجھے کیا عشق ہے احمدؐ سے تجھکو بیقراری ہے

محمدؐ کو وہان سے پیٹھ پر تیرے چڑہا لاؤن مشرف اونکے قدمون سے تجھے مین آج کرواؤن
خوشی ہے چل تری قسمت مین حضرتؐ کی سواری ہے

پس جبرئیل ؑ نے سب براقون مین سے اوسی براق کو اختیار کیا۔ اور آستانہ نبوی کے طرف متوجہ ہوئے۔ جسوقت جبرئیل امین ؑ خلوت خانۂ نبوت کاشانہ مین آئے۔ دیکھتے کیا ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواب استراحت فرما رہے ہین اور ملائکہ پاسبان نے حضور کی حفاظت

کر رہے ہین۔ جبرئیل امین ع نے اون پاسبانون سے استفسار کرنا چاہا کہ آیا سرکارِ دو عالم استراحت فرما رہے ہین یا بیدار۔ پاسبانون نے باتون کی آواز سے آپکے بیدار ہونے اور ملالِ خاطر گذرنے کے خوف سے کہا۔

قصیده

کم گو سخن که خاطر دلدار نازک است
بارِ گہر نمی کشد این تار نازک است

ساقی تو مے بجام بلورین چہی چہی
گل را پیاله کن که لبِ یار نازک است

بسیار گفتگو نه کنم پیش چشم یار
دانم که طبع مردم بیمار نازک است

اے آفتاب بر سر کوئے نگار من
آہسته رو که سایۂ دیوار نازک است

اسلام چون قویست دراجنگ زن رفیع
کافر مشو که رشتۂ زنار نازک است

جبرئیل ع بپاس ادب حضرت کے بیدار کرنے مین نہایت پریشان تھے۔ کیونکہ خواب استراحت سے بیدار کرنا ادب کے خلاف تھا۔ یکایک جنابِ باری سے الہام ہوا جبرئیل ع نے اپنا منہ سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پائے مبارک پر ملتے جاتے تھے۔ دوسرے فرشتے جو جبرئیل ع کے ساتھہ جلوسِ سواری مین آئے تھے حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے گرد اگرد باادب صفین باندھکر عرض کرتے تھے۔

قصیدہ

در پہ جبرئیلؑ کھڑے ہیں شہ انور جاگو
جاگو محبوب خداؐ ساقی کوثر جاگو
پیشوائی کے لئے آئے ہیں جبرئیل امیں
وارث خلد برین رونق محشر جاگو
دافع رنج گناہان شفیع محشر
راحت جان و جگر خالق اکبر جاگو
تمکو خالق نے بلایا ہے بلطف و اکرام
اے مسافر شب معراج کے رہبر جاگو
آئے ہیں حور و ملک در پہ قدمبوسی کو
میرے آقا میرے مولا میرے سرور جاگو
ملتے جبرئیل امین تلووں پہ آنکھیں اپنی
نور حق نور نبیؐ نور پیمبر جاگو
غلبۂ کفر کو عالم سے مٹانے والے
بت شکن قلعہ شکن والی خیبر جاگو
کشتیٔ عمر ہوی موج گناہوں میں غریق
اے مرے بحر شفاعت کے شناور جاگو
عرش پر آپکے دیدار کا رب مشتاق
اے محمدؐ مرے اے ساقی کوثر جاگو

عرض یاول کی یہ ہے شہ کا غلام ابن غلام
حامی دین مدد حیدر صفدر جاگو

چونکہ ترکیب جسمانی حضرت جبرئیلؑ کی کافور جنت سے تھی - سردی کافوری گرمی پائے مبارک سے ملموس ہوی - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے - جبرئیلؑ کہتے ہیں کہ مجھے اپنی ترکیب کا حال پہلے سے دریافت نہ تھا بہت متحیر تھا کہ ترکیب کافوری میں کیا حکمت ہے - معراج کی شب دریافت ہوا کہ حکیم مطلق نے میرے قالب کو

کافور سے اسی دن کے واسطے بنایا تھا۔ حاصل کلام جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے۔ جبرئیل علیہ السلام نے وصل کا مژدہ سنایا۔

خدا کا آج مین بھیجا تمہارے پاس آیا ہون
براق برق سیر باغ جنت سے مین لایا ہون
خدا کو اب تمہارے دید کا ہے شوق ازحد کا

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین کہ جب روح الامین نے مجھے وصل کا مژدہ سنایا مین ارادہ طہارت کا کیا۔ حکم ہوا کہ اے جبرئیل میرے حبیب کے واسطے حوض کوثر سے پانی لیجا۔ ہنوز بند قبا اور تکمۂ گریبان وا نہوا تھا کہ رضوان دو صراحیان یاقوت کے پر از آب کوثر اور ایک طشت زمرد لیکر حاضر ہوا۔ مین نے آب کوثر سے غسل کیا دو رکعت نماز شکرانہ ادا کی۔ بعد اوسکے رضوان نے۔

ردائے نور اڑھائی رکھا عمامہ نور کا سر پر
زمرد سبز کے نعلین پہنائے پاک مین دیکر
کہا رضوان نے تب ہنس ہنس عجب قسمت تمہاری ہے
بہت حسرت سے رضوان نے کہا اور ہوگئے پرغم
کہ مین بھی پھیرکر دوگانہ کیا سلطان کو اسلام
کہ صدقے سے انہین کے ساری جنت ہے تمہاری ہی

مدارج ہان مگر سب امتیونکے آج دکہلاؤن
خدا سے بخشواکے اور درجے اونکے بڑہواؤن
کہ امت آپکی سب امتیونسے خلقکو پیاری ہے

جبرئیل ؑ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حلۂ نور بہشتی پہنایا۔ اور عمامۂ نورانی کہ جسکو رضوان نے پیدایش آدم سے سات ہزار برس پیشتر مخصوص آپ ہی کے واسطے تیار کیا تھا۔ اور چالیس ہزار فرشتے اوسکے گرد کہڑے ہوکے دن رات تسبیح اور درود پڑہا کرتے تہے اور وہی چالیس ہزار فرشتے اوس عمامہ کے سات آئے تہے آپکے سر مبارک پر باندہا کہتے ہین کہ اوس عمامے مین چالیس ہزار نقش تہے اور ہر نقش مین چار خط تہے۔ خط اول محمد ؐ رسول اللہ تہا۔ دوسرا محمد ؐ نبی اللہ ؐ۔ تیسرا محمد ؐ خلیل اللہ ؐ۔ چوتہا محمد ؐ حبیب اللہ ؐ غرض عمامہ سر پر رکہہ کے اور ردائے نورانی اوڑہائے۔ اور نعلین پائے مبارک مین پہنائی۔ پٹکہ یعقوت سرخ کا کمر سے باندہا۔ تازیانہ سبز زمرد کا ہاتہہ مین دیکر براق پیش کیا۔ اور کہا بقول ولیہ

اب جاگ کہیلے من موہن تم آگئے مورے من مین
مین واؤ دون تمپر تن من جان آگئی مورے تن مین
تم جاگ کہیلو مجہسے ساجن آفت آئی ہے جیسے ساون

ہم تاڑے ہین واکی چتون مدہ چھائی ہے نینن مین
یک باگ لگاؤ مورے انگنا اور مدوا پلا دو سجنا ؂
ہو مورے دوارے جمنا اشنان کرین گرہن مین
ہم تُلسی مالا پہنکے جنیٹوا کو لگائے ہین اگیا
تم آئے ہو بنکے رنگیلے آساڑ سُدی پھاگن مین
تم ناؤن رکھائے محمدؐ بنکے احد سے آئے احمدؐ
ہم پڑھے ہین تمرا کلمہ ہی جپتے ہین آسن مین
معراج کو جانے والے وان کاج رچانے والے
اُمّت کے چھوڑانے والے سب پاپ کٹا آنا مین
مین بھی سنگ ہی تمرے رہونگی لیکے چرن تمھارے چلونگی
کیا کاج منڈا دیکھونگی سب جنّت کی گلیّن مین
سکھی چلو چلو جلدی سے مہیندی تن کی پیسو اپنے
دل ڈالو کتّھا اوس مین ہے پیا کے بیاہ کارن مین
بیکنٹھ سے حوران آئے بھر طبق مین پھولان لائے
اور گیان کا تار پرائے سب کلمہ کی کلیّن مین
دیکھو الست کا طرّہ بنائے سہرا قالوا بلیٰ کا گندھائے
سیس پہ کیسا سجائے مازاغ کی کجری نینن مین

واللیل کے زلف سنوارے والشمس کا چہرہ بنائے
یسین کا شملہ بندہائے اللہ الصمد کی بوتن مین
ہے گہونگٹ کالی کملیان حق ہو کے ساتہہ سہیلیان
آیا براق کرکے مچلیان جبرئیل ع کہڑے آسن مین
چلو آؤ سکہی مجہے کہین تو کیا خوب بنی کو بنائے
جیسے دیکہہ بنا شرمائے لولاک لما درشن مین
جب پہونچے ہین دیوڑہی اوپر آیا رفرف لینے بڑہکر
تہی چال نرالی وہان پر کیا بانکی ادا تہی سب گن مین
جب اوٹہا ہے پردہ وحدت تہی وہان تو خدا کی قدرت
معلوم نہین وہ لذت جو لطف ملا باطن مین
اس رمز کو سمجہے سالک کیا جانے بہلا کوئی مورکہ
اوس مے سے ہون مدہوش ابتک آنکہونمین خماری اوس تن مین
نہین بات دلبر بڑہانا اس نشے مین چپ ہو جانا
آ کے سیج گرم ہی پانا کیا خوب ہو عاشق اس فن مین

پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب براق کو دیکہا آب دیدہ ہوئے خطاب آیا کہ اے جبرئیل ع یہ وقت عیش وکامرانی کا ہے میرے حبیب ص سے پوچہو کہ ایسے وقت مین سبب رنج وملال

کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جبرئیلؑ آج مجھے خلعت سرفرازی کا عنایت ہوا براق سواری کو آیا۔ ملائکہ مقربین استقبال کو آئے ہے۔ قیامت کے دن میری اُمّت کے لوگ بھوکے پیاسے ننگے سر گناہونکے بوجھ گردن پر رکھے ہوے اور ہاتھ مظلومی اور بیکسی کا پھیلائے ہوئے بیچارے مصیبت کے مارے اپنے قبروں سے نکلینگے۔ پچاس ہزار برس کی راہ قیامت اور تیس ہزار برس کی راہ پل صراط باریک و تاریک دوزخ پر جو کھنچی ہے یہہ غریب فقیر بے بضاعت اسقدر قطع مسافت کیونکر کرینگے۔ اور کس طرح قدم اوٹھائینگے۔ جبرئیلؑ ہرگز شرط مروت اور طریقہ شجاعت مقتضی نہین ہے کہ مین آج ان بیچارون کا غم و غربت اور بیکسی بھول جاؤن اور خوشی و شادمانی براق پر سوار ہوؤن۔ پس جناب باری سے حکم آیا کہ اے رحمت العالمین آپ اسکا ہرگز غم نکیجیے جس طرح آپکے در دولت پر براق بھیجا ہے قیامت کے دن آپکے ہر ایک اُمتی کے قبر پر ایک ایک براق بھیجونگا۔ اور سبکو سوار کرکے طرفۃ العین مین راستہ قیامت اور پل صراط کا طے کرواکے بہشت مین پہنچاؤنگا پس خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوکے براق پر جو سوار

ہونا چاہیے۔ بُراق نے شوخی شروع کی۔ جبرئیل ع نے براق سے کہا کہ اے براق یہہ کیا بے ادبی ہے۔ تو نہین جانتا کہ تیرا راکب کون ہے۔ سُن تیرا راکب خلاصۂ ہجدہ ہزار عالم۔ مطلعِ انوارِ **سُبحَانَ الَّذِیْ اَسرٰی**۔ مخزنِ اسرار **فَاَوحٰی اِلٰی عَبدِہٖ مَآ اَوحٰی**۔ عالمِ علمِ **دَنٰی فَتَدَلّٰی**۔ **وَاِلَی الحَرَمِ**۔ **قَابَ قَوسَینِ اَوْ اَدنٰی**۔ طبیبِ بیماران گناہ۔ حبیبِ بیداران سحرگاہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین۔ براق نے کہا اے امین تم اسوقت خفاست ہو۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب مین میری ایک عرض ہے۔ فرمایا بیان کر بُراق نے عرض کیا آج مین دولتِ زیارت سے مشرف ہون۔ قیامت کے روز مجھسے بہتر بہتر بُراق آپکی سواری کے واسطے آئینگے امیدوار ہون کہ حضور سوائے میرے اور کسی بُراق کو پسند نفرمائین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے التجا اوسکی قبول فرمائی۔ وہ براق خوشی سے پہولا نہ سمایا۔ اور اسقدر اونچا ہوا کہ صاحبِ معراج کا ہاتہہ زین تک اور پاؤن رکاب تک نہ پہونچا۔

اربابِ معرفت کے نزدیک اس معاملہ مین عمدہ تر حکمت یہہ تہی کہ جسطرح آجکی رات محبوب اپنا دولتِ وصال سے

فرخ حال وسرفراز ہوتا ہے ۔ اوسی طرح محبوب کا محبوب بھی
نعمتِ قربِ خاص اور دولتِ اختصاص اور ولایتِ مطلق اور
غوثیتِ برحق سے آج ہی مالا مال وممتاز کردیا جائے ۔ چنانچہ اوسوقت
سیدی مولائی مرشدی پیر دستگیر حضرت شیخ عبدالقادر
محی الدین جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ کی روح پاک نے حاضر ہوکر
گردنِ نیاز صاحبِ لولاک کے قدمِ سراپا اعجاز کے نیچے رکھدی ۔
خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم گردنِ غوث الاعظم پر قدم رکھکر
براق پر سوار ہوے ۔ اور اوس روح پاک سے استفسار
فرمایا کہ ۔ تو کون ہے ۔ عرض کی کہ مین آپکے فرزند اور ذریاتِ طیبات
سے ہون ۔ اگر آجکی نعمت سے کچھ منزلت حاصل ہو تو آپکے
دین کو زندہ کرونگا ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب
فرمایا کہ تو محی الدین ہے ۔ اور جسطرح آج میرا قدم تیری گردن
پر ہے ۔ کل تیرا قدم کل اولیاء اللہ کے گردن پر ہوگا ۔ حضرات
زمانہ پیدایش اوس ذاتِ ستودہ صفات کا سنہ ۴۷۰ھ ہے
آپکی پیدایش کا مادۂ تاریخ کسی نے (عشق) کہا ہے
اوس زمانہ سے سنہ ۱۳۲۷ھ اس زمانہ تک آٹھ سو ستاون
سال گزر گئے ابتک جوکچھ شہرہ آپکی ولایت اور آپکے کرامتوں کا

ہر قوم کے فرد بشر کے زبان زد ہے اور آپکے اسم مبارک کا ڈنکہ ہر چہار سمت دنیا مین جو بج رہا ہے اظہر من الشمس ہے سُبحان اللہ عجب عالی نسب والا حسب آپکی ذاتِ متبرک ہے۔

بقولِ مؤلف۔

[illegible]

ترا نام مبارک ہے محی الدین جیلانی تری صورت ہے نورانی تو ہے معشوق ربانی
بتول پاک کا پیارا حسن کی آنکھ کا تارا جہاں روشن ہوا سارا تو ہی ہے نور یزدانی
نبی کا تو نواسہ ہے علیؑ کا تو ہی پوتا ہے تو حامی ہر گدا کا ہے ترا دربار سلطانی
شرافت مین نجابت مین ولایت مین ہدایت مین خدائی مین ڈھونڈا ہو نہین تیرا کوئی ثانی
سخاوت مین عبادت مین حمایت مین شجاعت مین ترے آگے مرے مولا ہے دارا کا جگر پانی
تجھے بن ستاتی ہے مرے دلکو جلاتی ہے تو شربت وصل کا مجھکو پلا اے راحت جانی
نقاب اپنا اٹھا شاہا کہ تا دیکھون رخ زیبا فدا ہوتا ہے دل مرا کرون مین جانکی قربانی
سگ مین ہو تیری گلی کا ہون خادم بھی ترے گھر کا ترے در کی مرے مولا عطا کر مجھکو دربانی
نہ پابند شریعت ہون نہ دلبند طریقت ہون ودیعت کو بگاڑا ہے کیا مرے اعمال نفسانی
مجھے کھٹکا ہے محشر کا سیاہ نامہ ہے عصیان کا بچا تو ہی مرے مولا نہ حاصل ہو پشیمانی
شریعت سے ہٹے ہین جو ضلالت مین پھنسے ہین وہ سیاہی انکی دھو کر بنا دل انکا نورانی
تو بگڑون کو بنایا ہے مصیبت سے بچایا ہے تو مردون کو جلایا ہے ترا سب کام رحمانی
مرا بھائی جو ہے صفدر بچا اعدا سے اے اکبر ق اور اولاد ہو بہتر مٹے دلکی پریشانی

ضلالت سے بچا ہر دم شریعت پہ چلا ہر دم
تو وہاں اونکا ہو مولا جو ہوا ہر فن میں لاثانی

دکھا جلوہ تمنا ہے یہی تحقیق کی مولا
فدا کردون بھی جان اپنی مین تجھپر یوسف ثانی

جب خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم براق پر سوار ہوکر چلے جبرئیلؑ اور میکائیلؑ معہ فرشتگان ہمراہی یمین و یسار جلوہ ریز سعادت تھے - اور اوس شبکو ستر ہزار فرشتے جانب راست اور اسی ہزار فرشتے جانب چپ ایک ایک فرشتہ عرش کے نور سے ایک ایک شمع ہاتھہ مین لئے کھڑا ہوا قدم قدم پر روشنی دکھاتا تھا - اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گیسوئے مشک فشان سے چہرۂ درخشان ایک اور ہی نور کا عالم دکھا رہا تھا - اور مشعلون کے نور سے عرصۂ بطحا منور - اور آپکے گیسون کی خوشبو سے دماغ قدسیان معطر - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ ملایکہ پس و پیش یمین و یسار سے جوق جوق مسجد الحرام تک میرے ساتھہ تھے - قولہ اللہ تعالیٰ - سبحان الذی اسرا بعبدہٖ لیلۃ من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہٗ -

یعنے بہت پاک ہے وہ اللہ جو لے گیا اپنے بندے کو ایک
رات مسجد الحرام سے مسجد الاقصی تک وہ جو برکت دی ہے
گرد اوسکے کو۔ اور جسوقت ارادہ بیت المقدس کا ہوا
جبرئیلؑ نے رکاب تھامی۔ حضرت کا ارشاد ہے کہ اسرافیلؑ
نے غاشیہ دوش پر رکہا۔ مجھے اونکی عظمت سے حجاب
آیا اور اونسے عذر کیا اسرافیل نے عرض کیا۔ یا حبیب اللہؐ
مین نے آجکی رات غاشیہ برداری کی خدمت ہزارون
برس کی عبادت سے خرید کی ہے۔ یعنے چند ہزار سال عرش کے
نیچے عبادت کی۔ حکم ہوا کہ عبادت تیری قبول ہوی۔
انعام کیا چاہتا ہے۔ عرض کیا کہ تمام انعام اوس عبادت کا
تیرے محبوبؐ یعنے جسکا نام تونے اپنے نام کے پاس لکہا ہے
ایک ساعت اوسکی زیارت نصیب ہو۔ ارشاد ہوا کہ
ایک رات اوسکو رتبۂ تقرب اور مرتبۂ اختصاص عنایت ہوگا
اوسکے غاشیہ برداری کی خدمت تجھے دیجائیگی۔ یا رسول
اللہؐ یہہ وہ خدمت ہے کہ مجھے ہزارون سال کی محنت
و ریاضت کے عوض عنایت ہوی ہے۔ حاصل کلام
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری مبارک

اِس شان و شوکت کے ساتھہ چلا جاتی تھی تمام عالم ارواح کے زمرہ مین مؤلف کی روح استادہ ہوکر عرض کرتی تھی۔

قصیدہ

آپ ہین عرش پہ نعلین سے جانیوالے
ہم ہین نعلین مبارک کے اُٹھانیوالے
پردہ ویسے ہین مرے صاف اُٹھانیوالے
آپ ہین جلوۂ قدرت کے دکھانیوالے
خوف کیا قبر مین جب آپ ہین آنیوالے
ہین اگر مجھکو نکیرین ڈرانیوالے
بار عصیان سے مری لاش گران ہے ایسی
تھک ہی جائینگے جنازے کے اُٹھانیوالے
نار دوزخ کو سمجھتے ہین وہ کیا محشر مین
سوز فرقت سے جو ہین دلکو جلانیوالے
جل ہی جائینگے فلک ہجر مین جی ہین ایدل
گرم نالے ہین مرے آگ لگانے والے
کیون نہ ہم بحر کو قطرے کے برابر سمجھین
اشک ہین بحر مین پہیر مین بجھانیوالے
انبیا نے شب معراج یہہ منت سے کہا
دیکھہ دہر بھی تو ذرا عرش پہ جانیوالے
خستہ ہجر ہون ہوگا نہ مسیحا سے علاج
ہین پیمبر مرے مردے کے جلانیوالے
خاک ہے اونکی نگاہون مین زر و مال جہان
دولت دلکو ہین جو لوگ لٹانیوالے

کس سے تحقیق کرے اپنی مصیبت ظاہر
آپ ہی ہین مرے بگڑے کے بنانیوالے

جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کی زیارت سے فارغ ہوکر پہلی آسمان پر تشریف فرما ہوئے۔ بقول شہید۔

مسدس

پوچھا جبرئیلؑ سے یوں چرخ کے دربانی نے کہ من
قال واللہ لقد جاء بوجہ حسن
گفت شوقیکہ بدل داشتم آشنائے زمن
گاہ آنکھونسے لگاتا تھا ردا گہ دامن

قال جبرئیلؑ معی جد و حسینؓ اور حسنؓ
اونہنے پھر کھولدیا قفل در چرخ کہن
دل من داند و من دانم و داند دل من
اور کبھی کہتا تھا قدمونپہ جھکا کر گردن

مرحبا سیدؐ مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آمد آمد کی جو افلاک پہ پیہم تھی دھوم
پاؤں رکھتا تھا جہاں نازسے وہ عین علوم
اور ہر نقش قدم پر تھا فرشتوں کا ہجوم
کوئی کرتا تھا ادا عشرت و شادی کے رسوم

عرش ہر مرتبہ بس شوق سے جاتا تھا جھوم
اوس جگہ آنکھہ بچھاتے تھے بہتسے نجوم
کوئی رکھتا تھا جبیں اور کوئی لیتا تھا چوم
اور کسی نغمہ سے ہوتا تھا یہہ مضمون مفہوم

مرحبا سیدؐ مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حوریں کہتی تھیں کہ ہم لینے کو جایا کرتے
روز ہم یہہ قدم آنکھونسے لگایا کرتے
رخ گلگوں سے عرق پونچھکے لایا کرتے
آپکو تخت زمرد پہ بٹھایا کرتے

آپ ہر روز اسی طرح سے آیا کرتے
پیشوائی کیلئے دھوم مچایا کرتے
اپنے کپڑوں کو پسینہ میں بسایا کرتے
سامنے ہم یہہ کھڑے ہوکے سنایا کرتے

مرحبا سیدؐ مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چه عجب خوش لقبی

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عجائب و غرائب آسمانون کے ملاحظہ فرماتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچے جبرئیلؑ رخصت چاہے۔ اور عرض کئے۔ شعر

اگر یک سر موئے برتر پرم
فروغ تجلّی بسوزد پرم

اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میری یہہ تمنا ہے کہ قیامت کے دن اپنے بازو صراط پر بچھاؤن اور آپکی اُمت کو بآسانی اوتارون پس آپ سدرہ المنتہیٰ سے تنہا چلے۔ ہزارون پردے حجاب طے کئے۔ یہانتک کہ براق بھی رفتار سے رہگیا تب رفرف آیا وہ بھی عرش تک پہونچکر غائب ہوگیا۔ ناگہان ابر نور الٰہی نے شاہنشہ زمین و زمان سید دوجہان سیاح لامکان کو آغوش رحمت مین لیکر مقام اُستویٰ تک پہونچایا۔ اور جناب خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام دنا فتدلا کو فائز ہوکر مورد اختصاص۔ فَاَوْحَا اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحَا۔ کے ہوئے دیکھا جو دیکھا اور سنا جو سنا۔ بقول مؤلف

معراج مین جب عرش پہ تشریف وہ لائے
جتنے تھے نبیؑ دیکھنے کو شوق سے آئے

یوسف بھی شرمندہ تھے سر اپنا جھکائے　　دل برد ز من فتنہ گرے عشوہ نمائے

زرین کمرے سے کج کلہ تنگ قبائے

حوران بہشتی ہیں تھے باہم یہہ تماشے　　اللہ کے معشوق ہیں محبوب ہمارے
گویا تھے یہی شمس و قمر اور ستارے　　در حسن و ملاحت چہ پری چہرہ نگارے

در سرکشی و ناز چہ شوخے چہ بلائے

جب چوتھے فلک کو گیا انوار روشن　　تب عیسیٰ بھی کہنے لگے اے نور کے مخزن
قربان ہے تجھ پہ یہہ مرا دل یہہ مرا تن　　تو خندہ زنان میگذری بیخبر از من

من گریہ کنا میکنم از دور دعائے

یا شہا کیا ہے غم فرقت نے بہت پست　　جام مئے دیدار سے کر دیجے مجھے مست
تسکین تو ہوجا مرے دلکی بہر دست　　سوزیکہ مرا بر جگر از آتش عشقت

جز شربت مرگش نبود ہیچ دوائے

مدت سے ہوں میں آپکا وابستہ گیسو　　خوش آئیگی کیا خاک مجھے مشک کی بو
بندہ وہ وفادار ہوں اے صاحب خوشخو　　روزیکہ شوم خاک برد باد بہر سو

یابند بہر ذرہ من بوئے وفائے

فرقت کا تمہارے جو ہے اے شاہا نقش　　ہے دلکے نگینے میں وہی مہر نشان نقش
ہوگا پس مرگ بھی یہی رخ پہ عیان نقش　　باشد غم ہجر تو بخون تا بہ بران نقش

گر از سر عالم بد بد برگرد گیا ہے

قربان ہین چہرہ پہ ترے جتنے ہین مہوش   یوسفؑ بہی اگر دیکہلین آجاے اونہین غش
ایروح نکل تن سے ابہی کرکے کشاکش   من کئے بوصالش رسم این بس کہ براہش
روزیکہ شوم خاک ببوسم کف پائے

تحقیق نہین حب نبیؐ جسکو کہ حاصل   ہوتا نہین ایمان پہر اوس شخص کا کامل
محروم نہوگا ترے در سے کبہی سائل   یا رب بکجے خورسند شود جامی بیدل
روزیکہ بیابد ز تو تشریف بلائے

راوی لکہتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرش پر پہنچے جناب باری سے خطاب آیا۔ اے حبیبؐ آگے آؤ حضرتؐ نے چاہا کہ نعلین پاؤن سے اوتارین ساتھہ ہی عرش مجید جنبش مین آیا۔ حکم ہوا کہ اے حبیبؐ نعلین مت اوتارو معہ نعلین چلے آؤ۔ حضرت نے عرض کی۔ یا الٰہی موسیٰؑ کو حکم ہوا تہا کہ چالیس روز روزہ رکہین اور نعلین پاؤن سے اوتارین اور طور سینین پر آوین اور یہہ مقام اوس سے کروڑہا درجے اعلیٰ اور بزرگ تر ہے کسطرح مین نعلین سمیت آؤن۔ حکم ہوا اے میرے حبیبؐ موسیٰ کو اسواسطے نعلین اوتارنے کا حکم ہوا تہا کہ خاک طور کی اونکے پیر مین لگے جس سے اونکو بزرگی حاصل ہو۔ اور تیرے نعلین کی خاک سے عرش کو

بزرگی دونگا۔ پس آنحضرتؐ نعلین سمیت عرش پر تشریف لیگئے
عرش کے جانب راست تین سو بارہ منبر اور جانب چپ ایک منبر
عظیم الشان مرصع انواع جواہرات سے دیکھکر احوال
منبروں کا پوچھا خطاب آیا کہ دہنے طرف کے منبر اور پیغمبروںؑ
کے واسطے ہین اور منبر جانب چپ آپکے واسطے ہے اور بہشت
عرش کے دہنے طرف اور دوزخ بائین طرف واقع ہے منبر
جانب چپ اسواسطے آپکے لئے تجویز ہوا ہے کہ قیامت کے دن
آپ اوس منبر پر جلوس فرمائین۔ اور دوزخیون کا گذر آخر اسیطرف
سے ہوگا اگر اچانک کوئی آپکی اُمت سے شامل ہوجاوے۔ تو
آپ اوسے نکالکر شفاعت کرین اے حبیبؐ میرے مجھے ہرگز منظور
نہین کہ تمہاری اُمت کا کوئی متنفس مبتلائے عذاب ہو۔ بعد
اسکے ارشاد ہوا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم التجا جبرئیلؑ
کی۔ ہو آپکی اُمت کے واسطے پل صراط پر اپنے بازو بچھانیکی تمنا
رکھتا ہے۔ بہو لگئے۔ عرض کیا خداوندا تو دانا و بینا ہے
حکم ہوا ہمنے التماس اوسکی قبول فرمائی۔ پھر بعد قبول آپکے
سینۂ فیض گنجینہ پر رکھکے علم اولین و آخرین تعلیم فرمایا۔
آنجناب ارشاد فرماتے ہین کہ وہانسے پہونچانے والے نے مجھکو

حجاب کبریائی تک پہونچا کر غائب ہوگیا۔ مین اوس جگہ تنہا رہا اور میرے دلپر خوف کبریائی غالب ہوا تب ایک آواز مانند آواز ابوبکرؓ کے میرے سماعت مین آئی کہ اے محمد ٹھہر کہ پروردگار تیرا صلواة مین مشغول ہے۔ اوسوقت مین نے اوس آواز سے متعجب ہوکر۔ اپنے جی مین کہا یا الٰہی اس جگہ آواز ابوبکرؓ کی کہانسے آئی جس آواز سے میرے دل کی وحشت جاتی رہی آخر مین نے جناب باری مین عرض کیا کہ پروردگار تو نماز پڑہنے سے پاک ہے۔ حکم ہوا اے میرے حبیب صلواة میری رحمت ہے تجہپر اور تیری امت پر اور آواز ابوبکرؓ کی اسواسطے تہی کہ وہ تیرا یار غار اور انیس وفادار ہے پس ایسے یار و مونس کی آواز سننے سے وحشت تیرے دل کی اس مقام مین دفع ہوگی۔ اسواسطے مین نے ایک فرشتہ بصورت ابوبکرؓ پیدا کرکے آواز سنوایا۔ وہانسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ستر ہزار پردے حجاب کے طے کرکے قَابَ قَوسَین مین پہونچے۔ اور وہان نور احدیت کا ظہور ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً سجدہ مین سر رکہدیا۔ آواز آئی کہ اے حبیب میرے

میرے لئے کیا تحفہ لایا ہے حضرتؐ نے فرمایا ۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوتُ وَالطَّیِّبَاتُ ۔ یعنے بندگی جو منہ سے کیگئی ہے اللہ کے واسطے ہے اور بندگی جسم اور مال کی بھی اوسی کے لئے ہے ۔ حق تعالےٰ نے فرمایا ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَتُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ ۔ یعنے سلام ہے تجھپر اے نبیؐ اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی پھر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہا ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ۔ یعنے سلام ہے ہمپر اور سارے نیک بندون پر ۔ پھر اوس مقام مین فرشتون نے کہا ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ نہین ہے کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے ۔ اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمدؐ بندے اوسکے اور رسول اوسکے ہین ۔ اور وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ ۔ اس مقام مین اسواسطے نہ کہا کہ وہان کوئی مشرک نہ تھا ۔ پس حق تعالیٰ جل شانہٗ نے ارشاد فرمایا کہ ۔ اے میرے حبیبؐ جو کچھ مین نے اور آپ اور فرشتون نے

اسوقت کہا ہے ۔ اوسکو ہر نماز کے قاعدے مین پڑہا کیجئے
روایت ہے کہ ۔ اوسوقت جناب باری سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو نود ہزار ٩٠٠٠٠ کلمات راز و نیاز اور امر و نہی کے
ارشاد ہوئے ۔ اور یہہ حکم ہوا کہ ہر روز پچاس (٥٠) وقت کی نماز اور
چہہ مہینے کے روزے ہر سال مین تمپر اور تمہاری امت پر مین نے
فرض کیا ۔ خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ سجدہ مین سر
رکہکر عرض کئے یا الٰہی اُمت میری بہت ضعیف و نحیف ہے
اور عمر اونکی تہوڑی اسقدر بار گران نہ اوٹہا سکے گی ۔ حکم ہوا
ہر روز پچیس وقت کی نماز اور سال بہر مین تین مہینے کے روزے
فرض کئے ۔ مگر حضرت نے نہایت الحاح و زاری کے
ساتہ ملتجی ہوئے اور دلمین ارادہ کئے کہ زات اور دنیا
پانچ وقت کی نماز اور سال بہر مین ایک ماہ کے روزے
فرض ہون تو بخوبی ادا ہونگے ۔ درگاہ احدیت سے ارشاد
ہوا کہ ۔ حبیب میرے جو اسوقت تو نے دلمین ارادہ
کیا ہے اوسکو مین نے قبول کیا ۔ اور پچاس وقت کی نماز
اور چہہ مہینے کے روزونکا ثواب ملے گا ۔ آپ اپنی اُمتکو
اسبات کی خوشخبری دیجئے ۔ اور نود ہزار کلمات کے

منجملہ تیس ہزار کلمات دینی و دنیوی کے اونکو بتایا ہے اور تیس ہزار کلمات بہید کے ۔ کسی پر ظاہر نکرنا باقی تیس ہزار کلمات چاہے ظاہر کرو یا نکرو اختیار ہے ۔ اسکے بعد حکم ہوا کہ سیر بہشت اور دوزخ کی کیجئے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہانسے رخصت ہو کر ہشاش و بشاش بہشت کی سیر کے طرف متوجہ ہوئے ۔ بر سر راہ دنیا مین آنے والے ارواحون نے باشتیاق دیدار حبیب کردگار جو منتظر استادہ تھے جمالِ محمدیؐ دیکھتے ہی از خود رفتہ ہو کر ۔ ہر ایک نے زبانِ حال سے یہہ عرض کیا ۔ بقول مؤلف ۔

[illegible]

یا محمدؐ مین کہون کیا ترا جلوہ کیا ہے ۔ پوچھو موسیٰؑ سے ذرا طور پہ دیکھا کیا ہے
حسرتِ دید مین جان تن سے نکلی جاتی ہے ۔ عرض مین کر نہین سکتا کہ تمنا کیا ہے
چاک مین کرکے دکھاؤن ابھی اپنا سینہ ۔ حبِ احمدؐ کا کھنچا قلب پہ نقشہ کیا ہے
یادِ گیسو نے تمہارے کیا وحشی مجھکو ۔ کیا کہون سر مین مرے بسگیا سودا کیا ہے
تیغ ابرو نے تمہارے کیا بسمل مجھکو ۔ مرغِ بسمل کی طرح آگے تڑپنا کیا ہے
ذاتِ احمدؐ سے ہوی خلق کی ہستی ثابت ۔ سمجھو مضمون یہ لولاک لما کا کیا ہے
میم احمدؐ کا ہٹا کر ذرا پردہ دیکھو ۔ فرقِ احمدؐ مین احد مین نظر آتا کیا ہے
سرِ ہمہ اوست کا یہ بہید ذرا سمجھو تو ۔ پوچھو عارف کا دل سے وہ کہتا کیا ہے

ہے مرض ہجر کا کہتے ہین اطبا سارے
شربت وصل سوا ہوتا یہ اچھا کیا ہے
مردے زندہ تو کیا گرتے ہو مانا ہین نے
درد عصیان کی دوا کہدو مسیحا کیا ہے
بلبل دل گل رخسار نبیؐ کا ہے نثار
باغ یثرب کے سوا سینہ مین رہتا کیا ہے
داغ تو عشق نبیؐ کا ہے سوبر تجھ مین
ظلمت گور کا ایدل تجھے دھڑکا کیا ہے
حوصلہ کیا جو جلا ئے مجھے نار دوزخ
کفش بردار نبیؐ ہون مجھے پروا کیا ہے
ہین گنہگار ہون نعلین تمہارے لیکر
چلکے دیکھون درِ فردوس پہ ہوتا کیا ہے
یک تمنا ہے مرے دل کی نہ نکلی افسوس
اے فلک تجھسے کہون کیا مرا شکوا کیا ہے
ہند سے مجھکو بلا لو سوئے یثرب سرور
قرب آقا نہین حاصل تو وہ بندہ کیا ہے

نعت احمدؐ جو لکھا کرتا ہون ہر دم تحقیق
دیکھنا حشر مین ہوتا مرا رتبہ کیا ہے

پس خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ فردوس مین داخل ہوکر وہانکے روشون اور چمنونکی تراوت اور طرح طرح کے قصر وایوان۔ انواع انواع کے کشک اور مکان اور اقسام اقسام رنگ برنگ کے تماشے بہشت ملاحظہ فرماکے شکر خدا بجالائے پھر دوزخ کے دیکھنے کو متوجہ ہوے راستہ مین ایکطرف بقول ناصر۔

مثلث

بہت سے لوگ دیکھے جو اوس دم کہنیت ہوتے ہین　　اوٹہاتے سات سو دانے بدلے ایک دانے کے
کہا جبرئیل نے دینا صدقہ انکا جاری ہے
پھر اکثر لوگ دیکھے درد کے مارے چہلاتے ہین　　فرشتے اونکے سر پتہرونسے بس کچلتے ہین
پھر اصلی شکل بنتی ہے اور اونپر سخت خواری ہے
کہا جبرئیل نے سستی نمازونمین یہ کرتے تھے　　بروز جمعہ یہ ترک نماز جمعہ کرتے تھے
نہین اچھی طرح ترکیب سجدیکی گذاری ہے
جماعت اور دیکھی بہوک کا جو رنج پاتے ہین　　فرشتے اونکو مانند بہائم ہانکے جاتے ہین
طرف دوزخ کے خون اور پیپ کہانیکی باری ہے
کہا جبرئیل نے یہہ سب زکواۃ حق نہین دیتے　　فقیرون بیکسونکی بہی خبر گاہے نہین لیتے
دپٹتے ہین جو آتا کوئی پاس اونکے بہکاری ہے
جماعت ایک دیکھی خاص خنزیر ہین جنکے آگے　　اونہین لے لیکے پیچھے سے سڑی چیزین وہ ہین کہاتی
کہا جبرئیل نے سب زانیونکی ایسی خواری ہے
جماعت اور دیکھی آنکھین نیلی ہونٹہ کالے ہین　　لب بالا کو اپنے پیش وہ سر ہائے ڈالے ہین
پڑا نیچے کا لب پانتک ہے ریم و خون جاری ہے
لہو اور پیپ دوزخیونکو لاکر پلاتے تھے　　وہ پیتے اور گدہونکی طرحسے چلاتے جاتے تھے
کہا جبرئیل نے میخوارونکی اس درجہ خواری ہے

اسی طرح سے سیکڑون قسم کے عذاب مین مبتلا سیکڑون جماعتونکو

دیکھتے ہوئے جب متصل دوزخ کے ہوئے۔ حرکات درکات کی تا دیر ملاحظہ فرماتے رہے طبقۂ اوّل بہ نسبت اور طبقات کے عذاب مین کچھ کم تھا۔ لاکن اوسمین ستر ہزار کوہِ آتشین۔ ہر کوہ مین ستر ہزار جنگل آگ کے۔ ہر جنگل مین ستر ہزار غار شعلہ۔ اور ہر غار مین ستر ہزار شہر آتش ناک ہر شہر مین ستر ہزار قصر سوزان۔ اور ہر قصر مین۔ ستر ہزار سرائے شرر ریز۔ ہر سرا مین ستر ہزار خانۂ اخگر۔ ہر خانہ مین ستر ہزار صندوق آتشین۔ ہر صندوق مین ستر طرحکا عذاب تھا۔ اور ستر ہزار دریائے آتشین ہزارون ہزار جوش وخروش کے ساتھہ جاری دیکھے۔ اگر ساتون آسمان وزمین ایک دریا مین غرق ہو جائین۔ اور تمام فرشتے ہزار برس تک جستجو کرین تو پتا اونکا نہ ملے گا۔ حضرت شفیع اعظمؐ نے یہہ حال دیکھکر مالک سے پوچھا۔ یہہ طبقہ کسکے واسطے تجویز ہے مالک نے کچھ جواب ندیا۔ پھر استفسار فرمایا اوسنے شرم سے سر جھکا لیا۔ جبرئیلؑ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مالک نے اوسکے اظہار مین حضور سے شرماتا ہے۔ ارشاد ہوا۔ بے تکلف بیان کرے۔ شاید آج کچھ اسکا تدارک

ممکن ہو۔ مالک نے عرض کیا یا شفیع المذنبین یا رحمۃ للعالمین یہہ طبقہ ناریہ آپکی اُمتِ گنہگار کے واسطے ہے آپ اپنی اُمت کو کثرت جرائم سے منع فرمائیے۔ والّا مجھے طاقت تخفیف عذاب کی نہوگی اور حضور سے بروز محشر محجوب ہونگا۔ پس حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم یہہ حال سُنتے ہی گریان ہوئے۔ اور عمامہ سر مبارک سے جدا کر کے۔ مناجات فرمانے لگے کہ خداوندا لوگ میری اُمت بہت ضعیف و ناتوان ہین۔ متحمل اس عذاب شدید کے کیونکر ہونگے۔ بے نیازا تو نے مجھے تاج شفاعت کا عنایت فرمایا۔ بندہ نوازا تو نے مجھے شفیع عاصیان مقرر فرمایا۔ اور تو غفور و رحیم ہے اب شرم و آبرو میری تیرے ہاتھہ ہے۔ چشم مبارک سے قطرات اشک مسلسل جاری تھے اور زبان مبارک سے حضور احدیت مین باربار التجا فرماتے تھے۔

ٹھمری

دو جگہہ مین شرم رکھہ گوری ری
پیدا کئے کی لاج تجھی کو

تو تو سہی پاک پروردگار رے
اب موہن دکھہ لی نو رے

دو جگہین شرم
دو جگہین شرم

جبرئیل امین اور دوسرے ملایک مقربین۔ حضرت کے

سات ہاتھ اوٹھائے ہوئے دعا مین شریک تھے۔ ناگہان خطاب آیا کہ۔ اے حبیبؐ میرے آپ ہرگز ملول اور رنجیدہ خاطر نہونا۔ قیامت کے دن آپکی شفاعت سے اتنے لوگ بخشونگا کہ آپ مجھسے راضی ہونگے۔ حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ و سلم عرض کئے کہ۔ خداوندا قسم ہے تیرے عزت و جلال کی۔ اگر ایک شخص بہی میری اُمت کا اس طبقہ مین رہیگا مین ہرگز راضی نہونگا۔ اور جبتک تمام عاصیانِ اُمت میرے ساتھ نہونگے بہشت مین نہ جاؤنگا۔ حکم آیا۔ **وَلَسَوْفَ یُعْطِیکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی**۔ یعنے بہت جلد عطا کرنے والا ہے تیرا خدا تجھکو جس سے راضی رہیگا تو۔ اے حبیبؐ جو صدق دل سے کلمۂ طیب ایک مرتبہ پڑہیگا۔ اور اوسکے مضمون پر اعتقاد کامل کریگا۔ اوسکو بخشونگا۔ اگرچہ وہ کیسا ہی گنہگار ہو۔ اگر شرک و کفر تک پہونچا ہوگا تو اوسکو ہرگز نہ بخشونگا جہنم کے عذاب سے ہرگز نجات ندونگا۔ میرے پیارے دوست آپ نے دنیا مین فقیری اور غریبی اختیار فرمایا۔ اگرچہ دنیا فانی ہے مگر آپ چاہتے ہین تو۔ تمام جمادات اور نباتات وغیرہ کو سونا۔ چاندی بنا دون۔ اور دنیا کو دار القرار

کردون ۔ اور یعقوت اور زمرّد اور لُولُو اور مرجان جابجا پیدا کردون ۔ تاکہ آپ اپنی اُمّت کو لیکر ۔ ابدالآباد بے موت کے گذر کرین اور تمامی نعمائے بہشت وہین موجود کردون ۔ آپ نے سر مبارک سجدہ مین رکھکر مناجات کی ۔ خداوندا ۔ **اَلدُّنْیَا جِیْفَةٌ وَطَالِبُهَا کِلَابٌ** ۔ یعنے دنیا مردار ہے اور طالب اوسکے کتے ہین ۔ مجھکو دنیا سے آخرت بہتر ہے ۔ اسکے بعد آپکے مانباپ کا عذاب جیسا کہ کتاب معارج النبوت مین لکھا ہے امتحاناً پیش کیا گیا ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل مبارک وہ واقعۂ صعب دیکھکر نہایت مجروح ہوا قطرات اشک بے اختیار آنکھون سے جاری ہوئے بارگاہ احدیت سے ندا آئی ۔ حبیب میرے دو باتون سے ایک بات اختیار کیجیے یا تو مانباپ کی مغفرت یا بخشایش اُمّت منظور فرمائیے ۔ خواجۂ عالم رحمت العالمین بہت روئے اور عرض کئے یارب العالمین مین نے شفاعت اور مغفرت اُمّتیان گنہگار کی اختیار کی ۔ اور مانباپ کو تیری مرضی پر چھوڑا ۔ خطاب آیا کہ ۔ ہرگاہ آپ

اس اُمت کے ساتہہ اتنی محبّت رکہتے ہین - کہ مغفرت اونکی مانباپ پر مُقدّم سمجہے ہمنے بہی آمرزش آپکے اُمتکی اور آپکے والدین کی بخشایش منظور فرمائی - جب خواجہ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ہر ایک استدعا نے درجہ قبولیت کا پایا تب خلعت رخصت کا عنایت ہوا - خواجہ کائنات نے خزاین برکات اور مراحم تجلّیات سے مالامال ہوکر - دولتخانہ نبوّت کاشانہ پر واپس تشریف لائے زنجیر حُجرہ بدستور ہلتی پائے - اور بستر استراحت اوسیطرح گرم ملا - جب رات قطع ہوئی صبح کا وقت آیا سُبحان اللہ وہ صبح کہ جسکی توصیف مین شہید صاحب مغفور بحر طویل فرماتے ہین -

بہار

یہہ سحر کیسی ہے پر نور کہ جمہور ہین مسرور ہر یک باغ مین معمور ہے سامان بہار
گل چہکتا ہے چمن بو سے مہکتا ہے ٹپکتا ہے ہر اک شاخ تر و تازہ سے فیضان بہار
کیا جہمکڑے سے چلی آتی ہے سرمست ادا مائل شوخی و حیا نکہت گل دست بگریبان بہار
تا کسی خار سے اولجہے نہ کہین یا نہ لگے گرد زمین تہہ مین پہولونکی ہے دامان بہار
شیشہ ہے غنچہ و گل ساغر مل سرخی گلنار ہین بادۂ گلرنگ کی شوخی دختر رنگ

ابر کُہسار سے اوٹھا ہے بڑے زور بڑے شور سے مدہوش ہین سب مستانِ بہار
فرش سے عرش تلک برقِ تجلّی کی جھلک جسکا کبھی چشمِ فلک نے بھی نہ دیکھا تھا فروغ
یکبیک ہونے لگے ایسے ہویدا و نمودار کہ بے پردہ دکھائی دئے خوبانِ بہار
مرا ہمدرد جسے کہتے ہین بلبل جو ملا نغمہ سرا زمزمہ پیرا ہمہ تن محوِ وصال
مین نے پوچھا نہین معلوم کہ کیون دھوم ہے گلشن مین ہوا کونسا گل آج ہے مہمانِ بہار
یون جواب اوسنے دیا مجھکو کہ یہہ ماہِ مبارک متبرک جو ہے مشہورِ جہان ماہِ رجب
جسکی ہر صبح صفا خیز سے ہر شامِ دلآویز سے پیدا و ہویدا ہوا عنوانِ بہار
اس مہینے مین تجلّی کدۂ قدس سراپردۂ وحدت مین ہوا نورِ الٰہی کا ملاپ
دمبدم مژدۂ دیدار سے پیہم کہ ہوا جلوہ فزا گلشنِ ایجاد مین سلطانِ بہار

جب حضورؐ نے بعد انفراغ نماز صبح مسجدِ نبوی مین اجلاس فرمایا۔ تمامی حضار و صحابائے کرام سلام کیلئے حاضر ہوئے۔ حضرتؐ نے حال معراج کا بیان فرمایا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ صَدَقْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صدیقؓ اکبر کا خطاب پایا۔ اور ابوجہل نے کہا۔ کَذَبْتَ وہ زندیق مشہور ہوا۔

بیان معرکۂ حشر

اے دیندار بھائیو معرکۂ حشر وہ سخت معرکہ ہے کہ الاماں۔

حشر کا کیا سخت دن ہے، الامان
العطش فرمائینگے پیغمبران ۴

لکہا ہے کہ قیامت عاشورہ کے دن یعنے بتاریخ دہم ماہ محرم یوم جمعہ ہوگی اوس روز بحکم خدائے جلیل اسرافیل علیہ السلام سور پہونکینگے جس سے زمین و آسمان از جزو کل نیست و نابود ہوجاویگا۔ سوائے ذات پاک رب جلیل کے ایک ذرہ تک باقی نہ رہیگا۔ جب بحکم حاکم مطلق دوسرا سور پہونکا جائیگا۔ پہر سارا منڈان قایم ہوجائیگا۔ مردے اپنے اپنے قبروں سے سب زندہ ہوکر اوٹھینگے۔

بقول مولف۔

قصیدہ

اوٹھینگے جسدم لحد سے اپنے شفیع محشر کو دیکھہ لینگے
ورحم ہمپر کرینگے بیحد جو حال مضطر کو دیکھہ لینگے
پہریگا آنکہوں مین جلوۂ طور ایسا عارض کا اونکے ہے نور
جو روز محشر جناب موسیٰ رخ منور کو دیکھہ لینگے
خفا ہین شاید ہمارے آقا چلو منائینگے جاکے اونکو
وہ بخشدینگے خطا ہماری جو حال ابتر کو دیکھہ لینگے
نقاب اوٹھائین نہ رخ سے ہرگز جو شرمساری ہو اونکو حاصل

جناب یوسفؑ کہین جو حسن رُخِ پیمبرؐ کو دیکھہ لینگے
سہے ہین صدہا فراق کے غم اسی تمنا مین آئے ہین ہم
نقاب چہرہ سے جب اوٹھیگا رُخِ منوّر کو دیکھہ لینگے
تمہارے ابرو پہ دل ہے شیدا نکیون ہو پھر شوق قتل پیدا
گلا ہی ہم کاٹ لینگے اپنا کہین جو خنجر کو دیکھہ لینگے
سنا ہے ہم نے لحد مین تشریف لایا کرتے ہین شاہ والا
اجل تو جلد آ کہ ہم بہی مر کر رُخِ پیمبرؐ کو دیکھہ لینگے
مدینہ پہونچنگے جب الٰہی تو حال دل ہوگا اونپہ ظاہر
ہمارے دل کو وہ دیکھہ لینگے ہم اپنے دلبر کو دیکھہ لینگے
کبہی نہ دریا کو دیوین ترجیح یقین کامل ہے مجھکو ایسا
اگر کسی دن نبیؐ ہمارے جو دیدۂ تر کو دیکھہ لینگے
عبث ہو تحقیق تم دکن مین ہے گل ہر یک خار اس چمن مین
چلو مدینہ کے بوستان مین رُخِ پیمبرؐ کو دیکھہ لینگے

دن قیامت کا نہایت ہولناک ہوگا۔ اب پشت آفتاب کی ادہر ہے اوس روز منہ آفتاب کا اسطرف ہوگا۔ اور ہر ایک شخص گرمی سے آفتاب کے حیران و پریشان ہوگا۔ اور اوس روز اچھے اچھے انبیاؑ تک کف افسوس ملینگے کہ حیف آجکے دن کیلئے

ہمنے کچہہ نکیا۔ اللہ جل شانہ بڑے جلال کے ساتہہ تخت عدالت پر اجلاس فرمائیگا۔ اور ہر ایک کا انصاف ہر ایک کے موافق ہوگا۔ اوس روز عاصیون کو کمال درجہ ہراس ہوگا۔ پریشان ہوکر ایک ایک پیغمبرؑ کے پاس جائینگے۔ تمام انبیائے مرسلین نفسی نفسی کہتے ہوئے ایک دوسرے پر حوالہ دینگے۔ آخر کار۔

پاس جب عیسیٰؑ کے سب مل جائینگے   روکے روح اللہؑ یون فرمائینگے
یہہ بہٹکنا ہر طرف کا چہوڑ دو   مصطفیٰؐ سے عرض تم جا کر کرو
وہ اگر چاہین یہہ اونکا کام ہے   شافع محشرؐ اونہین کا نام ہے

بقول مؤلف۔

قصیدہ

وہ محبوبؐ حق کے کہائے ہوئے ہین   جو محشر مین تشریف لائے ہوئے ہین
شریعت کی رہ وہ دکہائے ہوئے ہین   جو بگڑے ہین اونکو بنائے ہوئے ہین
قیامت مین ہے انبیاؑ کی یہہ حالت   شفیع آپ ہی کو بنائے ہوئے ہین
مچل کر شفاعت پہ امت کی لیتے   نبیؐ جوش مین انتو آئے ہوئے ہین
نہ کیون جوش پر آئے دریائے رحمت   گنہ پر ہم آنسو بہائے ہوئے ہین
اے خورشید محشر ہمین خوف کیا ہے   وہ دامن مین اپنے چہپائے ہوئے ہین
مجہے جسنے دیکہا وہ دیکہا خدا کو   حدیث آپ ہمکو سنائے ہوئے ہین

چلو دیکھ لینگے جمال پیمبرؐ
نقاب اپنے رخسے اوٹھائے ہوئے ہین
خیال آئیگا غیر کا کسطرح سے
نبیؐ میرے دلمین سمائے ہوئے ہین
یہی دل تو ہے عاشق شاہ والا
جو پہلو ہین اپنے چھپائے ہوئے ہین
اوٹھاؤن نکیون اونکے نعلین تحقیق
غلام اپنا مجھکو بنائے ہوئے ہین

تمام عاصیان ہر طرف اپنے آقا محمدؐ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش کرینگے جب آپکا پتا ملجائیگا آپکے قدم مبارک پر سر رکھکے عرض کرینگے ۔

یا محمدؐ مصطفی فریاد ہے
شافع روز جزا فریاد ہے
انبیاؑ کے رہنما فریاد ہے
اولیا کے بادشاہ فریاد ہے
ہوگئی کشتی غریبونکی تباہ
عاصیونکے ناخدا فریاد ہے
یا رسول اللہؐ لو جلدی خبر
ہم پہ کیا کیا ہوگیا فریاد ہے
یا محمدؐ سر پہ آیا آفتاب
آسرا دیجیے ذرا فریاد ہے
اُف رے گرمی آفتاب حشر کی
دل ہر یک کا جلگیا فریاد ہے
ہے اودہر میزان وپل کا دغدغہ
یک طرف دوزخ جدا فریاد ہے

جبکہ یہہ زمرہ آنجناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر چلائیگا ۔ پھر رسول مقبولؐ شفیع عاصیونکو

کب صبر آئیگا۔ آپ بھی تمام گنہگاروں کے ساتھ خوب روئینگے۔ اور ہر ایک کے آنسو دامن رحمت سے پونچھ پونچھ کر تسکین و دلاسا دینگے۔ اور تمام کو ہمراہ لیکر سربسجدہ ہوتے جناب ایزدی میں دعا فرمائینگے۔

یا غفور و یا رحیم و یا مجیب　　رحم کر آفت میں ہیں تیرے غریب
یہہ ندا دیگا جناب ایزدی　　سر اوٹھالو بخشتے ہیں ہم ابھی
دیکھہ قدرت کو اوٹھا سجدہ سے سر　　اے مرے معشوق یون زاری نکر

اتنے میں ایک لشکر نمودار ہوگا جنکے کپڑے خون میں تر بتر رہینگے اور تن زخموں سے چور چور رہیگا۔ حضرت سیدہ بی بی فاطمہ زہرا رضؑ دریافت فرمائینگے کہ یہہ لشکر کس مظلوم کا ہے۔

پھر ملایک بولینگے یا فاطمہؑ　　ہے تمہارے لعل کا یہہ قافلہ
تیغ شمر کی ہے حلق پر جسکے چلی　　یہہ سواری ہے اوسی مظلوم کی
وہ جو آگے سب کے ہے خونی کفن　　قاسم ناشاد ہے ابن حسنؑ
اور پیچھے دیکھو اے بنت نبیؐ　　وہ سواری آتی ہے عباس کی
خون سے اپنے ہوا ہے سرخ فام　　کٹ گئے شانے ہیں تن زخمی تمام
وہ جو صاحبزادی دامنگیر ہے　　بی سکینہ دختر شبیر ہے
پھر تو زینب کے بھی دلبر آئینگے　　فاطمہؑ کو زخم سب دکھلائینگے

آئیگا اکبر علی بھی ناگہان
ہوئے گا سینے پہ برچھی کا نشان
ایک بی بی آئیگی بس شرمسار
سر جھکائے اور روتے زار زار
فاطمہ پوچھینگے اوس بی بی سے یون
اسقدر رائے جو روشن فنی ہے کیون
یھہ بھی یک محشر مین محشر ہوئیگا
جب وہ زہرہؓ سے کہیگی سر جھکا
میرا والی ہے حسینؑ ابن علیؑ
بی بی صاحب مین بہو ہون آپکی
غمزدہ ہون رونا میرا کام ہے
عاجزہ کا شہربانو نام ہے
کربلا مین لٹ گیا سب گھر کا گھر
ہمکو اُمت نے ستایا اسقدر
میرا والی نہر پر پیاسا موا
تیر سے حلقوم اصغر کا چھدا
اور علی اکبر اٹھارہ ۱۸ سال کا
ظالمون کے ہاتھہ سے مارا گیا
کربلا کا کیا کہون مین ماجرا
ظلم کیا کیا کرتے تھے سب اشقیا

قصیدہ

اوس ساقی کوثر کو یہہ تشنہ دہنی تھی
اور خشک گلا حلق پہ خنجر زدنی تھی
ہے ہے دُر دندان سے عرق ناز گہر تھا
اور لب سے خجل آپکے لعل یمنی تھی
سردار مدینہ تھا گیا دشت مین مارا
کیا خاک تواضع سے خمیر اوسکی بنی تھی
سینے پہ چڑھا شمر تو تشنہ سر زمین تھا
یہہ بے کفنی اوسکی تھی اور بے وطنی تھی
جا قتل ہوا سبط پیمبرؐ کا جگر بند
جنت مین طپان روح رسولؐ مدنی تھی

مثنوی

مثنوی

برچھیون کی تیرون کی بوچھاڑ تھی — صبر کرتے تھے حسینؑ ابن علیؓ
پر دعا کرتے تھے اُمت کے لئے — یا الٰہی عاصیون کو بخشدے
خوش ہون گر پیاسا کٹے میرا گلا — ہو مگر نانا کی اُمت کا بھلا
فکر کچھہ اصلا نہین تھی جسم کی — نیزے پر بھی سر دعا مین تھا کبھی
ہوگی جب فریاد اوس دلگیر کی — پھر سواری آئیگی شبیر کی
گود مین اصغر علی غنچہ دہن — ہاتھہ کو تھامے ہوئے زینب بہن
گرد و پیش آئینگے سب ستر دو تن — بازو پر روتے ہوئے حضرت حسنؑ
پوچھینگے زہرا یہہ کیسی دہوم ہے — بچے والا کون یہہ مظلوم ہے
دیکھہ جسکو دل ہے دیوانہ ہوا — خود بخود سینہ تڑکتا ہے مرا
بی بی زینب آگے بڑہکر آئینگے — ماں کے گر قدمون پہ یون چلائینگے
اماں جانی مین ہون زینب دل جلی — یہہ مرا بھائی حسینؑ ابن علیؓ
دودہ کی بو آئیگی جب شاہ سے — فاطمہ لپٹینگے بیٹے کے گلے
ہوش مین رونے سے جسدم آئینگے — تب زبانِ پاک پر یون لائینگے
اے مرے لختِ جگر اے نورِ عین — واحسینا واحسینا واحسینؑ

جب کہ خوب اژدحامِ محشر ہوگا اوسوقت میدانِ حشر مین جبرئیلؑ ندا کرینگے کہ اے محشریو اپنی اپنی آنکھین بند کرلو اسوقت میدانِ حشر مین خاتونِ قیامت فاطمہ زہرہ رضؓ تشریف لاتے ہین ۔

بلکہ بعض روایات مین ہے کہ اوس دن عورات کو بہی حکم ہوگا کہ اپنے اپنے آنکہین بند کرلین ۔ کیونکہ اوسدن آپ اس حیثیت سے آئینگے کہ کسیکو تاب دیکہنے کی نہوگی ۔ یعنے عمامہ علی مرتضی شیر خدا کا سر پر رکہے ہوئے ۔ اور پیرہن زہر آلودہ حضرت امام حسن کا ایکطرف دوسرے طرف لباس حضرت امام حسین کا آغشتہ بخون دوش پر رکہے ہوئے ۔ اور دندان مبارک رسول کریم کا جو جنگ احد مین شہید ہوا تہا دہنے ہاتہہ مین لئے ہوئے آکر حضور احدیت مین پیش فرماکے عرض کرینگے ۔

فریاد لیکے آئی ہے بیٹی رسول کی
ساری کمائی لٹ گئی مجہ دلجلی کی
لخت جگر ہے وہ مرا آنکہونکا تارا ہے
بے جرم اشقیا نے جسے ہائے مارا ہے
مہمان بلا کے ہائے کیا بیگنہ ہلاک
اور خاک پہ پڑی رہی تہی اوسکی نعش پاک
کربدل دادیابی کو اپنے مین آئی ہون
اے حق ترے جناب مین فریاد لائی ہون

یہہ آہ و زاری اور بیقراری سیدہ کی حوران خلد دیکہکر نالان اور سرگردان ہوکر آپکو سمجہائینگے ۔

حورون نے سنکے نالہ و فغانکو یہ کہا
اے فاطمہ نہ رو کہ دل زار دکہ گیا
لرزان تمہارے رونیسے ہے فرش او رسما
ایسا نہو کہ عرش ہلے خوف ہے بڑا
تم دختر رسول ہو زاری نہ اب کرو
راضی رہو رضا پہ مناسب ہے چپ رہو

بیکد

پس آپ اونکا یہہ کلام سنکر غمگین و مضطر زاری کنان یہہ فرمائینگے ۔

کسکو بتاؤ مین نے جہان مین ستایا ہے
تیرِ جفا کا کسکو نشانہ بنایا ہے
کسپر لگائی تیغ تہی دنیا مین بیٹھکے
جسکا عوض ہے مجھسے میرے کیا گیا
کب مین نے کس درخت کو جڑ سے اکھیڑا تھا
اور کس شجر کی شاخ کو چوبکسے چھیڑا تھا
بیوجہ باغیون نے یہہ مجھپر ستم کیا
جلتے ہوئے چراغ کو میرے بجھادیا
ہے ہے وہ میرا نازونکا پالا ہوا حسینؓ
ہے ہے ذبیح خنجر جور و جفا حسینؓ
مین کیا کہون کہ ظلم لعینون نے کیا کیا
چھاتی پہ چڑھکے تیغ سے سر کو جدا کیا
بے جرم میرے لال کو ہیہات مارا ہے
جنّت کو تشنہ لب مرا پیارا سدھارا ہے
اے حورون سامنے یون ہی خالق کے جاؤنگی
جو سرگذشت گذری ہے وہ سب سناؤنگی
پاؤنگی گر نہ داد تو اے حورون دیکھنا
دونگی مین اپنے نالونسے عرشِ برین ہلا

یہہ حال پر ملال جبرئیل امین دیکھکر رسول الثقلین امام القبلتین شفیع المذنبین رحمت العالمین محمد مصطفی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت مین حاضر ہونگے اور عرض کرینگے کہ یا رسول اللہؐ آج روزِ قیامت ہے ۔

مثنوی

قہر پر ہے اب جنابِ ایزدی
فاطمہؓ ہے آج کچھہ بگڑی ہوئی
خون مین تر ہے شہید کربلا
داغ ہوتا ہے بُرا اولاد کا
گرچہ زہرہ منہ سے کچھہ فرمائیگی
سب جہنم مین یہہ اُمت جائیگی

سر برہنا ہو رسولؐ کردگار
یہہ دعا حق سے کرینگے بار بار
یا الٰہی فاطمہ رضؓ کو صبر دے
میری اُمت بد دعا اوسکی نہ لے
دور بیٹی کے جگر کا درد ہو
فاطمہ رضؓ کے آگ دل کی سرد ہو

اسکے بعد خود سرور کائنات رسول مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم بحال پریشان گھبرائے ہوئے برہنا پا کھلے سر - بتول پاک کے پاس تشریف لائینگے -

سمجھائینگے بہت سا وہ پہلے بچشم تر
اور یہہ کہینگے دہیان ہے، اے فاطمہ کدہر
یہہ روز داد کا نہین روزِ حساب ہے
اُمت پہنسی ہے جرم مین مجھکو حجاب ہے
لازم یہہ ہے کہ حق سے کرو آپ اب دعا
اُمت پدر کی بخشدے اے میرے کبریا

پس حضرتہ فاطمہ زہرہ رضؓ - یہہ سُنکر فوراً درگاہِ خدا مین عرض کرینگے - کہ ائے ارحم الراحمین مین اپنے دعوے سے باز آئی - تو میرے باپ محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی امت عاصی کو بخشدے - جو میرا اقرار ہے پورا کر دے - کہ تو نے میرا مہرِ شفاعتِ اُمتِ گنہگاران رسولِ مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم مقرر فرمایا تھا -

ائے خدائے خالق ارض و سما
رحم تجھکو باپ مان سے ہے سوا
رونیسے ہوگی جو زہرہ ہوش مین
آئیگا دریائے رحمت جوش مین

یون ندا ہاتف سے ہوگی بار بار
بی بی زہرہ روتی ہے کیون زار زار
شافع محشر کی دختر رو نہین
رو نہین خاتون محشر رو نہین
رو نہین جنت مکانی رو نہین
رو نہین احمد کی جانی رو نہین
تو جو چاہیگی سو ہوگا وہ ابھی
ہے حکومت آج تیرے باپ کی
احمد مختار کی دلدار ہے
آج سب بندونکی تو مختار ہے
پھر دعا مانگے گی یون بنت نبی
ہے مجھے منظور خاطر باپ کی
بخشے جسدم جائینگے سب عاصیان
شاد ہونگے سرور پیغمبران

قصیدہ

پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائینگے
آپ روتے جائینگے ہمکو ہنساتے جائینگے
کشتگان گرمی محشر کو وہ جان مسیح
آپ دامن کی ہوا دیکر جلاتے جائینگے
دم نکل جائیگی جا ہے آہ کن آنکہون سے وہ
ہمسے پیاسون کیلئے دریا بہاتے جائینگے
گل کہلیگا آج یہہ اونکے نسیم فیض سے
خود وہ روتے آئینگے ہم مسکراتے جائینگے
ہے اونہین کے آنے کی اب دیر سوئے افتادگان
خود وہ گر گر سجدہ مین ہمکو اٹھاتے جائینگے
آنکہین کہولو عاشقو دیکہو وہ گریان آتے ہین
لوح دل سے نقش غم کو اب مٹاتے جائینگے
لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیرونکے طرف
خرمن عصیان پہ اب بجلی گراتے جائینگے
سوختہ جانون پہ وہ پرجوش رحمت آئے ہین
آب کوثر سے لگی دلکی بجہاتے جائینگے
وسعتین دی ہین خدا نے دامن محبوب کو
جرم کہلتے جائینگے اور وہ چھپاتے جائینگے

خاک ہو جاوین وہابی جلکے لیکن اے رضا
ہم تو ذکرِ مولدِ احمدؐ سناتے جائینگے

مثنوی

سبکو بخشا کر محمدؐ پیار سے ۔ جائینگے جنت مین اپنے ساتھ لے
تخت پر فردوس مین وہ ذی وقار ۔ بیٹھینگے سر سے عمامے کو اوتار
شاد جب بیٹھینگے وہ فخرِ عربؐ ۔ یک فرشتہ یون کریگا عرض تب
امتی یک آپکا دوزخ مین ہے ۔ یا محمدؐ بولتا ہے پے بہ پے
اوسپہ جب ہوتا ہے گرزونکا عذاب ۔ ہمسے یون کہتا ہے وہ سینہ کباب
مین گناہو نمین ہون لاکھون مبتلا ۔ امتی ہون سیدِ کونینؐ کا
نام سنکر آپکا اے خوش خصال ۔ ہمنے خالق سے کیا عرض اوسکا حال
حکم یہہ خالق کا ہے ہم پر ہوا ۔ جا محمدؐ سے کہو یہہ ماجرا
سنکے اک حضرتؐ پہ حالت ہوئیگی ۔ دور ہو جائیگی فرحت اور خوشی
اوسکے خاطر شافعِ روزِ جزا ۔ دوڑینگے دوزخ طرف بیساختہ
حکمِ حق اوسدم ملک پر ہوئیگا ۔ وہ جو عاصی ہے جہنم مین پڑا ؛
جلد باہر قعرِ دوزخ سے کرو ۔ اور اوسکو احمدؐ والا کو دو ؛
گر رکھینگے پاؤن دوزخ مین نبیؐ ۔ سرد ہو جاویگی سب آتش ابھی
کام ہو جاوینگے دوزخ کے خراب ۔ ہوویگا موقوف ہر اک کا عذاب

جب فرشتے حکمِ حق یون پائینگے — رُو برو حضرت کے اوسکو لائینگے
عذر خواہی کرکے اوسدم شاہِ دین — اوسکو لے جاوینگے فردوسِ برین
کر تشفی بولینگے یون مُصطفےٰؐ — اُمتی مجھسے نہو ہرگز خفا
جانتا مین تجھپہ ہے ایسا الم — مین نرکھتا اپنا جنت مین قدم
ایسے مشفق ہین شفیع المذنبینؐ — عرض کرنیکی کچھ اب حاجت نہین
یا شفیعِ حشرؐ سُب نبیونکے شاہ — ہمپہ ہو اک مہربانی کی نگاہ
ہے ہمارا حال اورونسے جُدا — ہم گناہونمین ہین ایسے مُبتلا
کیا کرین میزان پہ جاکر غم زدے — سب دفاتر ہین سیہ اعمال کے
اِس سیاہی کو مٹا دو یا نبیؐ — ہمکو دوزخ سے بچا دو یا نبیؐ
اوسکو بھی بخشائیے رُوزِ اخیر — ہے بڑا عاصی غلامِ دستگیر
یا الٰہی از برائے مُصطفےٰؐ — پنجتن کی دوستی مین رکھہ سدا
یا الٰہی از برائے فاطمہؓ — ماتمِ شبیر مین کر خاتمہ

ہجرت فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو۔

جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کی خبر ملک عرب مین چوطرف مشہور ہوئی تب بہت سے لوگ اہل عرب سے آپ پر ایمان لائے۔ اور بعضے مشرک رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اقسام کے تکالیفات دینا شروع کئے۔ جناب باری سے

فرمان نازل ہوا کہ۔ اے میرے حبیبؐ اب تم مکہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت کرو۔ پس خواجۂ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم بفرمانِ ربِ جلیل پہلے مصعب اور ابنِ ام مکتوم۔ اور ابنِ مسعود۔ اور بلالؓ اور سعد وغیرہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین۔ جملہ چھتیس صحابہ کو حضرت امیر حمزہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہِ مدینۂ منورہ کو روانہ کر دئے۔ اور آپ منتظر حکمِ ثانی کے رہے۔

ابو جہل لعین نے حضرت کے مار ڈالنے کی مشورت کافرون سے کرتا تھا کہ ابلیس علیہ اللعنہ۔ ایک پیر مرد کی صورت بنکے اون کافرونکے پاس آیا۔ اور مشورہ مین اونکے ساتھ ہو کر کہا کہ۔ آج محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا سرِ کاٹنا چاہیے۔ چنانچہ ابو جہل نے۔ اس کام کے لئے بیس ۲۰ آدمیون کو اہلِ قریش سے متعین کیا تھا۔ کہ جبرئیلؑ نے آ کے حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کو کفّار کے اِس مشورہ کی خبر دئیے اور حکم اللہ کا سُنائے کہ۔ اے محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلّم آپ آجکی شب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے بستر پر سُلا کے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو ہمراہ لیکر مکہ سے مدینہ کے طرف ہجرت کیجئے۔ اب تمام کام اسلام کے وہین انجام پاوینگے۔

روایت ہے کہ غرۂ ربیع الاوّل شبِ دوشنبہ نبوت کے تیرہوین ۱۳ سال

اور شب

اور شب معراج سے آٹھ مہینے کے بعد ترپن سال کی عمر مین آپ نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمایا ۔ اوسی شب ابوجہل کے مقرر کئے ہوئے بیس آدمیون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دولتخانہ کا محاصرہ کیا ۔ مگر اللہ جل شانہ نے اونپر ایک ایسا خواب مسلط کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسی شب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے بستر پر سُلا کے آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ کے ہمراہ اوس محاصرہ سے نکل گئے بعد ایک ساعت کے ابلیس نے اون آدمیون کو نیند سے ہوشیار کرکے کہا کہ اے یارو ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھاگ گئے ۔ وہ بیسون آدمیون نے ننگے شمشیرین لیکر حضرت کے بستر پر آئے دیکھا کہ حضرت علی رضہ حضرت رسول خدا کے بستر پر آرام کر رہے ہین ۔ بیدار کرکے پوچھا کہ محمدؐ کہان ہین آپنے کہا مجھکو معلوم نہین ۔ آخر ابوجہل کو خبر کئے ۔ شیطان نے کہا کہ اے ابوجہل مین جانتا ہون کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ کو ہمراہ لیکر مدینہ کے طرف بھاگے ہین ۔ جلدی سے پیچھا کرنا چاہئے کہ وہ ۔ غار اطحل جبل ثور مین چھپ رہینگے ۔ پس تمام قریش نے پہلے ابوبکر صدیقؓ کی خانہ تلاشی کی ۔ بعد مدینہ منورہ

کی راہ لی - اس عرصہ مین حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول
مقبولؐ کو خبر دے کہ تمام قریش آپکی ایذا رسانی کے قصد سے
آپکے پیچھے آرہے ہین آپ غارِ الطحل مین چھپ رہئیے - آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ویساہی کیا - خدا کے حکم سے ایک مکڑی نے
اوس غار کے دروازے پر جالا تان دیا اور کبوترون نے - اوسمین
بیضے دئے - اور جبرئیل عم نے آکر اوسپر خس وخاشاک ڈال دیا
تا کہ غار کہنہ معلوم ہو اور کفار نہ پہچان سکین - جب کفار -
اوس مقام پر پہونچے ازحد تلاش کئے پتا نہین پایا شیطانِ
لعین نے چاہتا تھا کہ انسان کی شکل نبکر - متلاشیونکو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا پتا دکھلاوے - جبرئیل علیہ السلام نے
بحکم رب جلیل اوس لعین کو ایک پر اپنا ایسا مارا کہ - وہ دریائے محیط
مین جا گرا - آخر کفار وہان سے مایوس واپس ہوئے -

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین دن تک اوس غار مین
سر بسجدہ رہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضنے - جو دیکھا کہ اوس
غار کے اندر چارون طرف سانپ اور بچھو کے بہت سے سوراخین
ہین - اپنے جسم کے کپڑے اور دستار پھاڑ کر اون سوراخونکو
بند کیا تسپر بھی اوس غار مین ایک سوراخ اور باقی رہا —

اور وہان

اب ابوبکر رضؓ کے پاس سوائے زیر جامہ کے کوئی کپڑا باقی نہ رہا تھا کہ جس سے اوسکو بند کرتے۔ آخر ابوبکر صدیقؓ نے اوس سوراخکو اپنے پاؤن سے بند کرکے بیٹھے رہے۔ اور اوس غار مین سالہاے سال سے ایک اژدہا بہ تمنائے قدمبوسی آنحضرتؐ رہتا تھا جبکہ اوسکو باہر نکلنے کوئی راستہ نہ ملا۔ حضرت ابابکر صدیقؓ کے پاؤن کو ڈسا۔ زہر نے ایسا اثر کیا کہ۔ ابوبکرؓ کے جسم مین لرزہ پڑ گیا۔ تاہم آپنے اپنے پاؤن کو سوراخ سے ہرگز نہ ہٹایا۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ بعد نماز کے ابوبکرؓ کا یہہ حال دیکھکر استفسار کیا کہ یا ابوبکرؓ تمہارا کیا حال ہے۔ ابوبکرؓ نے تمام حال ظاہر کیا تب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ۔ پاؤن اپنا ہٹالو جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنا پاؤن کھینچ لیا۔ پس اوس سانپ نے سوراخ سے باہر نکلا۔ حضرتؐ کے قدمبوس ہوکر آپ پر ایمان لایا۔ پھر اوسی سوراخ مین داخل ہوا۔ حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ابوبکر رضؓ کے اوس زخم پاکو اپنی زبان سے تین مرتبہ چوس چوس کر تھوکا۔ حق تعالیٰ نے شفائے کامل بخشی چوتھے روز آپ اوس غار سے نکل کر مدینہ کے طرف روانہ ہوگئے۔

جب آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کراع الغنم مین پہونچے وہان کا سردار۔ بریدہ اسلمی نے آپکے تشریف لانیکی کیفیت سنکر سات سو آدمی کے ہمراہ آپکا استقبال کیا۔ اور سب کے سب مشرف بہ ایمان ہوئے۔ وہانسے ربیع الاوّل کی سولہوین تاریخ دوشنبے کے دن۔ قُبا مین پہونچے۔ قُبا مدینۂ منورہ کے قریب ایک بستی کا نام ہے۔ وہانکے بہت سے لوگ بھی مشرف باسلام ہوئے۔ جب مدینۂ منورہ مین آپکے تشریف آوری کی خبر مشہور ہوی تمام سردار وہانکے معہ صحابہ جو پہلے سے مدینہ پہونچہ گئے تہے حضرت عمر و حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ رسول خدا کا استقبال کرکے آپکو لیگئے۔ آپ بیسوین ربیع الاول جمعہ کے روز داخل مدینۂ مُنوّرہ ہوکر ابوایوب کے گہر مین قیام پذیر ہوئے۔

بیان فضیلت زیارت روضۂ مُنوّرہ اور مختصر احوال سفر بیت اللہ شریف اور مدینۂ مُنوّرہ کا۔

سبحان اللہ مومنون کیا خوب شہر مدینہ ہے کہ گلستان ارم جسکے روبرو خجل و شرمندہ ہے۔ بقول مؤلف۔

قصیدہ

آنکھون مین مرے پھرتے ہین انوارِ مدینہ
جلوہ مجھے دکھلاتے ہین سردارِ مدینہ

فردوس برین کا ہے یہہ نقشہ ذرا دیکھو
چلکر ابھی تم کوچہ و بازارِ مدینہ

حُوران بہشتی ابھی آجائین نکل کر
ہوجائے میسر کبھی دیدارِ مدینہ

واثروی قسمت کے چلو لیکے وہان پر
پگڑی کو بنا دیتے ہین مختارِ مدینہ

روضے کے قرین رہنے کے قابل تو نہین ہون
بستر ہی لگالون پسِ دیوارِ مدینہ

خورشید فلک کی مجھے گرمی کا نہین ڈر
سائے کے لئے کافی ہین اشجارِ مدینہ

تھوڑی سی زمین مجھکو عطا کیجئے مولا
مدفن کیلئے مین بھی ہون حقدارِ مدینہ

اوصاف سنا کرتے ہو جا کر ذرا دیکھو
کس شان سے معمور ہے دربارِ مدینہ

بخشش مین عطا مین سخا مین کہون کیا
دنیا سے نرالی ہے یہہ سرکارِ مدینہ

جان تن سے نکل جاتی ہے سُننے کو تڑپکر
ہوتے ہین جہان صدق سے اذکارِ مدینہ

جس دلمین عداوت ہے مدینے کی سراسر
ہر وقت چبا کرتا ہے ہر خارِ مدینہ

سُننے کو چلے آتے ہین رحمت کے فرشتے
جسوقت لکھا کرتا ہون اشعارِ مدینہ

ادنی سے ہو اوصاف مدینہ کا بیان کیا
اللہ ہی کو روشن ہین سب اسرارِ مدینہ

بلبل ہون نہین شیدا گلِ رخسارِ نبی کا
مسکن مرا تحقیق ہے گلزارِ مدینہ

کیون کر نہو وہان حبیب کبریا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم رونق افزا ہین - اور بعد وصال کے وہان آپکا روضۂ منورہ بنا سچ تو یہہ ہے ک

پروردگارِ عالم نے اوس سرزمین کو عجب شرف بخشتا ہے کہ راتدن وہان ابرِ رحمت برستا ہے۔ فرشتے اوسکی زیارت کو آتے ہین اور جبرئیلؑ وہانکی پاسبانی کرتے ہین خوشا حال اون بندگانِ مومنین کا جو وہان جاتے ہین۔ اور سعادتِ دارین پاتے ہین۔ اور پانچون وقت کی نمازین مسجدِ نبوی مین گذارتے ہین۔ ایک ہم عاجز ولاچار بے بضاعت ہین جو ہر سال ہجرِ رسولِ مقبول مین بیقرار ہوکر یہہ عرض کرتے ہین۔ بقولِ مؤلف۔

قصیدہ

نہ ہم ہین مدینے کو جانے کے قابل
نہ فرقت کے صدمے اوٹھانیکے قابل

کسطور سے دیکھین قبرِ پیمبرؐ
یہہ حسرت ہے دلکی مٹانے کے قابل

وہ نورِ خدا ہے مین کسطرح دیکھون
یہہ آنکھین نہین ہین لڑانیکے قابل

مرا دل پیمبرؐ کے رہنے کی جا ہے
یہہ بستی ہے ویران بسانیکے قابل

وہ گیسو نہین ہین ہین دامِ محبت
یہی دام ہین دل پھنسانیکے قابل

کب ابرو تمہارے ہین عاشقکے حق مین
ہین خنجر گلے پر چلانے کے قابل

ہین سوزِ تپِ عشقِ احمدؐ سے خوش ہون
یہہ آتش ہے دلکو جلانے کے قابل

فراقِ پیمبرؐ مین روتا ہون ہردم
یہہ آنکھین ہین دریا بہانیکے قابل

یہہ ارشادِ حضرتؐ کا [illegible] رہوگا
مدینے مین اب ہے تو آنے کے قابل

نہوتی جو دلمین نبیؐ کی محبت
یہہ پہلو مین کب تھا بٹھانیکے قابل

جگہ مجھکو دہلیز پر اپنے دیجے
نہین ہون مین در در پھرانیکے قابل
نہ تھا کوئی تمسا نبیؐ اور مرسل
یہہ بار شفاعت اوٹہانیکے قابل
ثواب درود پیمبر ہے بیحد
یہہ دولت ہے ہر دم کمانیکے قابل
کہینگے گنہگار دامن پکڑ کر
نھین کوئی ہمکو چہڑانیکے قابل
ہے مداح جب آپکا حق تعالے
زبان میری کب ہے ہلانیکے قابل
وہ ہون روسیاہ پیش حق روز محشر
یہہ صورت نہین ہے دکہانیکے قابل
زمانہ شریعت سے خالی ہے بالکل
نہ کیونکر قیامت ہو آنیکے قابل

یہہ دو روزہ دنیا ہے مکار تحقیق
نھین اس سے دل ہے لگانیکے قابل

ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ یا رسول اللہ مین کب پورا مسلمان ہونگا - ارشاد ہوا کہ - جسوقت تو دوست رکہے اللہ کو - اوس شخص نے التماس کیا - کس چیز سے پہچانی جاوے دوستی اللہ کی - فرمایا جب تو دوست رکہے اوسکے رسولؐ کو - یعنے دوستی اللہ کی محبت رسولؐ ہے - بیشک جو لوگ محبت رسولؐ مین قوی ہین - اون کا ایمان بہی قوی ہے - اور جو لوگ آپکی محبت مین ضعیف ہین - اون کا ایمان بہی ضعیف ہے اے ایمان والو جبکہ مدار ایمان کا محبت کامل ساتہہ اللہ اور رسولؐ کے

رکھا گیا ہے۔ تو تمکو لازم ہے کہ اطاعت رسول کی کرین تا کہ
خدا اور رسولؐ تم سے راضی رہین۔ حضرات مثل مشہور ہے کہ
حُبّ الوطن از ملکِ سلیمانؑ خوشتر۔ باوصف اسیکے کہ جن حضرات
کے دلون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق کامل ہے
وہ اپنے وطن اور ملک و املاک کو چھوڑ چھاڑ کر مدینہ طیبہ اپنا
حُبّ الوطن قرار دیکے شبانہ روز اپنے حبیبؐ کے روضہ کا جلوہ
دیکھتے۔ اور پنج وقتہ حضور نبوی مین سلام عرض کرکے سعادتِ
دارین حاصل کرتے ہین سُبحان اللہ مسلمانون جسطرح سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشرف المخلوقات ہین اسیطرح
وہ مقام کہ جہان آپ اب رونق افروز ہین کونین پر شرف رکھتا ہے
وہ کون مقام ہے۔ وہ مدینہ عرش کا نگینہ ہے جسکی فضیلت مین
بہت سے احادیث وارد ہین سُبحان اللہ کیا مرتبہ ہے
زائران مزار اطہر کا۔ ملاحظہ ہو حدیث شریف کہ۔ مَن زَارَ
قَبرِی بَعدَ مَوتِی فَکَاَنَّمَا زَارَنِی فِی حَیَاتِی۔ یعنے
جس شخص نے میری وفات کے بعد میرے قبر کی زیارت کی گویا
مجھکو زندگی کی حالت مین دیکھا۔ دوسری حدیث مین وارد ہے
کہ۔ مَن زَارَ قَبرِی وَجَبَت لَهُ شَفَاعَتِی۔ یعنے

جس شخص نے میرے قبر کی زیارت کی قیامت کے دن اوسکی شفاعت مجھپر واجب ہے۔ خوشا نصیب اونکے کہ جنھون نے زیارت مقدس سے روضۂ حضور کے مشرف ہوکر مستحق اس نعمت عظمیٰ کے ہوتے ہون عشاق کے لئے تو وہانکی گدائی یہانکی شاہی سے افضل تر ہے۔ خدا جمیع دیندار بھائیون کو نصیب کرے کہ مدینۂ منورہ کو اپنا حب الوطن بنالین۔ بقول مؤلف۔

قصیدہ

جب مدینہ فضل حق سے میرا وطن ہو جائیگا
دور میرے دل سے سب رنج و محن ہو جائیگا
آرزو ہر چند تھی کیا کیا مدینے کی مجھے
مین نہ سمجھا تھا عدو چرخ کہن ہو جائیگا
جب گرینگے آنکھہ سے آنسو مرے پیش نبیؐ
خود بخود دریائے رحمت جوش زن ہو جائیگا
بوئے زلف مصطفیٰ لائے ختن مین گر صبا
ہے یقین بے آبرو مشک ختن ہو جائیگا
حق تعالیٰ نے خود کیا ہے نام اقدس کا ادب
بے ادب جو نام لے ٹکڑے دہن ہو جائیگا
لطف فرماؤ ذرا جلوہ دکھاؤ یا نبیؐ
رونمائی پر تصدق جان و تن ہو جائیگا
خاک کھائیگی نہ اور آتش جلائیگی مجھے
آپکا دامن اگر میرا کفن ہو جائیگا
دل گلستان بنگیا ہے داغہائے عشق سے
لائے تشریف اب یہ سیر چمن ہو جائیگا
جب لگی مہر لحد مین آپکا ہو یا نبیؐ
خود خوشی سے دیکھنا ٹکڑے کفن ہو جائیگا

جو کروگے حشر مین تم فیصلہ ہر ایک کا
بس وہی منظور ربِّ ذو المنن ہو جائیگا
لطف دونا ہوگا کوثر کا اوسدم یا نبیؐ
آپ کا شامل اگر آبِ دہن ہو جائیگا
جو قصیدہ نعتیہ مین نے لکھا ہے یا رسولؐ
صاد اوسپر ہو تو وہ صدقِ سخن ہو جائیگا

آفتابِ حشر کا تحقیق اندیشہ نکر
سر پہ نعلینِ نبیؐ سایہ فگن ہو جائیگا

حضرات جسنے اپنی زندگی مین۔ بیت اللہ اور اللہ کے حبیبؐ کا روضۂ منورہ ندیکھا ہو۔ اوسکی زندگی بے نمکین ہے۔ اگرچہ وہ کیسی ہی کیسی عبادت کیا ہو۔ جنکو کہ اللہ اور اوسکے حبیبؐ سے قلبی محبت ہے وہ لوگ اگرچہ رمق برابر بہی استطاعت جانیکی نرکہتے ہون بے خود ہوکر بارگاہِ رسول مین عرض کرتے ہین۔

بقولِ مؤلف

قصیدہ

مین تڑپتا ہون مدینہ مین اب آنیکے لئے
قصد فرماؤ نبیؐ مجھکو بلانیکے لئے
دیر سے منتظرِ دید ہین میری آنکھین
مجھکو ترساتے ہو کیون شکل دکھانیکے لئے
اے اجل مجھکو مدینہ کیطرف جانا ہے
کیون چلے آتی ہے بے وقت ستانیکے لئے
ہے تمنا میری مدفن ہو مدینے مین مرا
دو جگہ تہوڑی سی مرقد کے بنانیکے لئے
یا نبیؐ مین ہون گنہگار تو کیا غم اوسکا
آپ ہین نارِ جہنم سے بچانیکے لئے
ہجر مین سبزۂ عارض کے ہین بیتاب بہت
ہم ہین آمادہ بس اب زہر ہی کہانیکے لئے

ہائے وہ

ہم وہ عاشق ہیں اگر روٹھہ بھی جائینگے کبھی
آئینگے احمد مختار منانیکے لئے ؛

مر بھی جاؤگے اگر ہجر میں تم اے تحقیق
ہے مسیحا مرا موجود جلانیکے لئے

پس ایسے لوگ کی امداد سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم خود غیب سے فرماتے ہیں۔ اور اونکو پیار و محبت سے اپنے حضوری میں یاد کرتے ہیں۔ اور یہہ غریب آباد بیقرار ہوکر اپنے احباب اور دوستونسے رشتۂ الفت توڑکے کہتے ہیں۔ بقول مؤلف۔

قصیدہ

دوستو یثرب پرنور کو جاتے ہیں ہم
گر خدا چاہا تو واپس نہیں آتے ہیں ہم
توڑکر رشتۂ الفت کو تمہارے بھی
دولت دید کو حضرت ہی سے پاتے ہیں ہم
تم بھی یثرب کو چلے آؤگے انشاء اللہ
شاہ کو یاد تمہاری بھی دلاتے ہیں ہم
ہے یہی اپنی دعا جلد مدینہ پہونچیں
روکے ہاتھ اپنے طرف حق کے اوٹھاتے ہیں ہم
خاک ملجاتی ہے جسوقت در اقدس کی
اپنے آنکھوں کا اوسے سرمہ بناتے ہیں ہم
ہم بھی ہیں شیفتۂ شمع رخ نورانی
مثل پروانہ پروبال جلاتے ہیں ہم
ہم ہیں بیمار تپ ہجر پیمبر سے بہت
وحشت یثرب کی ہوا ہو تو شفا پاتے ہیں ہم
شرم سے ابر میں چھپ جاتا ہے خورشید فلک
رخ پرنور پیمبر کو جو دکھلاتے ہیں ہم
قتل کو اپنے نہیں تیغ کی حاجت حضرت
دیکھکر ابروے خمدار کو مرجاتے ہیں ہم
قصر جنت سے بھی پرنور لحد ہے اپنی
دل کے داغوں میں عجب روشنی پاتے ہیں ہم

ہجر مین آپکے اشکونکو بہاکر ہر روز
فرد اعمال سے عصیانکو مٹاتے ہین ہم
خوف خورشید قیامت کا نہین ہے مطلق
دامن احمدؐ مختار مین چھپ جاتے ہین ہم
غم شبیرؑ مین جب اٹھتا ہے آہونکا دہوان
ابر رحمت کو سدا قبر پہ پاتے ہین ہم
سنکے فریاد تو شبیرؑ کے حیدرؓ نے کہا
تیرے امداد کو اے لخت جگر آتے ہین ہم
یاد آتی ہے شہادت جو شہ بیکس کی
چشم سے خون جگر اپنا بہاتے ہین ہم
دادخواہی کے لئے روکے کہا زہراؑ نے
بند آنکہین کرین حشر مین آتے ہین ہم
پیاس مین جب حضرت شبیرؑ کی یاد آتی ہے
صورت ماہی بے آب تڑپ جاتے ہین ہم
حیف پابند شریعت نرہے دنیا مین
ہین خفا پیارے نبیؐ جاکے مناتے ہین ہم
تنگ دستی نے پہونچنے نہ دیا تیرے گہر
یا خدا تجھکو گواہ اپنا بناتے ہین ہم
چشم حق بین سے تجھے دیکھتے ہین یا اللہ
حشر مین دولت دیدار کو پاتے ہین ہم

بخت خوابیدہ اگر جاگ گئے تو ہم آکے تحقیق
بستر اپنا در اقدسؐ پہ لگاتے ہین ہم

برخلاف اسکے جسکے دل مین کہ شوق زیارت بیت اللہ شریف اور روضہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہین ویسے اچھے سے اچھے ذی مقدرت بہی ہاتہہ پاؤن پہیلا کر قافلہ کا منہ تکتے رہجاتے ہین۔ اور اپنے بدنصیبی پر کف افسوس مل ملکے رو دیتے ہین اور وہ غریب ضرور بارگاہ رسولؐ مین پہونچکر زیارت سے مشرف ہوتے ہین

جبکہ حجاج سفر بحری و بری کے سیکڑون تکالیف سہکر داخل مکہ معظمہ ہو جاتے ہین۔ تمام مصائبات سفر بھول جاتے ہین اور زیارت بیت اللہ سے مشرف ہو کر ہشاش و بشاش یہہ عرض کرتے ہین

قصیدہ

جب خدا کے فضل سے کعبہ نظر مین آگیا
دل نظر مین آگیا مولا نظر مین آگیا
بیخودی نے کر دیا پیدا عدم ہی کا وجود
اوٹھگیا پردہ تو بس عنقا نظر مین آگیا
لنترانی رہگئی جب مہربانی تو نے کی
آگ کو موسیٰ گئے جلوہ نظر مین آگیا
چشم وحدت نے کیا مین تو کا قصہ فیصل
اونکو جو ڈہونڈا تو رخ اپنا نظر مین آگیا
آپکو دیکھا جو مین نے اوس صنم کو دیکھکر
مظہر حق برزخ کبرا نظر مین آگیا
پہونچے مکہ بھی تو کب مقصود دل حاصل ہے
ہان مدینہ کا فقط رستہ نظر مین آگیا
جسکو بینائی ہو خاک مدینہ سرمہ ہے
آنکھ کے امراض کا نسخہ نظر مین آگیا

جب زیارت کعبہ اور جملہ مراتب حج سے فرصت ملتی ہے۔ اشتیاق دیدار مدینہ منورہ مین ساعت بساعت عشاقونکے دلون پر سانپین لہراتے جاتے ہین تو بے تابانہ یون عرض کرکے زار زار روتے ہین۔ بقول مؤلف۔

قصیدہ

جو جاگے بخت خفتہ ہم مدینہ جا کے لیتے ہین
عجب کچھ تیرہ بختی ہے زیارت کو ترستے ہین

جو روتے ہین دُرِ دندانِ احمد کے تصور مین — ہمارے دیدۂ تر صورتِ نیسان برستے ہین
ڈسا کرتی ہے ہر دم یادِ ابرو صورتِ عقرب — تصور گیسوون کے مار بنکر ہمکو ڈستے ہین
اجل سر پر کھڑی ہے ہم ابھی ہین مرنے پہ آمادہ — جو ہو دیدار حضرت ہم کمر مرنے کو کستے ہین
بوقتِ نزع دیدارِ نبی ہوتا ہے جب حاصل — نکلتی ہے وہین دم روح تن سے اور ہنستے ہین

یقیناً عاقبت باخیر ہوگی تیری اے تحقیق
کہین ایمان والے مکر مین شیطان کے پھنستے ہین

بعد حج کے تخمیناً آخر ذیحجہ تک قافلہ شہر مکہ مین قیام پذیر رہتا ہے۔ اور وہانکے تمامی متبرک مقامات کی زیارت کی جاتی ہے۔ اور شایقین مدینے کو بعد انفراغ حج کے دس بیس روز تک مکہ مین رہنا بھی ازحد شاق گذرتا ہے۔ اور اہالیان مکہ بڑے ہمدردی کے ساتھہ عاشقان محمدی کے خبرگیران رہتے ہین۔ جب کوئی شخص کسی عاشقِ رسول سے اسقدر بیقراری اور بے صبری کا سبب دریافت کرتا ہے۔ تو وہ زبانِ حال سے یہہ عرض کرکے روتا ہے۔ بقول مولف

قطعہ:

ہے جنون جوش پہ دل میرا سنبھلتا کب ہے — دشتِ یثرب کے سوا جی کہین بہلتا کب ہے
بس رہا ہے مرے آنکھون مین وہانکا نقشہ — دیکھین بوسہ درِ پُرنور کا ملتا کب ہے
دل مرا صورتِ سیماب تڑپتا ہے بہت — آپکے ہجر مین آرام اوسے ملتا کب ہے
دیکھنا کب مین پہونچتا ہون درِ اقدس پر — راستہ یثرب پرنور کا کھلتا کب ہے

سر بھی کٹ جائے تو فرمان بجالاونگا
کچھ غلام آپکے احکام سے ٹلتا کب ہے

جو شریعت کو نہین جانتا ہے خبر نکی
راستہ اوسکو طریقت کا بھی ملتا کب ہے

آپ اگر چاہین تو مین روضے پہ آسکتا ہون
مین ہون لاچار بہت بس مرا چلتا کب ہے

مین بہت مفلس و نادار ہون اے شاہ حجاز
نہین معلوم تصدق مجھے ملتا کب ہے

دور افتادہ ہے تحقیق تڑپتا ہے بہت
آپ چاہین نہ جسے قرب اوسے ملتا کب ہے

جب عاشقان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا دل عشق و محبت مین از حد بیقرار ہو جاتا ہے تو اونکے تسکین کے لئے غیب سے یہ آواز آتے ہین۔

قصیدہ

چلکے اے عاشقو اب شہر مدینہ دیکھو
خوب اللہ کے محبوب کا روضہ دیکھو

نور ہے مسجد والا کا تجلی دیکھو
آنکھہ مین رکہلو جو وہ گنبد خضرا دیکھو

اشتیاق شہ والا مین بہت سا روئے
اب چلو طالب مطلوب کا جلوا دیکھو

عمر بھر کرتے تہے جس جائے پر آنیکی دعا
آج اوس جائے پہ اللہ نے لایا دیکھو

کرتی ہے سونا مس قلب کو خاک طیبہ
آگ مین ڈالو جو اکسیر کا نسخہ دیکھو

ہند مین رہکے عبث کرتے ہے فریاد و فغان
دوستو چلکے ذرا یثرب و بطحا دیکھو

اور بعض حضرات جو مدینہ منورہ مین ہجرت سے رہنے کا قصد کرکے جاتے ہین اونکو سب سے زیادہ یہہ فکر ہر وقت لاحق رہتی ہے کہ۔ آیا ہمارے آقا ہمکو اپنے شہر مین رہنے کی اجازت دیتے ہین یا نہین۔ کیونکہ اکثر تجربہ کئے ہوئے لوگ کا مقولہ ہے کہ۔ سرکار دو عالم جسکو چاہتے ہین اوسکو شہر مدینہ مین رہنے کا حکم دیتے ہین اور جسکا رہنا پسند نہین فرماتے اوسکو واپس کر دیتے ہین۔ اسلئے مکہ ہی سے نہایت عجز و انکساری کے ساتھہ استجازتی معروضات حضور نبوی مین عرض کرتے جاتے ہین۔ بقول مولف۔

قصیدہ

سوئے یثرب مرے آقا مجھے اب آنے دو — آپ سے رہکے جدا یون ہی نہ مر جانے دو
یہہ عدو چرخ کہن کینہ ہے قسمت سے مری — ہجر احمد صلعم کا اسے اور بھی غم کہانے دو
در اقدس پہ بلانیکا ارادہ کب ہے — دل مین جو بات ہے منہ پر تو ذرا آنے دو
آپکے دامن رحمت کی ہوا لے لیکر — آتش عشق کو دل کی مرے بہڑکانے دو
دل ہے بیمار تب ہجر سے از حد میرا — دشت یثرب کی بہلا کچہہ تو ہوا کہانے دو
آپکی زلف کا جب سے مین اسیر ہوا — بنکے وحشی مجہے جنگل ہی بہٹک جانے دو
دلو جان ہو گئے ہین عشق مین تیرے مجنون — لاکہہ روکو نہین رکتے ہین یہہ دیوانے دو

آپکے چہرۂ انور سے ہٹا دو پردہ
جو تمنا ہے مرے دل کی نکل جانے دو

روح کہتی ہے ابھی تن سے نکل جاؤنگی
مرے محبوب کا جلوہ تو نظر آنے دو

تیغ ابرو کا تمہارے مین ہوا ہون عاشق
سر کچھ حاضر ہے اوسی تیغ سے کٹجانے دو

پتلیان آنکھ کی کہتی ہین نظر کر مجھسے
شوق دیدار مین چلمن سے نکل جانے دو

بادہ خوار نہین تمہارے جو ہو ان شامل
مئے وحدت کے کھلے رہتے ہین میخانے دو

رند گویا ہین مری چشم کی مخموری پر
بادہ حُب نبی کے ہین یہہ پیمانے دو

شانہ بنکر ترے مژگان کی تمنا ہے یہی
زلفِ احمد ہین پریشان ہمین سلجھانے دو

سبزۂ عارض رنگین کا جو آتا ہے خیال
دل یہہ کہتا ہے زہر گیسو لگے پیچانے دو

دلو جانکو مرے کچھ خوف نہین جلنے کا
شمع رخسار نبی کے ہین یہہ پروانے دو

کیون نہ روشن ہو جہان نور سے انکے ایک
گوش احمد کے جو حسنین ہین دُردانے دو

حمد حق نعت نبی جو مین لکھا کرتا ہون
دردِ دل کے یہہ مین بتحقیق شفاخانے دو

جسوقت قافلہ مین مدینۂ منورہ کے طرف کوچ کا روز اور تاریخ سنائی جاتی ہے۔ عشاقِ محمدی اوس روز کو گویا روزِ عید سے بھی فزون تر جانتے ہین۔ اور محبانِ رسولِ مقبول وجان نثاران حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس دنکے آمد آمد کی انتظاری اس درجہ رہتی ہے۔ جیسے حجاج کو نہم ذیحجہ کا اشتیاق رہتا ہے۔

بارے بافضالِ ایزدی جب وہ روز آجاتا ہے۔ صبحِ صادق حجاج کا قافلہ بسواری شتر یثرب کے طرف روانہ ہوتا ہے۔ اور حجاج بفراقِ کعبہ یہہ عرض کرکے روتے ہین۔

قصیدہ

لیچلو داغِ فراقِ کعبہ دلپر لیے چلو
اس غمِ دوری کو بھی پیشِ پیمبرؐ لیچلو

ہان کراماً کاتبین اب دہوے جاتے ہین ورق
تا مدینہ جرم کا ہمراہ دفتر لے چلو

عاصیو بہتے رہین اشکِ ندامت چشم سے
نذر وان دینی ہے دامان بھر کے گوہر لیچلو

جو دعا مانگو مدینہ مین وہ ہوتی ہے قبول
حسرتین جتنی ہین دلمین سبکو یکسر لے چلو

معصیت آلودہ عاجز ہے غلامِ دستگیر
اوسکو بھی شاہنشہِ عالم کے در پر لیچلو

جب قافلہ مکہ سے روانہ ہوتا ہے۔ عاشقانِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مارے خوشی کے اپنے جامہ مین پھولے نہین سماتے ہین کوئی بار بار سلام عرض کرتا جاتا ہے۔ اور کوئی وردِ درود مین مشغول رہتا ہے۔ نہ کسی کو کہانے پینے کی خواہش رہتی ہے اور نہ کسیکو دہوپ کی تابش کا خیال رہتا ہے الحاصل نہ مصائباتِ سفر کا رنج و ملال بہرحال ہر ایک کا دل اپنے محبوبؐ کے روضۂ اقدس کا جلوہ دیکھنے کی تمنا مین چور اور نشۂ بادۂ حبِ نبیؐ سے

مخمور ہوکر یہہ عرض کرتا جاتا ہے - بقول مؤلف -

قصیدہ

دل سنبھل جائے کسیطور سے دیوانے کا — وہ بھی دن آئے مدینہ تک پہونچ جانیکا
جسکو بہاتی ہے مدینہ کی فضا اے بلبل — قصد کرتا نہیں فردوس میں وہ جانیکا
یا نبیؐ شربتِ دیدار سے صحت بخشو — میں بھی بیمار ہوں خضرا کے شفاخانیکا
راتدن جلتا ہوں میں شمع رُخ روشن پر — حوصلہ کیا ہے مگر سامنے پروانیکا
قل ہو اللہ احد نشہ میں پڑہتا ہوں مدام — مئے وحدت سے عجب حال ہے مستانیکا
آپکے چہرۂ تابندہ سے اُٹھا ہے نقاب — خوف کیونکر نہو پھر طور کے جل جانیکا
اے فلک جانے نہیں دیتا ہے کیوں تو انکو — کیا ارادہ ہے ترا ہجر میں ترسانیکا
فکر خامے کی ہے لکھنے کو ثنائے احمدؐ — ہے ارادہ مرا سرخاب کے پر لانیکا
لب شیرین پیمبرؐ کی ثنا کا ہے خیال — مجکو ملتا ہے مزا شیر و شکر کھانے کا
درِ پر نور پہ جسوقت پہونچ جاونگا — دمبدم سجدہ ادا ہویگا شکرانیکا

جب قدمبوسی حضرتؐ ہو میسر تحقیق
پھر نکر قصد مدینے سے پلٹ آنیکا

قافلہ جب روز بروز سیکڑوں تکالیف اور مصائبات سفر سہکر کوچ بکوچ منزل بہ منزل طے کرتا ہوا کوہ مفرح تک پہونچتا ہے عشاق ہشاش وبشاش اپنے سواریوں سے اوترکر اوسپر

چڑھتے ہین تو مدینہ منورہ وہانسے مدنظر ہوتا ہے۔ پس عشاق دیکھکر بیتابانہ اپنے تمنائے دل کو ظاہر کرتے ہین۔ بقولِ مولف۔

قصیدہ

درِ احمدؐ پہ جب میرا گذر ہو
تو سنگِ آستان ہو اور یہ سر ہو

خدا جس روئے انور کا ہے عاشق
فدا اوس پہ نہ کیون شمس و قمر ہو

نبیؐ دوسرا پر مین فدا ہون
تصدق میرے مادر اور پدر ہو

چراغِ داغِ عشقِ مصطفیٰؐ سے
مرے دلکا الٰہی پُر نور گھر ہو

الٰہی نزع کا جب وقت آئے
جمالِ مصطفیٰؐ پیشِ نظر ہو

ق

صبا پونچا تو میری التجا کو
مدینے مین اگر تیرا گذر ہو

بلاتے کیون نہین پاس اپنے مجھکو
خفا کسواسطے آپ اسقدر ہو

مدینے مین مرون جاکر مین یارب
دعا مین میرے تو اتنا اثر ہو

خدایا نخل دلمین میرے پیدا
ترے عشق و محبت کا ثمر ہو

جنہین ہے خواہشِ فرزند یا زر
بحقِ مصطفیٰؐ انکو میسر ہو

الٰہی بانیٔ محفل پہ ہر دم
ترے فضل و کرم کی اک نظر ہو

طفیلِ محفلِ میلادِ حضرتؐ
فزون تر قصرِ جنت سے یہ گھر ہو

ثنا خوانِ محمدؐ ہون مین تحقیق
مجھے کیا روزِ محشر کا خطر ہو

حضرات - مدینہ منورہ کوہ مفرح سے چار کوس کے فاصلہ پر رہتا ہے جب قافلہ وہان سے کچھ آگے بڑہتا ہے تو ہمارے سرکار دو عالم کی گنبد مقدس کے چارون قبے مثل برچیون کے عشاقون کے مد نظر ہوتے ہین فوراً اونکی اشتیاق بھرے سینے چور چور ہو جاتے ہین - اور بیساختہ یہہ اشعار زبان حال سے نکل آتے ہین -

قصیدہ

جب کوہ مفرح سے مدینہ نظر آیا
فرحت کے کرامت کا خزینہ نظر آیا

ہر سنگ سی ہر برگ سی ہر ذری سی وانگے
یک جلوۂ تابوتِ سکینہ نظر آیا

امواج مصیبت کے طلاطم کا گیا ڈر
جو رحمت عالم کا سفینہ نظر آیا

ملتا ہے اسی باب سے بس قرب الٰہی
کیا قرب خداوند کا زینہ نظر آیا

تعظیم مدینے کا جو منکر ہے شقی ہے
یہ اوسکی شقاوت کا قرینہ نظر آیا

کیا فضل مدینہ ہے کہ از فرطِ خجالت
مکے کے بھی چہرے پہ پسینا نظر آیا

صد شکرِ خدا سنگِ درپاک جو چوما
پرنور یہ اپنا رخ و سینہ نظر آیا

مسکین کے لئے در ترا ای فخر سلیمان
ایمان کے خاتم کا نگینہ نظر آیا

سبحان اللہ وہ روضۂ منورہ کے گبند کا نظر آنا وہ باغونکا سبزہ وہ شہر محبوب کے درختون کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کا چلنا ادہر پھولون کی کلیونکا چٹخ چٹخ کر کھلنا اور وہ خوشبو کا مہکنا - اور شبنم کی تونوار اور وہ چارون سمت نور ہی نور کی بہار عجب ہی عجب لطف دکھاتی ہے جنکی آنکھیں اوسوقت کا نظارہ

کر چکین ہون بس اونہین کا ہی دل کچھ جانتا ہے اور تمام عشاق اپنے اپنے سواریون سے پیادہ پا ہو جاتے ہین کسی نے جوش وخروش کے ساتھ صلی علی کا نعرہ مارتا ہے کوئی بار بار سلام عرض کرتا جاتا ہے اور کسی کا دل اختیار سے باہر ہو کہتا ہے ۔

قصیدہ

نعمت حق کے خزانے پہ غریب آپہونچے
یعنے ہم آج مدینے کے قریب آپہونچے
راہ پرخطر تھی سامان بھی نہ تھا لیکن ہم
جذبۂ لطف سے با حال عجیب آپہونچے
تھے وہ بدبخت جو حج کرکے وطن کو بھاگے
روضۂ پاک تلک نیک نصیب آپہونچے
ہر دعا ہوگی مجاب اب تو ہماری بیشک
جبکہ ہم دور سے نزدیک مجیب آپہونچے
شکر حق کیا ہو ادا ہمسے بہلا ای مسکین
تا در روضۂ پرنور حبیب آپہونچے

حضرات قافلہ جب اسی شوق وذوق مین مستانہ وار جھومتا ۔ اور اوس راہ کی سرزمین چومتا اپنے معشوق کے روضۂ منورہ پر مثل پروانہ نثار ہونیکی تمنا مین ۔ بیر علی پر پہونچتا ہے ۔ بیر علی باب مدینہ کے متصل ایک باغ اور ایک چاہ ہے ۔ بس اوسی کنوین کا نام بیر علی ہے قافلہ کا وہین قیام ہوتا ہے وہ صبح صادق کا وقت اونٹونکا بولنا اور وہ لال ٹینون کا جھلا جھلا کر جلنا عشاق کا اشعار عاشقانہ پڑھنا عجب لطف دکھاتا ہے ۔

قطعہ

معطر ہے منور ہے مصفا ہے اجالا ہے
نبی کا سبز گنبد نور کے سانچے میں ڈھالا ہے
بہار خلد آتی ہے نظر روضہ کی جالی سے
مدینہ قطعۂ جنت ہے سب شہروں سے اعلی ہے

اہل مدینہ جوق جوق ہم دلِ مجروح اور کشتگانِ محبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمِ جگر پر مرہم مژدۂ وصال لگانے پیشوا تشریف لاتے ہیں اور ہر ایک سے خاطر و مدارات کے ساتھ فرماتے ہیں۔

قصیدہ

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو
آبِ زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جودِ شہِ کوثر کا بھی دریا دیکھو
دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی
اونکے کشتوں کا بھی حسرت سی تڑپنا دیکھو
خوب آنکھوں سی لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو
واں مطیعوں کا جگر خوف سی پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو
مہرِ مادر کا مزا دیتا ہے آغوشِ خطیم
جن پہ ماں باپ فدا یاں کرم اونکا دیکھو
زینتِ کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرما ہے یاں کونین کا دولہا دیکھو
دھو چکا ظلمتِ دل بوسۂ سنگِ اسود
خاک بوسی مدینے کا بھی رتبہ دیکھو
بے نیازی سی وہاں کانپتی ہوگی طاعت
جوشِ رحمت پہ یہاں ناز گنہ کا دیکھو
جمعہ مکہ کا تھا عید اہل عبادت کیلئے
مجرمو آؤ یہاں عید دو شنبہ دیکھو
غور سی سن تو رضا کعبے سی آتی ہے صدا
میرے آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

حجاج چاہ بیر علی میں غسل کرکے لباس فاخرہ سے درست اور عطر سی معطر ہوکر درود پڑھتے ہوئے ہمارے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ منورہ پر حاضر ہوکے باادب سلام عرض کرتے ہیں جنت کی

کیاری پہ بیٹھتے ہیں۔ حضرات خدا ہمکو اور تمکو بھی وہاں کی حضوری سے مشرف فرماوے تو بعد صلوات وسلام کے عرض کریں گے قطعہ

شکر ہے آج مدینہ میں غلام آپہونچے — کشور ہند سے مشتاق سلام آپہونچے
یانبی کیجیے مقبول ہماری تسلیم — شوق دیدار رہا ہمکو مدام آپہونچے

الغرض دس دن تک قافلہ مدینہ منورہ میں رہتا ہے حجاج دونوں وقت روضۂ مطہرہ پہ حاضر ہوکر درود وسلام عرض کرتے ہیں حضرات مدینہ والوں کا کیسا مرتبہ ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مدینہ والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کریگا اس قدر جلد تباہ ہوجائیگا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے بھائیو مثل مشہور ہے کہ لیلا کا کتا بھی پیارا ہوتا ہے۔ مجنوں کو اوسی کے دیکھنے کا سہارا ہوتا ہے میاں جو عاشقان رسول ہیں اونکو وہاں رہکر اپنے آقا کے غلاموں کے قدم چومنا ہی تسکین خاطر کے لیئے کافی ہے۔ جب گیارہویں روز قافلہ مدینے سے رخصت ہوتا ہے تو شور محشر قافلہ میں برپا ہوتا ہے عشاق کا جدائی کی بیتابی سے رونا اور بلبلانا۔ حجاج کا الفاظ رخصت زبان پہ لاکے سلام رخصتی پڑھنا۔ قیامت کا نمونہ بلکہ اوس سے بھی بڑھا ہوتا ہے جب قافلہ مدینے سے کچھ دور ہوتا ہے تو ہر حاجی حسرت کے نگاہوں سے پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتا جاتا ہے اور با چشم گریاں اور سینہ بریاں اس طرح کہتا ہے

قصیدہ

یک بیک آہ کیا ہوا ہای مدینہ رسول
وصل تھا یا کہ خواب تھا ہای مدینہ رسول

ہجر مدینہ اور ہم جیتے ہیں زہر کھا کے ہم
جینے سے آتی ہے حیا ہای مدینہ رسول

زندگی ہو تو ہو وہاں موت بھی ہو تو ہو وہاں
واں کی فنا بھی ہے بقا ہای مدینہ رسول

دل سے جو پوچھتا ہوں میں رنج و ملال کا سبب
کہتا ہے مجھسے دل مرا ہای مدینہ رسول

مسکیں وہاں سے جب چلے پھر کے بھی دیکھتے رہے
دیکھتے ہی دیکھتے چھپ گیا ہای مدینہ رسول

حضرات مدینۂ منورہ وہ مقام ہے کہ اسلام جہاں سے شائع ہوا۔ اور آخر زمانہ میں تمامی جہان سے اسلام پھر وہیں چلا جائیگا۔ جس طرح سانپ پھر کر اپنے گھر میں چلا جاتا ہے۔ دجال مردود کا وہاں گذر نہیں اور برے لوگ وہاں رہ نہیں سکتے۔ مخبر صادق نے فرمایا ہے کہ مدینہ لوہار کی بھٹی ہے جس طرح لوہار کی بھٹی سے لوہا پاک و صاف ہو کر نکلتا ہے اسی طرح جو مومن مدینہ کو جاتا ہے زنگ عصیاں سے پاک اور صاف ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جب دجال کا خروج ہوگا وہ مردود تمام جہان میں گشت کریگا جب مکہ اور مدینہ اور بیت المقدس زادہم اللہ شرفاً و تعظیماً کے طرف جائیگا فرشتوں کو سرگرم محافظت پا کر وہاں سے بھاگیگا۔ اے بھائیو دجال کے نکلنے کی جو جو علامات حضرت رسول خداؐ نے بیان فرمایا ہے وہ سب اسوقت فی زمانہ پائے جاتے ہیں خدائے کریم اپنے فضل و

کرم سے ہمارے ایمان کو محفوظ رکھے۔ اور وہاں کی حضوری سے مشرف فرمائے جیسا کہ کسی عاشق کا قول ہے۔

قصیدہ

مدینہ مرا اب وطن ہو اے طٰہٰ — میری روح واں اور تن ہو الٰہی
مدینے میں لاشہ پڑا ہو ہمارا — میسر نہ گور و کفن ہو الٰہی
وہ نورانی قبہ وہ رحمت کا جلوہ — نظر میں وہ پیارا چمن ہو الٰہی
ضریح مقدس کے پردہ کا میرا — کفن ہو الٰہی کفن ہو الٰہی
بہاریں ہوں جوبن پہ باغ حرم کی — یہ بلبل وہاں نعرہ زن ہو الٰہی
اوٹھے جھومتا ابر اونکے کرم کا — شفاعت کی پڑھتی پہرن ہو الٰہی
قیامت میں پرچم نبی کے علم کا — میرے سر پہ سایہ فگن ہو الٰہی

گنا جائے مسکین بھی مداح اونکا
یہ مقبول میرا سخن ہو الٰہی

خدائے پاک نے آپ کو مجموعۂ محامد و فضایل بنایا ہے۔ اب یہاں ایک سوال عاید ہوتا ہے۔ کہ جب ہمارے حضور کا عالی مرتبہ ہے تو زمین پر قیام پذیر کیوں ہوئے لازم تھا کہ مثل عیسیٰ علیہ السلام کے ہمارے آقا بھی اپنے مرتبہ کے لایق کسی آسمان یا عرش پر جلوہ گر ہوتے اس سے تو عیسیٰ علیہ السلام کا مرتبہ بڑا معلوم ہوتا ہے۔ اسکا پہلا جواب یہ ہے کہ ہمارے شفیع المذنبین کو امت کی محبت بغایت درجہ ہے۔ چنانچہ جناب باری

فرماتا ہے۔ **وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ** یعنے اللہ کی شان سے بعید ہے کہ آپ اپنی امت میں رہیں اور امت عذاب میں مبتلا ہو۔ اس آیت کا شان نزول یہہ ہے کہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار قریش کو اسلام کی دعوت کی اونہوں نے طرح طرح کی تکلیف پہونچائے اور آپ سے کہتے تھے کہ اگر تم سچے نبی ہو تو آسمان سے پتھر برسنے لگیں حضور تو رحمت العالمین ہیں یہہ سنکر آپ کو خوف ہوا کہ مثل اور امتوں کے اس امت پر بھی اونکے سرکشی کی پاداش میں کہیں عذاب نازل ہو۔ اللہ تعالےٰ نے آپکی تشفی اس آیہ کے نزول سے فرما دیا۔ کہ جب تک آپ ان لوگوں میں ہیں آپکے وجود باوجود سے یہہ لوگ عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ اس لیے حضور نے فرش خاک اختیار فرمایا۔ دوسرا جواب اظہر من الشمس ہے کہ جو پلہ گران ہوتا ہے وہی جھک جاتا ہے۔ اللہ جلشانہ تمام دیندار بھائیوں کو اور دیندار بہنوں کو توفیق نیک دے کہ احکام خدا کے پابند اور عشق رسول معظم کے مبتلا بنجائیں۔ اور خاتمہ خیر ہو اور مدینہ منورہ کے رزق زمیں بنجائیں۔ وقت آخر جمال انور دیکھتے ہی دیکھتے خاتمہ ہوجائے بقول حضرت بلہار غفر اللہ ذنوبہ

قصیدہ

رسول اللہ آنا وقت آخر
جمال اپنا دکھانا وقت آخر

کرم سے شربت دیدار ہمکو
پلانا آ پلانا وقت آخر
ہمیں لیجا کے کوئی ڈالدینا
بہ زیر آستانہ وقت آخر
بدل یٰسین کے نام محمدؐ
ارے لوگو پڑھانا وقت آخر
عوض کلمہ کے بس نام محمدؐ
لحد تک کہتے جانا وقت آخر
پیالا ارگجی کا پڑھکے صلواۃ
محبو تم چھڑکنا وقت آخر
محمد رحمت اللعالمین ہو
خدارا رحم کرنا وقت آخر

رہے جب قبر میں بلہار تنہا
وہاں تشریف لانا وقت آخر

محمد جو رویا میں آئے تو ہوتے
مرا بخت خفتہ جگائے تو ہوتے
کبھی اپنا جلوہ دکھائے تو ہوتے
مجھے اپنا شیدا بنائے تو ہوتے
ذرا دل میں تشریف لائے تو ہوتے
یہ بستی ہے ویراں بسائے تو ہوتے
بھٹکتا نہ میں اس طرح مثل مجنوں
کبھی در پہ اپنے بلائے تو ہوتے
رہی دل میں حسرت مرے یا محمدؐ
مجھے اپنا بندہ بنائے تو ہوتے
اوٹھا کر نقاب اپنے چہرہ سے صاحب
وہ نور خدا کچھ دکھائے تو ہوتے
مرے جذب الفت کی کھلتی حقیقت
جناب آپ تشریف لائے تو ہوتے

مرے خرمن جاں پہ تحقیق حضرت
تبسم سے بجلی گرائے تو ہوتے

بیان وصال شریف آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم

سرگردانی قلم شکستہ رقم کی تحریر واقعہ وفات خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسقدر ہے کہ ہر حرف تازہ رقم ہجوم رنج اور غم سے آلودہ خاک۔ اور ہر سطر پرپیچ اور غم مین سلسلہ چاک ہے مقام حیرت ہی کہ جس کے واسطے حضرت آدم اور ملایکہ مسجدہ ہزار عالم عالم ظہور مین آیا ہو وہ دنیا مین نرہی پس اور کوئی اس تیرہ خاکدان وحشت سرا مین کیا ارادہ قیام کا کرسکتا ہی۔ خامہ ژولیدہ بیان زانوئے ندامت سے سر نہین اوٹھا سکتا کہ ابھی حال ولادت خواجہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا زبان پر تھا۔ اور کونج مکان زمین و آسمان سے آوازہ تہنیت کا بلند تھا اب واقعہ جگر گداز وفات کس زبان سے بیان کرے لیکن جو حدیث نبوی (حَیَاتِی خَیْرٌ لَّکُمْ وَمَمَاتِی خَیْرٌ لَّکُمْ) یعنے میری حیات بھی تمھارے واسطے بہتر ہی اور ممات بھی تمھارے واسطے بہتر ہے۔ ضرور ہوا کہ کچھ حال اس سانحہ قیامت خیز کا بھی بیان کیا جائے۔ روایت ہی کہ ہجرت کے دسوین سال آٹھوین تاریخ ذیحجہ کو خاتم النبیین نے اپنے یارون کے ساتھ عرفات مین دو رکعت نماز ادا کی اوسی شام کو جبریل علیہ السلام یہ آخری آیت لائے۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا یعنے آجکے روز کامل کیا مین نے دین تمھارا۔ اور تمام کی تم پر نعمت اپنی اور راضی ہوا مین بیچکر واسطے تمھارے دین اسلام کو۔

پس سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے جان لیا کہ۔ سفر آخرت کا قریب ہے بعد اداے حج کے۔ مکانات آبا و اجداد کے ملاحظہ فرماکر احکام دین کی تلقین فرماکے کلمات رخصت کے زبان پر لائے۔

قصیدہ

رخصت ہی کعبہ سے ملو پھر ہم کہان کعبہ کہان
جی بھر کے اوسکو دیکھلو پھر ہم کہان کعبہ کہان

یہ جسم ہی وہ جان ہی اسمین تجلی اوسکی شان ہی۔
کرلو طواف ایمان ہی پھر ہم کہان کعبہ کہان

رخت لیے نزات ہی دیکھو یہ رنگ ذات ہے
سمجھو اسی ایک بات ہی پھر ہم کہان کعبہ کہان

رب سے جدا کعبہ ہی کب یہ بیت رب ہے عین رب
ہی طوف واجب اس سبب پھر ہم کہان کعبہ کہان

لما ہر زیارت گر ملی سیری نہین حاصل ہوئی
کرلو سلام رخصتی پھر ہم کہان کعبہ کہان

خواہش تھی اوسکے دید کی جلوہ نہ دکھلایا کبھی
گر وہ نہین گھر ہی سہی پھر ہم کہان کعبہ کہان

شاید آیندہ سال مین پھر اتفاق حج کا نہو۔ اس واسطے اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہین اور اوسی سال مین سورہ۔ اذا جاء۔ نازل ہوا۔ آپنے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ اللہ تعالے مجھے اس جہان سے رحلت کی خبر دیتا ہی۔ تمام صحابہ رضوان اللہ تعالے علیہم یہ سنکر گریہ وزاری کیے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسی مقام مین درد پیدا ہوا چنانچہ تیرہ نمازین آپنے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی اقتدا سے پڑھین۔ آخر حجۃ الوداع سے فارغ ہوکر مدینہ منورہ مین تشریف لائے۔ اہل بقیع اور شہداے احد کے واسطے دعائے

مغفرت فرمایا۔ الغرض آخر ماہ صفر چہار شنبہ کے روز میمونہ خاتون کے گھر مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھین۔ دردسر اور بخار شروع ہوا۔ شدت مرض مین سب ازواج مطہرات تیمارداری کو وہان آئین۔ ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل مین کہان رہونگا۔ سبھون نے مرضی مبارک سے آگاہ ہوکر عرض کیا کہ جس جگہہ آپکی مرضی مبارک ہے۔ آخرکار حضرت نے اہل بیت کی دستیاری سے حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے حجرہ مین تشریف لائے اوسوقت آپکو دردسر اور بخار کی نہایت شدت تھی۔ بیقراری سے بار بار بستر پر کروٹین بدلتے تھے۔ سر مبارک بی بی عایشہ صدیقہ کے زانون پر تھا۔ عایشہ صدیقہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ جسم اطہر از حد گرم ہے۔ آپنے فرمایا کہ اے عایشہ تمہاری اور میری مفارقت کا وقت قریب آیا ہے۔ بی بی عایشہ نے یہ سنکر ایک آہ سرد دل پر درد سے بھرین۔ حضرت نے فرمایا۔ اے عایشہ صبر کر کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ہر ایک کو شربت موت چکھنا ضرور ہے اوسکے دوسرے روز جمعہ تھا بلال رضی اللہ تعالے عنہ نے اذان دے جسوقت صلوات جمعہ کہے آپنے صحابۂ کرام کو بلاکر اون کے مونڈھون پر ہاتھ رکھکے بہ ہزار دشواری مسجد مین تشریف فرما ہوئے۔ اور فرمایا کہ مجھہ مین ضعف کی وجہ سے طاقت نہین ہے۔ چاہئے کہ ابوبکر نماز پڑھوائین یہ سنکر تمام صحابہ بے اختیار رونے لگے کسی مین تاب ضبط کی باقی نہ تھی آخر

آپ نے بہزار دشواری نماز ادا کرکے وصیت فرمائے کہ بھائیو مین نے موافق وحی کے تمکو سب نیک و بد سے آگاہ کیا۔ اب وقت میرا آخر پہنچا تمکو چاہیے کہ بعد میرے تمام کاروبار ہوشیاری سے کرین۔ یہہ سنکر صحابا کو یورش غم اور بھی زیادہ ہوا۔ ابوبکر صدیق نے عرض کیا کہ۔ یارسول اللہ آجکی شب مین نے یہہ خواب دیکھا کہ چادر عایشہ کے سر سے اڑگئی۔ آپ نے فرمایا کہ۔ یہہ نشانی اونکے بیوہ ہونے کی ہے۔ اوسکے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ۔ عدل میرا ٹوٹ گیا۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ عدل مین ہون پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے خواب مین ایک ورق کلام اللہ کا ہوا پر اڑگیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ ورق قرآن کا میری روح ہے۔ جو تن سے ہوا ہوگی۔ علی ہذا القیاس حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے خواب مین میری ڈھال ٹوٹ گئی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یا علی سپر تیری مین ہون۔ ٹوٹنا اوسکا گویا میرا اس دار فانی سے جانا ہے پھر حسنین رضی اللہ تعالے عنہما نے عرض کیا یا جدی ہمارے خواب مین ایک درخت بزرگ گر پڑا ہے آپ نے فرمایا۔ اے نور العینین وہ درخت مین ہون کہ اس جہان سے جاؤنگا۔ جب مسجد سے حجرہ عایشہ مین تشریف لائے۔ عایشہ نے عرض کیا یارسول اللہ میرے خواب مین میرے گھر کا

ستون گر پڑا ہے۔ فرمایا یا عایشہ جو عورت یہہ خواب دیکھے اوس کا شوہر مرتا ہے۔

حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ روایت کرتی ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز شدت مرض مین اپنے خاص اصحاب کو میرے گھر مین بلایا جس وقت اونکو دیکھا۔ نہایت شفقت اور عنایت سے اونکی غربت اور بیکسی پر نظر کرکے فرمایا۔ اے لوگو ہمارے اور تمہارے ایام فراق کے قریب آن پہونچے اور جلدی رخصت ہوا چاہتا ہے نبی تمھارا اس جہان سے اصحاب کو یہہ سُنکر صبر و استقلال ہاتھ سے جاتا رہا جس کو دیکھو ایک سکتے کا عالم تھا۔

الغرض صحابیون نے پوچھا کہ۔ یا رسول اللہ آپ کب انتقال فرمائینگے فرمایا بہت قریب۔ عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ آپکو غسل کون دے۔ فرمایا مردان اہل بیت سے جو قریب تر ہون۔ پوچھا یا رسول اللہ کفن کس کپڑیکا دیا جائے۔ فرمایا یہی لباس جو میرے جسم پر ہے کفایت کرتا ہے اور جو چاہو یعنے بردیمنی خواہ مصری یا اور کوئی کپڑا سفید جیسا میسر ہو۔ پوچھا یا حبیب اللہ نماز جنازے کی کون پڑھاوے۔ اتنے مین کسی سے ضبط گریہ نہو سکا سب کے سب بے اختیار رونے لگے۔ جناب رسالت مآب بھی نہایت شفقت سے آبدیدہ ہوئے اور ارشاد فرمائے۔ کہ

صبر کرو رحمت خدا نازل ہو تمپر اے لوگو جسوقت مجھے غسل دیکے کفنا دو گے قبر کے پاس رکھکے ایک لحظہ علیحدہ ہو جاؤ پہلے میرا پروردگار مجھپر خود آپ رحمت خاص نازل فرماویگا۔ پھر میرے جنازے کی نماز جبرئیل معہ ملائک مقربین کے پڑھیگا۔ پھر میکائیل۔ پھر اسرافیل۔ پھر ملک الموت معہ اپنے اپنے افواج کے۔ بعد اسکے مردان اہل بیت پھر عورات اوسکے بعد تم سب لوگ جماعت جماعت آکے میرے جنازہ کی نماز پڑھتے جائیں۔ اور جو شخص پیروی میرے دین کی کرے اوسکو قیامت تک میرا اسلام پہنچاتے رہو۔ ایک روز حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عیادت کے واسطے جبرئیل علیہ السلام آے۔ حضرت نے فرمایا کہ۔ یا اخی جبرئیل بعد میرے دنیا میں تم آوگے۔ جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپکے بعد دس مرتبہ دنیا میں میرا آنا ہوگا اور ہر مرتبہ ایک ایک چیز دنیا سے لیجانا ہوگا حضرت نے فرمایا کیا کیا چیزیں لیجاوگے۔ جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ پہلے مرتبہ۔ گوہر صبر دنیا سے لیجاؤنگا۔ دوسرے بار گوہر شرم۔ تیسرے مرتبہ۔ گوہر محبت۔ چوتھے مرتبہ عدل۔ پانچویں مرتبہ برکت۔ چھٹے مرتبہ۔ سخاوت۔ ساتویں مرتبہ۔ صداقت۔ آٹھویں مرتبہ حلال۔ نویں مرتبہ۔ گوہر علم۔ دسویں مرتبہ۔ برکت قرآن مجید کی۔ جب دس چیزیں دنیا سے اٹھالئے جاوینگے۔ تب آثار قیامت کے ظاہر ہونگے

پھر حضرت نے جبرئیل امین سے پوچھا۔ یا اخی جبرئیل حال میری امت کا بعد میرے کیونکر ہوگا۔ جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ حق تعالے ارشاد فرماتا ہے کہ میرے حبیب سے کہو کہ وہ اپنی امت کو میرے حوالے کر دین۔ مین اون کا محافظ رہونگا۔ اور قیامت کے روز پھر صحیح و سلامت اوسکو تیرے حوالے کرونگا۔

روایت ہے کہ ایک روز جبرئیل علیہ السلام حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوئے اور عرض کیے کہ۔ خدائے تعالے بعد سلام اور خیریت پرسی کے فرماتا ہے کہ۔ اگر مرضی مبارک آپکی ابھی دنیا مین رہنے کی ہے تو کچہ مشکل نہین شفائے کامل عنایت کرون ورنہ اپنی جوار رحمت مین جائے آسایش کی تجویز کرون۔ حضرت نے فرمایا مزاج تو بہت ناساز ہے مگر۔

قصیدہ

نہ مہر و وفا نے جفا چاہتا ہون
بہر حال تیری رضا چاہتا ہون

نہین مجھکو حاجت ہی دیر و حرم کی
جہان تو ملے وان ملا چاہتا ہون

شرف جانکر بادشاہی سے بہتر
گدا تیرے در کا بنا چاہتا ہون

نظر کا مجھے تیر لاگا ہے کاری
کمان ابرو خانہ کیا چاہتا ہون

وہ منہ دیکھہ بس رات دن خوش بخوش ہون
تری زلف مین جا پھنسا چاہتا ہون

CHECKED

میری جان و ایمان تجھپر سے قربان
تو لے یا نہ لے مین دیا چاہتا ہون

شدت مرض مین سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ بی بی فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کو بلایا اور اپنے پاس بٹھا کر فرمایا کہ۔ اے نور چشم راحت جان فاطمہ۔

قصیدہ

بندہ اللہ کہلاتے ہین ہم
صورت آدم نظر آتے ہین ہم
جو حقیقت ہی ہماری کیا کہین
آہ بس کہنے کو شرماتے ہین ہم
ڈہونڈہتے ہین جبکہ حق کی ذات کو
آپ خود اپنے تئین پاتے ہین ہم
سینہ گلشن ہو جو اپنا کیا عجب
عشق مین بس گل پہ گل کہاتے ہین ہم
دیر سے مطلب نہ کعبے سے غرض
ہی جہان جانا وہین جاتے ہین ہم

حضرت سیدہ نے یہہ سنکر رونا اور واویلا شروع کیا۔ اور کہا افسوس اب مدینہ ویران ہوا۔ انصار و اصحاب یہہ حال سنکر نہایت حیران و سراسیمہ ہو گئے۔ اور جوق جوق آکر گرد مسجد نبوی کے جمع ہوئے۔ اور گریہ و زاری سے شور محشر برپا کیا۔

قصیدہ

دل آپکی ہم فرقت مین شاہا کہانتک جلاوین فریاد و فریاد
اس بیکسی کا ہم حال اپنا کسکو سناوین فریاد و فریاد
تم بن نہین ہی کوئی وسیلہ وہ تو جانتا ہین شاہا
خادم تمہاری کہلا کر اب ہم کسکو کہاوین فریاد و فریاد

بار غمسے دل ہمارا گھبرا رہا ہے شاہ والا
یہ حال اپنا افسوس افسوس کسکو دکھاوین فریاد فریاد
دل آپکا ہی الگ کا ہی جان آپکی ہی ہم آگئے ہین
کوئی کہان ہی ہمتا وسیلہ کسکو بلاوین فریاد فریاد
ہی کون جو دیوے داد ہم بیکسونکی ہی آپسے التجا
رو رو کے ہم گڑگڑا کے لاکھون طرحسے بس غل مچاوین فریاد فریاد
دنیائے دون سے دم بھر کی فرصت پاتے نہین ہین افسوس افسوس
نعت نبی مین جا فقط قلم ہم کیونکر چلاوین فریاد فریاد

حضرت ختم المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم یہ فریاد و زاری اصحابونکی سنکر بہزار دشواری مسجد مین تشریف لائے اور بلال کو حکم دئے کہ۔ کوچہ و بازار مین منادی کردو کہ وصیت واپسین سے کوئی شخص محروم نرہے۔ بلال روتی ہوئے مدینے کے ہر بازار و کوچہ مین آواز دئے کہ اے لوگو آج نبی آخر الزمان کی آخری وصیت ہی۔ جو کوئی یہ آخری وصیت سنا چاہتا ہی وہ مسجد نبوی مین جلد حاضر ہو جائے۔ نہین تو پھر یہ رسول کہان اور یہ وصیت کہان۔

پس تمام مسلمان یہ خبر سنتے ہی اپنے دوکانین چھوڑ چھوڑ کر زن و مرد روتے ہوئے مسجد مین حاضر ہوئے۔ اسقدر خلقت جمع ہوئی کہ صحن مسجد مین کہین قدم رکھنے کی جگہہ باقی نہ تھی۔ سید عالم مسافر ملک عدم نے بعد حمد و سپاس حق تعالی کے فرمایا کہ اے بھائیو ڈرو اپنی رب سے اور اطاعت کرو اپنے رب کی نفس امارہ کی پیروی مت کرو کہ یہ بہت بری بلا ہے دیکھو آخر سبکو ایک روز مرنا ہے

ہم نکہتے تھے کہ بد ہین عمل نفسانی
خمسہ
کیون دلا ایک نصیحت بھی نہ تو نے مانی

موت سر پہ ہے ارے خود غلطی کی بانی
تو بصد معصیت آلودہ و نافرمانی
شرم بادت ز خدا تا کے ازین نادانی

حب دنیا نے بھلایا ہے زبس الفت دوست
دل کے آئینہ میں دیکھی نہ کبھی صورت دوست
مبتلا جرم کا ہے چھوٹ گئی بس طاعت دوست
ہمہ شب خفتہ و غافل شدہ از رحمت دوست
روز ہا در طلب عشرت و ہم عصیانی

ہے حباب اپنی حیات اسکا بھروسہ ہے ستم
زندگی شرط ہے بندگی کیلئے اے ہمدم
سایہ کی طرح جوانی کا ڈھلیگا عالم
چند گوئی کہ بہ پیری رسم و طوبہ کنم
چہ کنی گر بہ جوانی بہ اجل در مانی

کیسے کیسے تجھے تیرے نظر میں گلرو خورسند
موت نے کر دیا اون سبکو زمین کا پیوند
خواب غفلت میں یہ آرام کریگا تا چند
ہمنشینانِ تو بس زیر لحد خاک شدند
چشم عبرت بکشا خواجہ اگر انسانی

گور کی فکر نے کی قلب کی وحشت دونی
ساری دنیا نظر آنے لگی سونی سونی
چلدیا گور غریبان پہ بصد محزونی
بر سر قبر یکے رفتم و گفتم چونی
گفت احوال چہ پرسی چو تو آگی دانی

ہنسکے ہستی پہ مرے اہل فنا نے پوچھا
عیش و آرام میں اللہ کو تو بھول گیا
عالم فانی پہ بے فکر ہے کر کے تکیہ
مگر از ذائقت الموت خبر نیست ترا
کہ تو بے ہوش درین عالم سرگردانی

دستگیر الفت دنیا کا نرہ یون پابند   پاس انفاس کے پہنچا دی سر عرش کمند
کسی عارف نے پکارا ہے باآواز بلند   جا مبیا واقف دم باش عزیزان نفسند

ترک دنیا بکن آخر کہ تو ہم مہمانی

اسکی بعد فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث انی ترکت فیکم الثقلین کلام اللہ و عترتی یعنی تحقیق مین نے چھوڑا تم مین دو چیز ایک کلام اللہ دوسری اہلبیت میرا اسلئے کہ عمل کرو تم کلام اللہ پر اور دوست رکھو تم اہلبیت کو میرے حضرت اہلبیت سے مراد جناب علی رضی اللہ تعالے عنہ اور حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہا اور حسنین رضی اللہ تعالے عنہما سے مراد ہے چنانچہ اسبارہ مین حدیث شریف ہے روایت کرتے ہین۔ سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ وقال لما نزلت هذه الاية۔ ندع ابناءنا وابناءكم دعا رسول الله صلى الله عليه واله واصحابه وسلم عليا وفاطمة وحسنا وحسينا۔ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم هولاء اهلبيتي رواه مسلم۔

یعنے نازل ہوئی یہ جب آیت   ندع ابناؤنا کی سب آیت
شاہ لولاک نے یہہ فرمایا   فاطمہ اور علی کو بلوایا
اور حسنین کو بھی ساتھ بلا   جمع چارون کو ایک جا پہ کیا
پھر یہہ کہنے لگے وہ ماہ عرب   یہہ میرے اہل بیت ہین یارب
فاطمہ و حسن حسین و علی   ہین بلا شک یہ اہل بیت نبی

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت ملکر پنج تن ہوے جو محب نبیؐ ہے اوسکو آپکے اہل بیت کی محبت لازم ہے۔ خداوند کریم پنج تن کے عشق و محبت مین عمر بسر کردے بقول مولف۔

محبت جو رکھتا ہون مین پنج تن سے ہون آزاد محشر مین رنج و محن سے
لحد مین وہ تشریف لاتے ہین سنکر میری جان نکلکر چلی میری تن سے
ذرا جلوہ اپنا دکھا دو محمدؐ فدا تمپہ ہوتا ہون مین جان و تن سے
مین عاشق ہون تیرا تو معشوق میرا نہین مجھکو الفت کسی گلبدن سے
غم ہجر احمد مین آنکھونسے میرے روان ہی یہ دریا بڑے جوش زن سے
اٹھونگا مین جسوقت مرقد سے اپنی صدائے محمدؐ رہیگی دہن سے
لحد مین بھی لکھنے کو نعت پیمبر میرے ہاتھ نکلینگے میرے کفن سے
محمدؐ کے کوچہ مین رکھدینا لاشہ نہین مجھکو حاجت ہی گور و کفن سے
بسا ہے یہہ تن عطر حب نبی مین نہ عنبر کی خواہش نہ مشک ختن سے
گنہگار خادم مین تیرا ہون آقا اٹھاوے نہ کوئی ترے انجمن سے
ستانا چلانا گرہانا رُلانا یہ قسمت نے سیکھا ہے چرخ کہن سے
قطعہ
مقدر کہان ایسے میرے تھے خالق مدینہ جو لیجاتے مجھکو دکن سے
ترا فضل تھا جو نکالے ہین آقا چلا سوئے یثرب نکل کر وطن سے
یہی لوگ کہتے ہین اشعار سنکر مہکتی ہے بو سے محبت سخن سے

نہین مجھکو چاہت دکن کے چمن سے	مین تحقیق بلبل ہون یثرب کا صاحب

پس بعد وصیت کے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ۔ اگر کسی کو مجھسے ایذا پہونچی ہو آج ہی بے تکلف ظاہر کرے کہ ابھی انتقام اوسکا ممکن ہے تاکہ مین خاطر جمعی کے ساتھہ ملک بقا کو روانہ ہو جاؤن۔ اور یہ خیال نکرے کہ انتقام لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نامناسب ہے کسواسطے کہ فضیحت عقبیٰ سے رسوائی دنیا کی بہتر ہے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ مین منافق ہون اور کسی نے عرض کیا کہ مین کثیر النوم ہون آپ سب کے لئے دعاے خیر فرمائے۔ اتنے مین عکاشہ نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ حضرت نے ایک منزل مین بے سبب میری پیٹھ پر تازیانہ مارا تھا مجھکو انتقام اسکا ہرگز منظور نہ تھا لیکن ہرگاہ حضور نے اسقدر اصرار فرمایا ہے تو اظہار اوسکا ضرور ہوا۔ آپ نے فرمایا رحمک اللہ یا عکاشہ انتقام چاہتا ہے اوسنے عرض کیا بہتر یا رسول اللہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے بلال سے فرمایا کہ فاطمہ کے گھر جا اور وہ تازیانہ اکثر لڑائیون مین ہمارے ساتھہ رہتا ہے اوٹھا لا۔ بلال افتان و خیزان بصد گونہ بیقرار اپنے جینے سے بیزار روتے ہوئے جناب سیدہ کے گھر سے۔ وہ تازیانہ حضور مین لائے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تازیانہ عکاشہ کے حوالہ کیا اور صحن مسجد مین جھککر فرمایا۔ اے عکاشہ رحمت خدا کی نازل ہو تجھپر

در رعایت اپنا انتقام لے۔ تمامی اصحاب و انصار اور اہل بیت یہہ حال دیکھتے ہی تھرانے لگے مسجد مین ایک زلزلہ سا پڑ گیا حضرت ابوبکر صدیق اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ تعالیٰ علیہم کہتے تھے کہ اے عکاشہ مزاج شفیع عالم مسافر ملک عدم کا چند روز سے سخت علیل ہے عوض ایک تازیانے کے دو دو سو تازیانے ہمکو مار اور آپکو اس تکلیف سے معذور رکھ علیٰ ہذا القیاس دونو شاہزادے حضرات حسنین رضی اللہ تعالے عنہما نے مضطر و گریان فرماتے تھے کہ اے عکاشہ ہمارے نانا بسبب بیماری کے بہت ضعیف و ناتوان ہین۔ ایک تازیانے کے عوض ہزار ہزار تازیانے ہمکو مار اور ہمارے جد بزرگوار کو اس حالتِ رنجوری مین مت تکلیف پہنچا اوسنے عرض کیا صاحب زادو امر انتقام غیر شخص پر منتقل نہین ہو سکتا۔ پس حضرت سید عالم رسول مکرم نے فرمایا۔ اے عکاشہ اپنا کام جلد تمام کر مبادا اجل فرصت ندی ایسا نہو کہ پھر یہہ مواخذہ عاقبت پر باقی رہے۔ عکاشہ نے عرض کیا۔ یا حبیب اللہ مین اوسدن برہنہ تن تھا۔ اور حضور اسوقت پیرہن پہنے ہوی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فی الفور پیراہن جسم مطہر سے علیحدہ فرما دیا تمام اہل محفل اسوقت عبرت سے روتے روتے بیہوش ہوگئے۔ اور ملائکہ مقربین ہیبت سے تھرائے۔ الغرض عکاشہ اٹھا باادب مہر نبوت خاتم رسالت کا بوسہ لیکے عرض کیا۔

مین ہون بیمار یا رسول اللہ
کہتا پھر ہر بار یا رسول اللہ

کیا نہین آپکو میرے دل کا
حال اظہار یا رسول اللہ

آپکا ہون مین مجہہ سے بہر خدا
مت ہو بیزار یا رسول اللہ

پر خطا ہون سزا دو جو چاہو
تم ہو مختار یا رسول اللہ

جو کہ چاہو کرو تمہارا ہون
تم ہو سردار یا رسول اللہ

ہے دل و جان سے آپکا حافظ
عاشق زار یا رسول اللہ

اور کہا کہ یا حبیبی۔ آرزو میری یہی تھی کہ دمِ واپسین ایک مرتبہ اوس مہر نبوت کی زیارت سے مشرف ہو جاؤن پس انتقام کے حیلہ سے مین نے یہہ دولت حاصل کی۔ ورنہ جناب اقدس نے نہ کبھی مجھے تازیانہ مارا اور نہ یہہ غلام مجال انتقام کی رکھتا تھا۔ آپ نے عکاشہ کے حق مین دعائے خیر فرماکے۔ دولت سرا مین تشریف لائے۔ ایام مرض مین بلال ہر روز نماز پنجگانہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اطلاع کرتے تھے۔ آپ مسجد مین تشریف لاتے۔ اور نماز بجماعت ادا فرماتے آخر مرض مین عشا کے وقت بلال حجرہ کے دروازے پر جا کر پکارے۔ اَلصَّلوٰۃ یَا رَسُولَ اللہ۔ طالب وصال خدا عازم ملکِ بقا شدتِ مرض کے سبب سے باہر تشریف نہ لا سکے۔ فرمایا۔ ابوبکر سے کہو نماز پڑہا دین۔ عائشہ صدیقہ رضؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میرا باپ کثیر الحزن اور بڈہا

رقیق القلب ہے آپکا مقام خالی دیکھکر تاب نہ لاسکیگا۔ پھر حکم ہوا کہ ابوبکر نماز پڑھاوین غرض بلال سراپا ملال یہ حکم سُنکر زار زار روتے ہوئے واپس ہوئے اور کہا کہ اے کاش مین پیدا نہ ہوتا۔ یا پہلے ہی مرجاتا تو اپنے آقا کا یہہ حال آجکے روز ان آنکھون سے نہ دیکھتا۔ اب بفراق رسول اللہ مین کیونکر جیونگا۔ اور کس طرح سے دلکو صبر دونگا۔ آخر گو مگو بلال نے حکم نبوی سے صدیق اکبر کو مطلع کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ نماز کے واسطے کھڑے ہوئے۔ جسوقت مقام خیر الانام کا خالی دیکھا ضبط گریہ نکرسکے بے اختیار رو رو کر کہتے تھے۔

بہر دم از تپ درد جدائی
کجائی اے مسیح من کجائی
چو داروئے ہمہ درد جدائی
نگاہی کن خدا را بر گدائی
ز مہجوری برآمد جان عالم
ترحم یا نبی اللہ ترحم
خلیل خستہ دل بیمار تا کی
ضعیف و ناتوان و زار تا کے
خلیدہ در دلم این خار تا کے
ز ہجرت سینہ ام افگار تا کے
تو آخر رحمۃ اللعالمینی
ز محرومان چرا فارغ نشینی
تو اے دانائے راز من کجائی
طبیب دل نواز من کجائی
تو اے سامان و ساز من کجائی
ببین سوز و گداز من کجائی
ز حجرہ پائے در صحن حرم نہ
بفرق خاک رہ بوسان قدم نہ

علیل تو گرفتار بلا ہست بزخم دل ز غمہاے مبتلا ہست
لبت ہر درد و ہر غم را شفا ہست چو دستت یا نبی دست خدا ہست
بدہ دستی ز پا افتادگان را مکن دلدارے دل دادگان را
بمن تا این غم و درد و بلا ہا خبر داری ز حال ما گداہا
شدم بسمل ز تیغ ہجر شاہا فآہا ثم آہا ثم آہا
تو ابر رحمتی آن بہ کہ گاہی کنی بر حال لب خشکان نگاہی

شعر

در نمازم خم ابروے تو چون یاد آمد حالتی رفت کہ محراب بفریاد آمد

فریاد و زاری اصحاب کی جسوقت سمع مبارک مین پہونچی آنکھین کہولدین اور بی بی فاطمہؓ سے دریافت کیا کہ اے قرۃ العینی۔ یہہ کیا شور ہے۔ عرض کیا کہ باباجان فاطمہ کی جان آپ پر قربان۔ جملہ صحابہ آپکی فرقت مین بیقرار ہوکر گریان یہہ عرض کر رہے ہین۔

قصیدہ

ہم احمد کا در چھوڑ کس در پہ جاوین پس اونکے کہا کر کس کے کہاوین
ہمارا نہین دین و دنیا مین کوئی کہو حال دل اپنا کس کو سناوین
جمال مبارک دکھادو خدارا سرشک اپنے آنکھو سے کبتک بہاوین
نہین چین دیتی جدائی تمہاری ہم اس غم سے جان اپنی کیونکر بچاوین

رسولِ خدا ص آپ جلدی خبر لو سنبھالو ہمین تاکہ گرنے نہ پاوین
تمہاری سوا ہمکو کونین و مکانمین نہین آسرا پاس پھر کس کے جاوین

حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کا یہہ حال سنکر افتان و خیزان پھر مسجد مین تشریف فرما ہوئے۔ تمام صحابہ کو دلاسا دیکر فرمایا کہ۔ اے لوگو کوئی پیغمبر اپنی امت مین ہمیشہ نہین رہا۔ اور مین بھی نہ رہونگا۔ قریب ہے کہ تم سے جدا ہو جاونگا خدا تمہین صبر دے۔ اور تمکو خدا کے سپرد کیا۔

روایت ہے کہ ایک دن خلاصہ موجودات خواجہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کرم اللہ وجہہ کے زانون پر سر مبارک رکھکر آنکھین بند کرلین۔ اور رنگ چہرہ نورانی کا متغیر ہوگیا۔ فاطمہ زہرہ رض نے کہا۔ وَاہ اَبَتَا۔ کچھ جواب نہ دیا۔ پھر کہا باباجان فاطمہ کی جان آپ پر قربان زرا آنکھہ کھولئے۔ اور زبان سے کچھ بولئے۔ جب جواب نہ پایا روروکر فرمائین۔

اشعار

کجائی اے پدر آخر کجائی زحال من چنین غافل چرائی
بہر دم از تپ درد جدائی بکن رحمی خدارا بر بکائی

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ فاطمۃ الزہرہ کو بیقرار پاکر پاس بلایا اور اپنے سینے سے لگاکر فرمایا۔ خداوندا تو فاطمہ کو صبر دے۔ اتنے مین

دونو صاحبزادے حضرات حسنین رضی اللہ تعالے عنہما حاضر ہوئے اور وہ برگ گل سا رخسارون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے مبارک پر ملتے اور عرض کرتے تھے اے جد بزرگوار آپ کی مفارقت سے ہمارا کیا حال ہوگا۔ بعد آپکے ہمارے مان اور باپ کی کون غمخواری کریگا۔ ازواج مطہرات اور صحابیون کے رونے سے زمین و آسمان کانپتا تھا۔ آپ نے آنکھہ کھولکر فرمایا۔ لوگو صبر کرو۔ خدائے تعالے فرماتا ہے کہ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ۔ یعنے صابرون کے ساتھہ اللہ ہے یہہ فرما آپ نے بھی خوب سا رویا۔ ام سلمہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ معصوم ہین۔ آپ کے رونے کا سبب کیا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ امت کی بیچارگی اور بیکسی پر روتا ہون۔ بی بی فاطمہؓ نے پوچھا اے پدر مہربان قیامت کے دن مین آپ کو کہان پاؤن گی۔ فرمایا۔ جنت مین لوائے حمد کے نیچے آمرزش امت کے واسطے دعا کرتا ہونگا۔ عرض کیا کہ اگر وہان نہ پاؤن۔ فرمایا پلصراط کے پاس امت کی نجات کے واسطے دعائے خیر کرتا ہونگا۔ کہا جو وہان بھی زیارت نصیب نہو۔ فرمایا میزان کے قریب ثقل اعمال امت عاصی اور دوزخکے درمیان مین حایل رہونگا اور کسی پہ آنچ نہ آنے دونگا۔ پوچھا اگر وہان بھی ملازمت حاصل نہو۔ ارشاد ہوا کہ کنارے حوض کوثر کے تشنہ کامان امت کو پانی پلاتا

رہونگا۔ یہہ سنکر بی بی فاطمہؓ نے کہا الحمد اللہ میرا باپ ہر جگہہ حال میں شفیع گنہگاران امت ہے۔ ساتھہ ہی بحسرت و یاس آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ آہ محبّو ایسا پیارا نبی ہمارا اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے ہم گنہگاران امت کو کہانتک تاب فرقت آئیگی۔

روایت ہے کہ دو روز تک جبرئیل علیہ السلام عیادت کے واسطے جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے اور مزاج کا حال پوچھتے تھے۔ ایک روز حضرتؐ نے جبرئیل سے کہا اے جبرئیل میری عمر نود سال کی تھی ترسٹھ ۶۳ سال کیسے ہوئے۔ جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ ستائیس ۲۷ سال آپکی عمر کے معراج شریف میں گذر گئے تیسرے دن جبرئیل علیہ السلام پھر آئے اور عرض کئے کہ یا رسول اللہ حق تعالےٰ کو اب فرقت آپکی ہرگز گوارا نہیں۔ آج ملک الموت کو حضور اقدس میں بھیجا ہے۔ اگر اجازت ہو تو حضور میں حاضر ہو۔ فرمایا کہ آنے دو۔ پس حضرت جبرئیل علیہ السلام آبدیدہ ہو کر بخاطر ملول و محزون الوداع الوداع کہتے اٹھے۔ اور کہا السلام علیک یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ جیسے پھر اتفاق دنیا میں آنیکا نہو گا۔ میرا آنا جانا دنیا میں صرف آپکے واسطے تھا جواب ختم ہو گیا۔ قدمبوس ہو کر گئے۔

الفراق اے حق کے پیارے الفراق
والی و حامی ہمارے الفراق

پاس تیرے کیونکر آؤن واے واے
اے میرے آنکھون کے تارے الفراق
جلن جاتی ہی تیرے فرقت مین ہاے
اے خبر حق کے ڈلارے الفراق
دور مت رکہو خدا کے واسطے
اے نبی برحق ہمارے الفراق
آپکی فرقت مین اب دل تنگ ہے
احمدؐ کس کو پکارے الفراق

الغرض ملک الموت نے آستانہ نبوی پر آکر کہے السلام علیک اہل بیت النبوۃ و معدن الرسالت۔ اجازت ہو تو حاضر ہوؤن۔ اوسوقت بی بی فاطمہؓ حضرت کے سرہانے بیٹھی تھین۔ جواب دیا کہ رسول اللہ شدہا ید امراض مین مبتلا ہین اسوقت ملاقات نہوگی۔ مکرر اذن طلب کیا وہی جواب پایا تیسرے مرتبہ کچھ ایک بلند آواز سے اجازت چاہا جس سے تمام مکانات گونج اُٹھے سننے والون کا جسم ہیبت سے کانپ گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھہ کہولکر دریافت فرمایا کہ کیا حال ہے بی بی فاطمہؓ نے عرض کیا کہ۔ باباجان ایک اعرابی دروازے پر کہڑا ہے اور اجازت اندر آنے کی چاہتا ہے۔ ہرچند عذر کرتی ہون نہین مانتا ہی آپ نے فرمایا اے فاطمہ۔ یہہ ملک الموت ہے۔ مٹانے والا لذتون کا لوٹنے والا راحتون کا۔ یتیم کرنے والا فرزندون کا۔ بیوہ کرنے والا عورتون کا۔ بی بی فاطمہ یہہ سنکر رونے لگین۔ جناب سید المرسلین نے فرمایا۔ جان پدر مت رو۔ تیرے رونے سے حاملان عرش

روتے ہین۔ پھر ملک الموت کو اندر آنے کی اجازت دیا۔ عزرائیل علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ حق تعالے نے مجھے آپکا فرمان بردار کیا ہے۔ اور حکم ہے کہ بلا اجازت قبض روح نکرون۔ اگر حضور بخوشی تمام اجازت دین تو بہتر ہے۔ ورنہ اسیطرح واپس چلا جاؤن ارشاد ہوا کہ جبرائیل کو کہان چھوڑا۔ عرض کیا آسمانِ دنیا پر فرشتے اوسکے پاس بادائے تعزیت آتے ہین حضور کی عزاداری مین مصروف ہے۔ اس اثنا مین جبرئیل امین حاضر ہوگئے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے جبرئیل تمنے ایسے وقت مین مجھے تنہا چھوڑا۔ اب سفر آخرت درپیش ہے کوئی مژدہ ایسا سناؤ کہ جس سے خاطر میری مطمئن ہو جائے۔ عرض کیا یا رسول اللہ باغ جنت آراستہ اور آتش دوزخ افسردہ۔ حورین سراسر پیراستہ جلوہ افروزے حضور کے منتظر ہین۔ اول وہ شخص کہ جسکی شفاعت قیامت کے دن منظور بارگاہ احدیت ہوگی وہ آپ ہونگے۔ اور خدائے تعالے آپکی ملاقات کا ازحد مشتاق ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جبرئیل یہہ سب کچھ ہے مگر مجھے ہر دم امت کا ملال ہے اور ہر وقت یہی خیال ہے کہ قیامت کے دن اونکے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ جبرئیل حضور احدیت مین عرض کیا یا بار تعالے مین نے سب بشارتین تیرے حبیب کو سنایا لیکن خاطر

اقدس ابتک مطمئن نہین کچھ اور مژدہ چاہیے جس سے مزاج عالی مسرور اور مطمئن ہو۔ حکم ہوا کہ میرے حبیب سے بعد سلام کے کہو کہ آپ کی امت کا کوئی شخص اگر تمام عمر جرم و عصیان مین آلودہ رہے۔ اور موت سے ایک سال پہلے توبہ کرے سب گناہ اوسکے بخشونگا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ موت کا حال کسی کو معلوم نہین شاید کہ ایک برس پیشتر توبہ نصیب نہو۔ ارشاد ہوا ایک مہینہ پہلے توبہ کرے۔ فرمایا ایک مہینہ اور ایک ہفتہ یا ایک دن یا ایک ساعت بھی بہت ہے۔ شاید توبہ میسر نہو۔ آخر خطاب ہوا کہ اگر آپ کی امت سے کسی نے تمام عمر فسق و فجور مین گذارا ہو مرتے دم آنکھون سے اشک بہاے اور اعمال اپنے یاد کر کے پشیمان ہو اوسکو بخشونگا۔ اگر پشیمان بھی نہو تو۔ اوسکو آپکی شفاعت سے نجات دونگا۔ بعد اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ اے جبرئیل اب تین باتونکی مجھے اور آرزو ہے۔ امیدوار ہون کہ میرا پروردگار وہ بھی قبول فرمادیگا۔

اول یہہ کہ میری امت پر شامت گناہ سے دنیا مین عذاب نہو۔ دوسری یہہ کہ قیامت کے دن میری شفاعت عاصیان امت کے حق مین قبول فرمائے۔ تیسری یہہ کہ ہر ہفتے مین دو مرتبہ امت کے اعمال سے اطلاع پاتا ہون۔ کیونکہ مجھے اپنی امت کی مفارقت کا ہرگز تحمل نہین۔ اگر اوسکے

اعمال نیک سنونگا تو اونکے نامہ اعمال مین ایسا لکہاونگا کہ کبھی مٹ نہ سکے گا۔ اور اگر اعمال بد دریافت ہونگے تو دعا و استغفار کرکے اونکے نامۂ اعمال سے محو کراونگا۔ حضرت جبرئیل امین گئے اور جناب احدیت جلشانہ سے خبر خوش لائے کہ حق تعالے نے آپکی یہہ تین باتین بھی قبول فرمایا۔ حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہوکر فرمایا کہ اب میرا دل محظوظ ہوا خاطر مطمئن ہوئی۔ اے عزرائیل اب اپنا کام کر۔ غرض عزرائیل بموجب حکم کے قبض روح پر فتوح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین مصروف ہوئے۔ شدت جان کنی اور سکرات موت کی اسقدر تھی کہ رنگ چہرۂ مبارک کا کبھی زرد اور کبھی سرخ ہوجاتا تھا۔ اور ایک پیالہ پانی کا سامنے رکھا تھا بار بار اپنے منہ پر پانی مین ہاتہہ ترکرکے ملتے تھے۔ ملک الموت سے پوچھا کہ آیا جانکنی مین اسقدر تکلیف اورون پر بھی ہوتی ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ جس قدر تکلیف اورون پر ہوتی ہے۔ اوسکا عشر عشیر بھی آپکے واسطے نہین ہے۔ یہہ سنتے ہی آبدیدہ ہوکر فرمایا (یا اُمتا) اے عزرائیل جتنی تکلیف اور شدت نزع روح کی میری امت پر ہوگی آج وہ تمام اونکے عوض مجھپر تمام کر تاکہ میری امت ناتوان اس رنج واذیت سے محفوظ رہے۔ رُوحِی فِدَاکَ یَارَسُولَ اللہ۔ ایسی سخت حالت مین بھی

آپ کو ہمارا خیال ہمقیرین حال رہا۔ قربان ہمارے ماں باپ اور تصدق ہماری اولاد۔ ہم کس منہ سے آپ کی اس محبت اور شفقت کا احسان مانین بجز ذات والا دارین مین کوئی ہم گنہگارون کا سہارا نہین۔ بجز آپ کی شفاعت کے ہم گنہگارون کی نجات مشکل ہے **مصرع** گل مین تو تمہارے ہین گر خار تمہارے۔

قصیدہ

کیجیے فضل و کرم یا شفیع الامم — اب دکھا دو قدم یا شفیع الامم
محو نظارہ ہر دم رہے عاشقان — ہم رہین چشم نم یا شفیع الامم
کوئے والا کی ہمکو گدائی ملے — کیا کرین جاہ و حشم یا شفیع الامم
تاب فرقت کی دلکو نہین تاب ہے — آملو ایکدم یا شفیع الامم
کونسا دن وہ آیگا تمسے کہین — اپنا ہم درد و غم یا شفیع الامم
عاجزون کی تمنا ہی بس آپ سے — ہون یہہ سر وہ قدم یا شفیع الامم
جان لو بار عصیان سے محشر مین ہم — آئینگے پشت خم یا شفیع الامم
یون نہ کھاتے تھے ہجر الم آپ کا — رہتے گر منعدم یا شفیع الامم
آرزو ہی تمہین دیکھتے دیکھتے — جائے تن سے یہہ دم یا شفیع الامم

عزرائیل نے عرض کیا۔ یا شفیع المذنبین آپ اسکا کچہ غم نفرمایی جس طرح مادر مشفقہ سوتے لڑکے کے منہ سے پستان نکال لیتی ہے۔ اسی

طرح آپکے امت کی روح باآسانی قبض کرونگا۔

روایت ہے کہ ایام مرض مین۔ عایشہ صدیقہ کے پاس چھ سات دینار سرخ باقی تھے کہ سب فقرا اور مساکین کو دے ڈالے۔ اور نزع روح کے وقت گھر مین چراغ کا تیل نہ تھا۔ ام المومنین عایشہ صدیقہ نے ایک ہمسایے سے فرمایا کہ اگر تیرے گھر مین تھوڑا سا تیل ہو تو لا کہ سلطان دین متین اور شمع شرع مبین اسوقت حالت نزع مین ہین۔ اور حالت نزع روح مین سر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بی بی عایشہ صدیقہ کے زانون پر تھا۔ ہاتھ آسمانکے طرف اوٹھا کر فرماتے تھے کہ ھو الرفیق الاعلے۔ ایکبارگی روح پر فتوح قالب پاک سے پرواز کرکے سوے خلد برین رخصت ہوے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) پس اے مسلمانون اب جو حالت اوس وقت بی بی عایشہ صدیقہ اور بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کی تھی عرض کرنے کا یارا نہین حضرتہ سیدہ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا واویلا وامصیبتا فریاد کرتی تھین۔ اور رو رو کر فرماتی تھین کہ۔ باباجان دعوت حق کی قبول کی آپ نے۔ باباجان جنت الفردوس کو سدہارے آپ نے۔ باباجان آپ کے موت کی خبر جبرئیل کو کون پہونچائیگا باباجان وحی الہی اب کسکے پاس آئیگی۔ افسوس اب حسنین کی پاسداری

اور مجھ فاطمہ کی غمخواری کون فرمائیگا افسوس اب جبریل میرے گھر کا ہیکو آئیگا۔ بار خدایا مجھے اپنے باپ کے دیدار سے کسی وقت محروم نہ کر۔ بی بی فاطمہ اسی طرح تا زندگی فراق پدر مین گریان اور نالان رہکر وصال پدر کے چھ مہینے بعد آپ بھی جام موت کا نوش فرمایا۔ بی بی عایشہ صدیقہ زار زار فرماتی تھین کہ۔ افسوس۔ وہ نبی آخر الزمان جسنے درویشی کو تونگری پر اختیار کیا تھا۔ اور امتِ عاصی کے غم مین ایک شب بھی باطمینان نہ سویا تھا۔ اور ایک دن بھی نانِ جوین آسودہ ہوکر نکھایا تھا۔ گوہرِ دندان سنگِ جفا سے شہید ہونے پر بھی سوائے صبر و شکر کے کچھ زبان پر نلایا تھا۔ آج اس دنیا سے راہی ہوکر جنت الفردوس مین مقام کرگیا۔ تمام اصحاب جو مسجد مین معتکف تھے۔ اہلبیت کے رونے کی آواز سنکے سراسیمہ ہوئے کسی کو کسی کی خبر نہ تھی بعضی سکتے کی حالت مین خاموش۔ اور بعضے اختلال حواس سے ازخود فراموش حضرت عثمانؓ زبان سے کچھ کہہ نہین سکتے تھے۔ سکتے کی حالت مین ہر ایک کا منہ تکتے تھے۔ حضرت صدیق اکبر روتے ہوئے آئے چہرہ مبارک سے ردا اوٹھاکر پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا۔

ہائے یہ گیسوئے اطہر یہ رخ رشک قمر — ہائے یہ چشم خدا بین یہ محبت کی نظر
ہائے یہ عارض روشن یہ جبینِ انور — اب کہان پاؤن کہ نظارہ کرون شام و سحر

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

خاک غربت کی اڑانیکو ہمین چھوڑ گئی — دشت پر خار بسانیکو ہمین چھوڑ گئے
رنج و غم بھوک مین کہانیکو ہمین چھوڑ گئی — رات دن اشک بہانیکو ہمین چھوڑ گئے

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

اسکے بعد کہا اے خدا اپنے حبیب کو میرا سلام پہونچا اور اسے حبیب صدیق کو اپنی خدا کے پاس جلد بلا۔ حضرت علیؓ بار بار قدم چومتے اور رکھتے تھے۔

اشعار

اے نگارِ عرب کہاں ہے تو — اے بہار طرب کہاں ہے تو
شاہ امی لقب کہاں ہے تو — ماہ عالی نسب کہاں ہے تو
سرورِ انبیا کہاں ہے تو — بحر جود و عطا کہاں ہے تو
کسکو ہم دیکھکر جئینگے اب — عمر بھر خونِ دل پئینگے اب

حضرت عمر اور حضرت عثمان رضوان اللہ تعالے علیہم روئے مبارک چہرۂ انور چھپا ہوا دیکھکر بیساختہ کہتے تھے۔

قصیدہ

پردہ اٹھادو او کملی والے — صورت دکہادو او کملی والے

قدرت کا غنچہ ہوگا شگفتہ
تم مسکرا دو او کملی والے
جب گون سے گر تم ملتے نہین ہو
ہمکو سلا دو او کملی والے
آوارہ ہین ہم گھر کے نہ در کے
کوچہ مین جا دو او کملی والے
دل بیکسون کا دردی ہوا ہی
اوس کی دوا دو او کملی والے
قایم رہو تم دونو جہان مین
ہمکو چھپا دو او کملی والے
عشق خدا کا دل مین ہمارے
شمع لگا دو او کملی والے
ظاہر کہان ہو باطن کہان ہو
اپنا پتا دو او کملی والے
خواجہ ہوئے ہو بندہ کئے ہو
صورت دکھا دو او کملی والے

حضرت بلال رضی اللہ تعالے عنہ اشتیاق دیدار مین در اقدس پر کھڑے ہو کر یہہ کہہ رہے تھے۔

قصیدہ

حاجت روا نہوگی اگر یا محمدا
مین بھی کھڑا پکارونگا ای وا محمدا
مین وہ بشر نہین ہون کہ تیکا کہا سکون
کسکا کہاؤن جاؤن مین کس جا محمدا
ہوگا نہ ہی نہ تھا کوئی تمسا مرے لیے
ہوگا نہ ہی نہ تھا کوئی تمسا محمدا
حجرہ مین تمسے ذات الہی نہ چھپ سکی
ہان مجھسے کیون ہوا ہین پردا محمدا
دردی مین وہ نہین جو بچون اپنے درد کے
گر تم نہ دو دوائے تو دردا محمدا
مطلب کو اپنی دل کے تمہاری سنی بغیر
کہتا ہون مین کوئی نہین سنتا محمدا

خواجہ ہو تم بھلے رہو بندے بکے حق مین بس   گر مین برا ہوا تو ہوا کیا محمدؐا

تمام اصحاب کے گریہ و بکا سے حشر کا نمونہ تھا۔ اور ناقہ سواری کا ایسا غمگین تھا کہ نہ کچھ کھاتا تھا نہ پیتا تھا بعد تین روز کے وہ بھی مر گیا۔ اور دراز گوش آپکے غم سے کنوین مین گر کے ہلاک ہو گیا۔

روایت ہے کہ انتقال کے وقت سے دفن تک مدینہ ایسا تنگ اور تاریک رہا کہ۔ اپنی آنکھہ سے اپنا ہاتھہ نظر نہ آتا تھا۔ شعر مولف۔

دنیا سے ہوئے احمد مرسل کی جو رحلت   دیجور کا دنکو بھی اندھیرا نظر آیا

کیون نہو جب ایسا آفتاب مکرمت دنیا سے اٹھہ جائے کسی کو زمین و آسمان کیونکر نظر آئے۔ الغرض اہل بیت اطہار اور اصحاب کبار موافق وصیت کے غسل اور تجہیز و تکفین عمل مین لائے۔ جب نوبت نماز جنازہ کی پہونچی موافق وصیت کے لوگ جنازیکے پاس سے تھوڑی دیر کے لئے ہٹ گئے۔ زمین و آسمان در و دیوار شجر حجر جن و ملک کے رونے کی صدا ہر چہار سمت سے آتی تھی بقول بیدار

نوحہ

اے حبیب خدا الوداع الوداع   محرم کبریا الوداع الوداع
تم نہوتے خدائی نہوتی عیان   یا نبی مصطفے الوداع الوداع
اہل بیت آپکے سب پریشان ہین   دیجیے تسکین ذرا الوداع الوداع

اب سب صحابہ بھی غمناک و بیہوش ہین کہکے یا مصطفٰے الوداع الوداع
عاصیونکی شفاعت بجز آپ کے کب کریگا خدا الوداع الوداع
عاصیون سے نہ غافل ہو محشر مین تم یا شہ دوسرا الوداع الوداع
تم ہی سارے خدائی کے مختار ہو کون ہے تم سوا الوداع الوداع
رو رو کے کہتے ہین سب امتی آپکے ق اے شفیع الورا الوداع الوداع
آپ جنت کو تشریف اب لیچلے ہم سے ہو کے جدا الوداع الوداع
التجا آپ سے ہے مرے یا نبی ق سنئے بہر خدا الوداع الوداع
جبکہ بیدار مرقد مین تنہا رہی آپ آنا ذرا الوداع الوداع

بعد تھوڑی دیر کے جب آواز گریہ و بکا کی موقوف ہوئی ۔ اہل بیت اور تمامی صحابا اور تمام باشندگان مدینہ و قرب و جوار مدینہ جوق جوق نماز جنازے کی ادا کرے ۔

قثم بن عباس روایت کرتے ہین کہ جسوقت جسم اطہر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا لحد مین سر بر خاک پر لٹایا گیا ۔ اور چہرۂ نورانی سے پردہ کفن کا ہٹایا گیا ۔ مین نے دیکھا کہ لب ہاے مبارک کو جنبش تھی اور آہستہ آہستہ فرماتے تھے ۔ مین اپنے کانون سے بخوبی سنا کہ ۔ یا رَبّ اُمّتی ۔ یا رَبّ اُمّتی ۔

بیت

جانم فدائے تو کہ توئی ہست بیگمان از مہد تا لحد شدہ غمخوارِ امتان

حضرات اکثر تجربہ کیا گیا ہے کہ جبتک میت گھر مین رہتی ہے عزیزوا کو حتی الوسع صبر و تحمل برقرار رہتا ہے۔ جب گھر سے جنازہ سوے لحد روانہ ہوتا ہے۔ کیسا ہی کیسا صبر و تحمل والا کیون نہو یکبارگی دریاے محبت ایسا جوش زن ہوتا ہے۔ کہ آٹھ آٹھ آنسو رلواتا ہے۔ اور سینہ ابل جاتا ہے ایسا سردار دو عالم دفعتاً دنیا سے اُٹھ جاے آپکے ازواج مطہرات کو کیونکر صبر آے چنانچہ بقول شہید مغفور۔

مثمن

عایشہ کہتی تھین گھر ہو گیا ویران میرا   چھپ گیا زیر زمین مہر درخشان میرا
ہاے سچ ہو گیا کیون خواب پریشان میرا   میرے گھر دفن ہوا یون مہ تابان میرا
کیون نہو گل کے طرح چاک گریبان میرا   میرے آنکھون نے چھپا وہ گل خندان میرا

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

گھر ہے سونا مرا رونق نہین دربار نہین   غم غلط ہو نہین سکتا کہ وہ غمخوار نہین
ٹھوکرین کھاتی ہون سر پہ کوئی سردار نہین   ناز بردار نہین میرا خریدار نہین
دیدہ کس کام کا گر دولت بیدار نہین   اب سوا اسکے زبان پر کوئی گفتار نہین

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

تجھ بے بھی مرنے سے بدتر ہوئی حالت میری   سلطنت ہو گئی ای بی بی یہ غارت میری
سات کہا نیکی جو ہر روز تھی عبادت میری   انہیں کے سات گئی ساری جلالت میری
استراحت نہ رہی باقی نہ راحت میری   اب بھلا جینے کی ہے کونسی صورت میری

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدم بہار آخر شد

بھولتی دل سے نہیں شکل ہے اے یار تیری   نیچے آنکھوں کے پھرا کرتی ہے رفتار تیری
نہیں جینے کی ترے غم سے نمک خوار تیری   کس کی خدمت کروں بے پیر پرستار تیری
لوگ کہتے تھے کہ گو زیست ہے دشوار تیری   پر ہمیں زندہ نہ چھوڑیگی یہ گفتار تیری

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدم بہار آخر شد

یا میسر تھا مجھے وصل ترا بے وسواس   نکہت زلف سے تھی روح کو راحت کی آس
یا ترے ملنے سے ہو گئی بس مجھکو یاس   خستہ کرتی ہے مجھے قبر کے پھولوں کی باس
میں تھا انو نہ سے بیٹھی تھی گل تیرے پاس   آج تربت کے قریں کہتی ہوں لوگوں سے ہو اداس

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدم بہار آخر شد

صدقے جاؤں جو تجھے کچھ بھی ہو میرا خیال   پھر آ جا ادھر سے سمجھا کے یتیموں کو سنبھال
فاطمہ زہرا ہوئی جاتی ہے بری طرح نڈھال   غم سے حسنین کا پھر تجھ بن بہت تنگ ہے حال

سارے اصحاب پہ بس تنگی ہوتی تھی وہاں
جس گھڑی وقت اذان رو کے یہہ کہتا تھا بلال

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

تجھے دنیا کے سفر سے ہی بھلا کیا پروا
یاں بھی اچھا تھا ہر اک حال میں واں بھی اچھا
سخت مشکل تو ہمیں ہے کہ جہاں میں تنہا
نہ تو مرنے ہی میں لذت ہے نہ جینے کا مزا
عمر بھر آگ کے انگارونپہ لوٹونگی سدا
بعد مردن بھی میری خاک سی نکلیگی صدا

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

آئے جب اہل عزا فاتحہ خوان بہر سلام
سبکے سب روتے تھے لے لیکے محمد کا نام
صحن خاک پہ گویا تھا قیامت کا قیام
کیا کہوں پڑ گیا یکبار گی کیسا کہرام
جس گھڑی عایشہ نے قبر کی چلو کو تھام
اپنی ہمجولیوں سے رو کے یہہ فرمایا کلام

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

غیب سے آئی ندا عایشہ یہہ تیرا گھر
تب بھی تھا جائے سجود ملک و جن و بشر
اب بھی مسجود خلایق ہی رہا تا محشر
اب بھی ہے گھر میں ترے جلوہ فزا پیغمبر
تیری ہی پاس ہے گو کر گیا ظاہر میں سفر
بس خدا کے لیے مستورے فریاد نکر

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد

روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

جسوقت تمام صحابہ اور جناب علی کرم اللہ وجہہ نے بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس آ کے پرسا دیئے اور کلمات تعزیت کے ادا کیئے۔ سیدہ کے زخم جگر پر گویا نمک تازہ چھڑکا گیا۔ سمند صبر و استقلال کی باگ ہاتھ سے جاتی رہی عالم بیخودی مین زبان حال سے عرض کرتی تھین بقول شہید مغفور

مثمن

آپ تو کر گئے دنیا سے سفر بابا جان   کچھ نکی میری یتیمی پہ نظر بابا جان
کاٹتا ہے مجھے بن آپ کے گھر بابا جان   آپکو ڈھونڈھنے جاؤن مین کدھر بابا جان
کیا ہوئی لطف و عنایت کی نظر بابا جان   کیون نہین لیتے ہو بیٹی کی خبر بابا جان
جان دیتی ہون غم ہجر سے آؤ دیکھو
گر نہین آتے وہین مجھکو بلاؤ دیکھو

مجھ سے کچھ ہو گئے شاید کہ خفا بابا جان   جو خبر لیتے نہین میری ذرا بابا جان
آخر اک روز مجھے لینگے بلا بابا جان   ایسے کیا بھول ہی جاوینگے بھلا بابا جان
مجھے ملجائین اگر باد صبا بابا جان   کہیو بیمار کی لازم ہے دوا بابا جان
نزع کا حال ہے سینے سے لگا لو مجھکو
غش چلا آتا ہے جلدی سے سنبھالو مجھکو

دفن کے بعد گئے سیدہ کے گھر اصحاب   ہو گئے آتش ہجران سے جگر سبکے کباب
کوئی مسند کو لگا چومنے ہو کر بیتاب   کوئی نعلین سے بس ملنے لگا چشم پر آب

نہ علی کو نہ کسی اور کو آتا تھا جواب
جس گھڑی پوچھتی تھین فاطمہ یہ کہکے [illegible]

کس نے اوس شاہ کو تربت مین سلایا لوگو
کس نے اوس ماہ کو مٹی مین ملایا لوگو

زندگی تلخ تھی بن باپ کے ہر صبح و مسا
نہ تبسم نہ تکلم نہ دوا تھی نہ غذا
چھ مہینے تلک القصہ یہی حال رہا
کوئی چارہ نہ تھا اوس درد کا مرنیکے سوا
بجھگئی شمع شبستانِ نبیؐ واویلا
دوش پر لیکے جنازے کو علی نے یہ کہا

بوئے گل تو تو چلی اپنے سبکساری سے
ہم گران بار اوٹھینگے بڑی دشواری سے

ہر چند کہ اوس شب ہر ایک کو خواب حرام تھا جناب سیدہ فاطمہ زہرہ کو اوسی شب کے کسی حصہ مین کچھ نیم خوابی کا جو عالم تھا دفعتاً چیخ مارکر جو اٹھین۔ اپنے پدر بزرگوار کے مزار اطہر کی زیارت کو گئین مزار پرانوار کو دیکھتے ہی۔ تسکین تو کجا آتش مفارقت پدر جو یکبیک سینہ مین بھڑک اوٹھی بیتابانہ عرض کرتی تھین۔

مسدس

تسلیم میری اے پدر نامدار لو
یہ بال بکھرے ہاتھ سے اپنے سنوار لو
راضی ہون مین نہ گود مین بھی نہ بٹھالو
مشتاق ہون مین فاطمہ کہکے پکار لو

پوچھو یہ تم مزاج تو بخیر الخیر ہے
لونڈی کہے کہ حالِ جدائی سے غیر ہے

کیا سانحہ ہے ہو قبر میں تنہا جواب دو
[illegible] جواب دو میرے مولا جواب دو
دل مانتا نہیں میں کروں کیا جواب دو
چلا رہی ہے آگئی زہرہ جواب دو

بولو میں صدقے جاؤں بہت میں ملول ہوں
بابا بتول ہوں میں تمہاری بتول ہوں

بابا اذان بلال کے منہ سے مجھے سناؤ
بابا علی کو اپنے بلا کر گلے لگاؤ۔
بابا نمازی آئے ہیں مسجد میں تم بھی جاؤ
بابا نواسے ڈھونڈتے پھرتے ہیں منہ دکھاؤ

اک اک گھڑی پہاڑ ہے مجھ دل ملول کو
بابا کبھو بلاؤ گے کس دن بتول کو

سیدہ کی یہ حالت دیکھکر تمام بی بیوں نے فہمائش کرتی تھیں اور سیدہ نے رو رو کے اون بی بیوں سے کہتی تھیں۔ کہ اے بی بیو ہر چند سنبھلتی سمجھتی صبر کرتی ہوں کیا کروں دل پر تو جبر نہیں ہو سکتا میرا کچھ بس چل نہیں سکتا مجھے میرے پدر کا رنج و غم اور انکی جدائی کا الم سہا نہیں جاتا

ایسا باپ بھی وہ باپ کہ سرتاج انبیا
روز ازل سے تا بہ ابد کل کا پیشوا
نور خدا جلال خدا رحمت خدا
بیٹی یہ صدقے بیٹی کے بچوں پہ بھی فدا

کیونکر نہ اپنی موت مجھے اب قبول ہو
دنیا میں ایسا باپ نہ ہو اور بتول ہو

آساں پسر کا داغ ہے مشکل پدر کا داغ
وہ کچھ دنوں کا داغ ہے یہ عمر بھر کا داغ

یہ سب بدن کا داغ ہے وہ یک جگر کا داغ   پیدا ہوا پسر تو مٹا اوس پسر کا داغ

اولاد کا بدل ہے پدر کا بدل نہین
یہ درد وہ ہے جسکی دوا جز اجل نہین

رو رو کے کہتی تھین کہ کدہر ہین میرے پدر   امید میری قطع ہوئی بابا سے عمر بہر
یعقوب نے جو سونگہا تھا پیراہن پسر   یوسف کے دیکہنے کی توقع تھی کسقدر

پوچھون کہان تلاش کرون کس دیار مین
یوسف تو میرا سوتا ہی لوگو مزار مین

گلہ ہے علی سے کہتی تھی رو کر فُقد رعاک   تمنے نبی کو وائے سلایا زیر خاک
کیونکر چھپایا قبر کے اندر وہ روئے پاک   ہے ہے پدر تو جائے یہ بیٹی نہو ہلاک

اتنا تو کہتی پاتی کسکو سلاؤ گی
پوچھا تو ہوتا فاطمہ کو کب بلاؤ گی

قربان جاؤن قبر پہ جب فاتحہ پڑہا   تمنے نبی سے میری سفارش نکی ذرا
مجھکو بھی ساتھ لیکے وہ جاتے سوئے خدا   اس صدمۂ فراق مین ہوتی نہ مبتلا

اب کچہ میری دوا کرو کُل کے طبیب ہو
مانگو دعا کہ باپ کا پہلو نصیب ہو

آتا ہے منہ کو غم سے جگر میرا بار بار   سبطین کا ہے اب کوئی حامی نہ غمگسار
نانا کے کہاندہے پہ یہ ہوا کرتے تھے سوار   اور گیسوئے نبی کا بنتے تھے خود مہار

ماں پوچھتی تھی بیٹو نے باباکدھر گئے
بیٹی یہہ ماں سے کہتی تھی ناناکدہر گئے

حضرت کے بے بیو نے یہہ کہتی تھی بارہا
آئے سفر سے پھر کے جہانکا سفر کیا
تم مین سے کسکے گھر مین ہین مہمان مصطفے
اب کے مین بے پدر ہوئی یارب یہہ کیا ہوا

کہتی تھین بی بیان یہہ سفر آخرت کا ہے
اے فاطمہ نہ رو کہ دل ٹکڑے ہوتا ہے

حضرات تواریخ سے ثابت ہے کہ ابتدائے دنیا سے آجتک کسی نے اسقدر نہ رویا جیسا کہ تین حضرات نے روئے پہلے حضرت یعقوب علیہ السلام کا رونا مشہور ہے کہ جس قدر اپنے فرزند یوسف علیہ السلام کے واسطے روئے تھے۔ دوسرے بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کا رونا جو بعد رحلت اپنے پدر محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے تا زندگی یعنے چھے مہینے تک ہجر پدر کے غم مین جو روتے رہے۔

روایت ہے کہ مدینہ منورہ کے لوگ بی بی فاطمہ کے رونے سے جب بہت تنگ اور لاچار ہو گئے۔ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے جاکر التماس کیا کہ جناب سیدہ اپنے پدر بزرگوار کے غم مین اسقدر روتی ہین کہ ہم لوگ کو تمام تمام رات نیند نہین آتی محنت اور مشقت بالکل ہر ایک آدمی کی چھوٹ گئی ہے کوئی کام کیا نہین جاتا۔ آپکی خدمت مین عرض

کرتی ہیں اور سفارش چاہتے ہین کہ ہمارے جانب سے بی بی فاطمہ کو سمجہا
کہ رسول خدا کی جدائی مین اگر شبکو رویا کرین تو دنکو خاموش رہین اور اگر
دنکو آہ و زاری کرین تو شبکو آرام اور صبر فرمائین تاکہ ہم لوگ وقت فرصت
مین مشقت کیا کرین۔ پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ یہہ کلام سُنکر دولت سرا
مین داخل ہوے۔ دیکہا کہ جناب سیدہ گریہ و زاری مین مشغول ہین آنسونکا
دریا آنکہونسے جاری ہے جسقدر تسلی کیجاتی ہے فائدہ نہین ہوتا۔ حضرت
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے بی بی فاطمہ سے اہل مدینہ کا پیغام کہا۔ آپ نے
سنکر جواب دیا کہ۔ ابو الحسن اب زندگی میری بہت کم ہے۔ اور قریب ہے
کہ اپنے باپ کے دیدار سے آنکہین روشن کرون۔ تم اہل مدینہ سے کہہ دو کہ
میرے رونے سے کوئی آزردہ خاطر نہون مین چند روز کی مہمان ہون پہر
تم با آرام تمام عمر بسر کرنا۔ اوسوقت فاطمہ کہان اور رونا کہان۔ حضرت علی
نے یہہ جواب پاکر کہا کہ۔ فاطمہ اس کام مین تمہین اختیار ہے جسطرح چاہو عمل
مین لاؤ۔ آخر جناب علی نے قبرستان بقیع مین مدینہ منورہ سے علیحدہ ایک
حجرہ اوس معصومہ کیواسطے بنوایا۔ اور نام اوسکا بیت الحزن رکھا اوس روز
سے بی بی کا یہہ معمول رہا کہ صبح کو حسنین رضی اللہ تعالے عنہما کے ساتھ
روتی ہوئین اوس مکانمین تشریف لیجاتین۔ تمام دن وہان رونے مین
گذرجاتا سرِ شام جناب علی کرم اللہ وجہہ جاکر آنکو مکان مین لے آتے حاصل کلام

بی بی سیدہ نے اسی حالت سے چھے مہینے اپنے عمر کے گذار کر سفر آخرت کا کر گئے اور اپنے پدر بزرگوار سے مل کر آرام پائے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن تیسرے بیٹے جناب امام زین العابدین رضی اللہ تعالے عنہ کا رونا مشہور ہے جو اپنے پدر بزرگوار شہید دشت کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ کے مفارقت مین چالیس سال تک روتے رہے۔ ہر وقت وہ واقعہ کربلائے معلا کا جو اپنے پدر امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ پر گذرا تھا اور وہ تین شبانہ روز تک ننھے ننھے پیارے جگر بندونکا بھوک اور پیاس سے تلملانا۔ اور وہ اپنے تمام خویش اقارب اور برادر حضرت علی اکبر رضی اللہ تعالے عنہ ہمشکل رسول اور حضرت قاسم رضی اللہ تعالے عنہ عموزاد بھائی کا شہید ہونا اور وہ اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہ علم بردار کا تن تیرونکے زخمونسے چور چور ہو کر شہید ہونا اور علی اصغر معصوم چھے مہینے کے شیرخوار کا لعینون کے تیر جفا سے جان کھونا اور وہ اپنی چھ سالہ ہمشیر بی بی سکینہ کا شدت پیاس سے بلبلانا۔ اور اپنے پدر بزرگوار جناب امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ کا اپنے جگر بندونکے لاشون کو اپنے ہاتھ سے زیر زمین کرتے اونہین ظالمون کے نرغے مین یکہ و تنہا جام شہادت کا نوش فرمانا۔ اور لعینون کا جور ستم اور اپنے پدر کی تشنہ دہانی یاد آتی تھی تو اپنی مدت العمر یعنے اس واقعہ کربلا سے چالیس

سال تک آپ تیے زندہ رہے کسی روز آپکے آنکھ کا آنسو خشک نہین ہوا اور کبھی وقت آسودہ ہوکر روٹی نہ کھائی اور کسی وقت آب سرد نہ پیئے اور صدمات کرب بلا کو یاد کرکے آخر خود بھی واصل اپنے پدر بزرگوار کے ہوگئے۔ مجتبہ یہہ انہین حضرات کا جبہ تھا کہ باوصف اسقدر تکلیفین سہنے کے زبان سے اُف نکہے راضی برضائے الٰہی رہے بلکہ وقت اخیر تک بھی اپنے نانا کے گناہ گاران امت کے مغفرت خواہ رہے اور انہین کے نجات کی فکر رہی سبحان اللہ کیون نہو آخر کس کے نواسے ہین۔

قصیدہ

نور نگاہ مصطفےٰ امیری طرف کو دیکھنا
جلوہ چشم مرتضےٰ امیری طرف کو دیکھنا

کہتے تھے یہہ شہ ہدا میرے نبی دوسرا
گھیرے لئے ہین اشقیا میرے طرفکو دیکھنا

مرتا ہون ہجر مین تیرے بہر خدا شہا مرے
مجھکو بلاکے کربلا میرے طرف کو دیکھنا

شمع ہدایت آپ ہین ور پتنگہ اوسکا مین
دل سے ہون آپ پر فدا میرے طرفکو دیکھنا

کرتا ہی روبہ بازیان مجھہ سے زمین پر آسمان
شیر خدا کے دلربا میرے طرف کو دیکھنا

قبر پہ تیری آؤنگا مین بھی جب اے شہ ہدا
روکے کرونگا التجا میرے طرفکو دیکھنا

چرخ کا مین ستایا ہون تیری لحد پر آیا ہون
بنت نبی کے دلربا میرے طرفکو دیکھنا

نہین ہی دلکو میرے کل ہجر ترا ہی جان گسل
جلدی بلاکے ای شہا میرے طرفکو دیکھنا

جبکہ فرشتے آئینگے اور مجھے اٹھائینگے
قبر مین اے شہ ہدا میرے طرفکو دیکھنا

دہر مین رکہلے آبرو حشر مین کر تو سرخ رو
ہی یہی میری التجا میری طرف کو دیکہنا
آپکے غم مین روتا ہون کہاتا ہون اور نہ سوتا ہون
ہای شہید کربلا میرے طرف کو دیکہنا
تحقیق کی یہہ التجا رد نہو یا شہ ہدا
حشر مین جب مین آؤنگا میری طرفکو دیکہنا

حضرات مثل مشہور ہے کہ جس تن بیتے وہی تن جانے سو واقعات کربلا وہ ہین کہ نہ زبانکو یارا ہے جو کہہ سکے اور نہ قلم مین طاقت ہے کہ جو لکہہ سکے نہ دلون مین تاب ہے کہ سُن سکین جسپر کہ ایسے صدمات کا عشر عشیر بہی صدمہ گذرا ہو یا جن آنکہون نے کہ کچہ دیکہا ہو وہی اسکا مزا بخوبی جانتا ہے دور کیون جاتے ہو حیدرآباد مین طغیانی رود موسی کے واقعات پر جو غرہ رمضان ۱۳۲۶ھ مین گذرے ہین کچہ نظر غور ڈالئے کہ ایک ایک گہر کے بیس ۲۰ بیس ۲۰ تیس تیس ۳۰ جگر بند و خویش و اقارب دیدبدید بہتے ہوے جو چلا جاتے تہے بس اس صدمے کا مزہ انہین بیچارون کا دل جانتا ہے۔ اور جن آنکہون نے کہ ان واقعات کو دیکہا ہے وہی کچہ پہچانتے ہین۔ خدا محفوظ رکہے حضرات خداوند کریم نے اپنی قدرت اور اپنے قہر کا ایک ادنی سا ادنے شعبہ تہا جو تہوڑی دیر کے لئے دکہلا کر اپنے نافرمان بندون کو اپنی یاد دلایا تہا۔ پہر وہی ارحم الراحمین نے اپنے حبیب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ جو وعدہ فرمایا تہا کہ۔ وَمَا کَانَ اللہ لیعذبہم وانت فی ہم۔ یعنے اللہ کی شان سے بعید ہے کہ آپ اپنی امت مین رہین

اور امت عذاب میں مبتلا ہو صرف اپنے اس قول کو یاد کرکے اَنّا فَانّا اوس بلا کو ٹال دیا ورنہ ہمارے بداعمالی سے کیا دور تھا کہ اسی ضمن میں قیامت برپا ہو جاتی

بقول صولت

ہائے ری شامت اعمال گئی حرمت بھی
پھر گئی ہم سے زمانہ کیطرح قسمت بھی
گھر گیا جان گئی مال گیا عزت بھی
اور کیا جائیگا دولت بھی گئی حشمت بھی
ہم برے فعل نکرتے جو خدا سے ڈرتے
ایسے کیوں مرتے وہی وقت پہ اپنی مرتے

چھا گئی تھی بہت آنکھوں میں ہماری مستی
خلق بستی تھی جہاں اب ہے وہ اجڑی بستی
سربلندی نے دکھایا ہمیں آخر پستی
پانی پانی ہوئی افسوس ہماری ہستی
صفحہ ہستی سے بس نام ہوا گم اپنا
نہ زیارت ہی ہوئی اپنی نہ چہلم اپنا

نہیں دنیا میں برا کوئی بھی ہم سے بڑھکر
باز ہم فعل شنیعہ سے نہ آئے آخر
لاج بندوں کی نہ اللہ کا ہمکو کچھ ڈر
منع کرتا تھا فلک روز ہمیں جھک جھک کر
جب پڑی ہم پہ مصیبت تو یہ معلوم ہوا
سچ ہے ہوتا ہے برے کام کا انجام برا

کبھی ناصح کی شکایت کبھی واعظ کا گلا
نہ لحاظ ہمکو بڑوں کا نہ ادب قرآن کا
نہ نماز ہم نے پڑھی اور نہ رکھا روزا
آگ لگتی تھی نصیحت جو کوئی کرتا تھا

فرض و سنت کو تو کچھ چیز نہیں جانتے تھے
اور احکام خدا کو بھی نہیں مانتے تھے

عار نشہ سے نہ پرہیز زنا بازی سے
دو دو آنہ پہ عدالت میں قسم کھاتے تھے
چھوٹتے آتے تھے میخانہ سے ہم پی پی کے
نہ مسلمان ہی پورے نہ عقیدے پکے

مجلس وعظ تو یک لخت بری لگتی تھی
بات ناصح کی کلیجہ میں چھری لگتی تھی

اپنے بیگانوں سے بالکل نہیں ہٹ پاتی تھے
کبھی بھولے سے بھی مسجد میں نہیں جاتے تھے
قہر حق سے بھی کلیجے نہیں تھراتے تھے
مفت کی روٹیاں ملتی تھیں ہمیں کھاتے تھے

تہا اسی منہ پہ مسلمانی کا دعویٰ ہم کو
ہائے غفلت کا برا ہو کہ ڈبویا ہم کو

اب بھی باز آئیں برے فعل سے تو اچھا ہے
حشر نزدیک ہے اب وقت بہت تھوڑا ہے
نہیں معلوم کہ آگے ابھی ہونا کیا ہے
توبہ کر لیں کہ ابھی باب اجابت وا ہے

گذرا جو واقعہ یونان پہ سب جانتے ہیں
وہ جو فرعون تھے شداد تھے پہچانتے ہیں

نوح کے وقت میں بھی آیا تہا یوں ہی طوفان
ہم پہ بے شبہ تہا یہ قہر خداوند جہاں
ایک اک بوند تھی ہیرے کی کنی سے بڑھ کر
سرکشی کرنے لگے تھے بہت اہل یونان
حد نہ تھی زور بھلا موسم بارش میں کہاں
ایک اک لہر تھی بوند ہی کی کٹاری خنجر

افسوس اسبات کا ہے کہ تسپر بھی ہم ناہنجارون کے آنکھ سے ابھی غفلت کے پردے نہیں اوٹھتے۔ بھائیو خدا کے قہر سے ڈرو۔ وہ خدائے پاک جیسا کہ بڑا تحمل والا ہے ویسا ہی اپنے ہر وعدہ کا پکا ہے۔ ایسا نہو کہ یہی غفلت ہی غفلت میں مرجائیں آخر یوم الجزا ہمیں کو اپنے کئے کی پشیمانی حاصل کرنا ہوگا۔

حضرات بعد وفات شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بھی جو جو واقعات کہ گذرے ہیں۔ اس حقیر کی زبان ایسی نہین ہے جو عرض کر سکے۔ بس آئے سب استادہ ہوکر اپنے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں درود و سلام عرض کرین۔

جواب

یا نبی سلام علیکم یا رسول سلام علیکم
یا حبیب سلام علیکم صلوٰۃ اللہ علیکم

قصیدہ

تم حبیبِ کبریا ہو تم شفیع دوسرا ہو
تم ہمارے پیشوا ہو صلوٰۃ اللہ علیکم
تم خدا کے ہو پیارے تم رسول ہو ہمارے
تم پہ جان ہم نثارے صلوٰۃ اللہ علیکم
آپ ہو شفیع عالم آپ ہو رسول اکرم
آپ سب سے ہو معظم صلوٰۃ اللہ علیکم
کون ہے تمہارا ثانی تم ہو بخشش کی نشانی
ہم پہ رکھئے مہربانی صلوٰۃ اللہ علیکم
تم شفیع عاصیاں ہو مالکِ کون و مکاں ہو
تم خدا کے مہمان ہو صلوٰۃ اللہ علیکم

تم ہو ربکے رب تمہارا تمپہ ہے قرآں اُتارا — آپکا جہاں ہے سارا صلوٰۃ اللہ علیکم
حشر میں ہو جبکہ آنا تو ہمیں نہ بھول جانا — ہمکو دوزخ سے ہے بچانا صلوٰۃ اللہ علیکم
ہم ہیں آپکے ثنا خواں صدقہ تم پہ ہی لو جان — تم سے پائی تو ہیں ایمان صلوٰۃ اللہ علیکم

حافظِ غریب و کمتر ہند میں بہت ہے مضطر
یا نبی بلا لو در پر صلوات اللہ علیکم

ہدایت۔ مولود خواں کو لازم ہے کہ ذیل کے اشعار کو پڑھتے وقت مصرعہ اولا میں (ہو میرا پڑھنا قبول) کہا کریں۔

اشعار دعائیہ

ہو میرا لکھنا قبول اے مرے پیارے رسول — اے مرے اچھے رسول اے مرے پیارے رسول
حشر کا غم ہے بڑا شافعِ روزِ جزا — بندہ کو اپنے نہ بھول اے مرے پیارے رسول
پیارے بولو کبھی اے مرے پیارے نبی — عرض تری ہو قبول اے مری پیاری رسول
آپکا مداح یہ باغِ جہاں میں رہے — گل کی روش پھول پھول اے مری پیارے رسول
دل میں تری یاد ہو لب پہ ترا نام ہو — تو مجھے ہرگز نہ بھول اے مری پیارے رسول
ہوں جو ترا مدح خواں عرش پہ ہے سر مرا — گرچہ ہوں میں خاک دھول اے مری پیارے رسول
سنلو مرے پنجتن بہر حسین و حسن — بہر علی و بتول اے مرے پیاری رسول
ہیں جو ترے عاشقین کچھ بھی اونکے قرین — حشر ہو اونکے شمول اے مرے پیارے رسول
بانیِ محفل میں جمع آئے ہیں جو سننے کو — مقصدیں سب ہوں حصول اے مرے پیارے رسول

اشعار دعائیہ

الٰہی بانیِ محفل سلامت
رہے باعافیت جب تک جہاں ہے

تیرے محبوب کی مجلس میں اسدم
جو حاضر کودکو پیرو جوان ہے

مرادیں سب کی حاصل ہوں خدایا
تیرے در تک رجوع بندگان ہے

تجھی سے مقصدِ دل مانگتا ہوں
کہ میرا حال سب تجھ پر عیاں ہے

مدینے کی تمنا میں شب و روز
دل رنجور بے تاب و توان ہے

مدینے کی طلبگاری میں ہردم
تڑپتی روح ہے اور لب پہ جان ہے

مدینے میں مجھے پہونچا دے یارب
یہی ہردم میرا وردِ زبان ہے

مدینے کی زمیں کا رزق ہو جائے
یہ تن میرا جو مشتِ استخوان ہے

مدینے میں ہی میرا خاتمہ ہو
کہو آمین سب ختم بیان ہے

اشعار دعائیہ

مجھے دے تو یارب نبی کی محبت
نہیں چاہتا ہوں کوئی تجھسے دولت

بنا دے تو ساماں ایسا خدایا
کروں میں دکن سے مدینے کو ہجرت

تو ہی جانتا ہے فراق نبی سے
گذرتی ہے ہر روز مجھپر قیامت

مدینے میں پہونچونگا جسدم الٰہی
یہ سمجھونگا اب ہے لڑی میری قسمت

مجھے دشتِ یثرب میں پھرنا ہے کافی
وہی میرے حق میں ہے گلزارِ جنت

میں دیکھوں جمال مبارک نبی کا
یہ دل کی ہے خواہش یہی دلکی حسرت

بلیں گر نبی تو ہیں گر قدم پر
کھونگا گوارہ نہیں مجھکو فرقت
نہ کیوں اس سے انوار حق ہوں ہویدا
جبیں مصفّا ہے مرآت وحدت
الٰہی جو ہیں میرے خویش و برادر
تو رکھ اونکو قائم براہ شریعت
جو گمراہ بندے ہیں تیرے خدایا
انہیں دین احمد کی دے تو ہدایت
جو محفل میں حاضر ہیں تیرے خدایا
ہو نازل تیری اونپہ ہر وقت رحمت
جو پڑھتے ہیں نعت نبی صدق دل سے
تو دے دلمیں اونکے نبی کی محبت
جو ملک دکن کی ہیں محبوب علی شاہ
رہے اونپہ ہر آن تیری عنایت
بحق نبی و علی یا الٰہی
رہے اوج پر اونکا اقبال و دولت
تو رکھ حفظ میں اپنے بار الٰہا
بچا کر سب اعدا سے اونکی ریاست
اراکین اونکے نمکخوار جو ہیں کل
تو رکھ اونکو ہر وقت زیر اطاعت
تمنا یہہ ہے تا دم مرگ یارب
رہوں فضل سے تیرے مداح حضرت
الٰہی بہ حق نبی مکرم
عطا کر مجھے دین و ایمان کی دولت
میں خادم ہوں غوث الورٰی کی درکا
ملی ہے اوسی در سے راہ طریقت
تو رکھ اونکو دارین میں شاد و خرم
الٰہی جو ہیں دل سے عشاق حضرت
ملاقاتی احباب جو کچھہ ہیں میرے
تو دارین میں رکھہ انہیں با مسرت
اوٹھا کر نقاب اپنے رخ سے محمدؐ
دکھا دو ذرا اپنی نورانی صورت
بلا لو مجھے در پہ اپنے خدارا
نہیں اب جدائی کی مجھہ میں ہے طاقت

بهروسه مجهی هی شفاعت کا تیرے
وگرنه گناهونکی هے یان تو کثرت

جو چاهو کرو هون تمهارا مین عاصی
مگر یهه نکهنا نهین میری امت

بهلا هون برا هون هون خادم تمهارا
میری دین و دنیا مین رکهه لیجیو عزت

پیمبر کا تحقیق هون مین ثناگو
نه کیونکر هو دارین مین میری عزت

قصیده

خوف عصیان سے یهه دل میرا جو نالان هوگا
هے یقین حشر مین پهر نوح کا طوفان هوگا

معصیت کا میری کچهه حال نه پوچهو مجهسی
سارا محشر میری سایے سے گریزان هوگا

رحمت حق یهی کهیگی که بخشو اس کو
میری الطاف سے بیحد یهه پشیمان هوگا

مین تو قابل نهین هون لطف و کرم کا لیکن
میری خالق کا میری حال په احسان هوگا

اپنے محبوب سے کهدیگا خداوند کریم
بهیجدو خلد مین اسکو تو یهه شادان هوگا

سوے فردوس برین لیکے جو جاینگے مجهے ق
میرے آقا کا میری هاتهه مین دامان هوگا

بادب لیکے کلید در فردوس برین
همقدم شوق سے پیچهے میری رضوان هوگا

حال عشاق نبی پوچهتے هو کیا مجهسے
دیکهلو حشر مین جسوقت نمایان هوگا

هی جو گیسوی محمد کا ازل سے شیدا
ظلمت گور سے هرگز نه پریشان هوگا

آپ کرنا مری امداد که ابلیس لعین ق
یا نبی نزع مین جب درپی ایمان هوگا

دم آخر جو میسر هو نظاره تیرا
سختی موت سے خادم نه هراسان هوگا

روسیہ ہون مین بہت کثرت عصیان سے ق
درد عصیانکا میری تجہسے ہی درمان ہوگا
یا نبی حشر کے دن بھول نجانا مجھکو
کام نکلیگا مرا آپکا احسان ہوگا
آپکے لطف وعنایت سے جو پلٹی قسمت ق
کیون نہ گردش مین مرا گردش دوران ہوگا
کفش برداری کی خدمت جو ملی مجھکو تری
دین ودنیا مین مجھے فخر سلیمان ہوگا
مصحف رخ جو ترا دیکھلی رویا مین اگر
دل ہی بہہ مرا حافظ قران ہوگا
آپکے نام مقدس کا جو آجاوے خیال
دل کافر بھی یقین ہے کہ مسلمان ہوگا
دست قاصد پہ بلا لو مجھے پہلے سرکار
بعد مین عرض کرونگا جو کہ ارمان ہوگا
آنکھ تھم تھم کے یہی کہتا ہے مجھسے ہر دم
ہجر احمد مین جو گر جاؤن تو طوفان ہوگا
عشق احمد کا ہوان بیمار یقین ہے کہ یہی
اے مسیحا نہین ہرگز مرا درمان ہوگا
زلف کا انکی ہے سودا مرے سر مین بیحد
فکر ہے فکر مین دل تیرا پریشان ہوگا
محفل جہل سے پرہیز تو کر اے عاقل
اوسکی پر تو سے یقین ہے کہ تو حیوان ہوگا
اوسنے دل جل کے نہ سنا کبھی گر نہ ایسا
یاد رکھیگا سخن میرا تو انسان ہوگا
ہے یقین حشر مین بخشائینگے حضرت انکو
نعت احمد مین فدا جو کہ سخندان ہوگا
در احمد پہ جو نکلیگی میری جان تحقیق
ملک الموت کا سر پر میری احسان ہوگا

قصیدہ

یا محمد نہین یان کوئی یگانہ دل کا
آپ ہی سنئے ذرا کچھ ہے تو فسانا دل کا
تیر مژگانپہ غضب ٹوٹکے آنا دل کا
کارگر ہوتا ہے ہر دلپہ نشانہ دل کا

تن بے جان میں تو آجاتی ہے جان مضطر
تری محفل میں جو ہوتا ہے ترانا دل کا

ساری محفل کو لٹا دیتا ہے بیخود کر کے
ہو کے بیہوش کبھی ہوش میں آنا دل کا

وہ ہو کہ مردوں کو قیامت کا دلا دیتا ہے
ہجر میں تیری ہے وہ شور مچانا دل کا

شوق دیدار بنی میں جو مچل جاتا ہے
غیر ممکن ہے کسی ڈھب سے منانا دل کا

بس خفا ہو کے گیا وہ مرے پہلو سے نکل
حیف آیا نہ مجھے ناز اوٹھانا دل کا

آپکے روے منور کا تھا شیدا حضرت
در اقدس پہ ہوا ہوگا ٹھکانا دل کا

شب فرقت میں وہی ایک تھا میرا ہمدم
یاد آتا ہے مجھے رو کے رلانا دل کا

گرچہ ہشیار ہے غمخوار ہے پالا میں نے
ہائے آخر نہوا مجھسے بچانا دل کا

مدت العمر رہونگا در احمد پہ مقیم
جب چلا جاونگا میں کر کے بہانا دل کا

ق
جس کے اخلاق نہیں دہر میں [illegible]
مثل بیگانہ کی ہوتا ہے یگانا دل کا

نیک اخلاق رہو تم بھی جہان میں تحقیق
تا کہ ہمدرد رہے سارا زمانہ دل کا

تمت بالخیر

متفرق قصاید تحقیق

شنو شرح دل پر غم خدا را یا رسول اللہ
بکن تکلیف بہر من گوارا یا رسول اللہ
ترے لطف و عنایت پر بھروسہ کر کے بیٹھا ہون
سوا تیرے نہین مجکو سہارا یا رسول اللہ
بمیرم از تپ فرقت بسوزم ز آتش عشقت
ندارم زندگی جز تو گوارا یا رسول اللہ
بظاہر گرچہ زندہ ہون مگر حالت ہی مردون کی
ترے درد خدائی نے ہی مارا یا رسول اللہ
نباشد دل بپہلوے من بیدل ز عشق تو
کشد ہر لحظہ آن حسن دل آرا یا رسول اللہ
ہمارے آہ سوزان سے جدائی مین تمہارے دل
دھوان بنکر یہ اٹھتا ہی غبارہ یا رسول اللہ
شدم مجنون ز عشق تو ندارم شرم رسوائی
بنوشان ساغر وصلت خدا را یا رسول اللہ
چھپا رہتا تھا زلفونکا ترے بکر مین سودائی
ہوا چرچا مرا اب آشکارا یا رسول اللہ
ز ذوق نفس امارہ شدم آلودہ عصیان
بجز لطفت ندارم ہیچ چارہ یا رسول اللہ
غریق بحر عصیان ہوتے ہوتے بچگئی کشتی
ملا رحمت کا جب تیرے کنارہ یا رسول اللہ
نگاہ برق سوز انت شعاع روے تابانت
کند ہر شیشہ دل را دو پارہ یا رسول اللہ
نبوت پر رسالت پر تری معجز بیانی پر
شہادت دیچکا ہر سنگ خارہ یا رسول اللہ
گدائے کوے تو ہستم بشاہان فخر میدارم
ندارد ہمسری جمشید و دارا یا رسول اللہ
لٹاتا ہون مین خم کے خم شراب عشق کے تیرے
تری بخشش پہ کسکا ہی اجارہ یا رسول اللہ
عطا کن جرعۂ از شربت وصلت ز لطف خود
نمی خواہم شکر قند و نجارہ یا رسول اللہ

بچا لیا لطف سے اپنے پلا کر شربت وصلت
مریض عشق مرتا ہے تمہارا یا رسول اللہ

پہچے مت دیکھے مجنون بگی نازان بگی خدا ان
شود ہرگہ ز عشق تو مدارا یا رسول اللہ

تری محفل مین رندونگا گذر ہوتا نہین ہرگز
خدا نے خود کہا انتم سکارا یا رسول اللہ

مرے دلکا چمن داغون سے تیری عشق کی ہر دم
تر و تازہ ہے مثل گل ہزارہ یا رسول اللہ

لگے گر پاسبانی آپکی در کی تو جانون مین
مقدر کا مرے چمکا ستارا یا رسول اللہ

دل تحقیق شیدا ہے جمال روے تابانت
خدایت داد آن حسن دل آرا یا رسول اللہ

قصیدہ

بنایا تجھکو پھر امین ہر سو خودی کو دل سے مٹا مٹا کر
عیان تہا پردہ مین ہیم کے تو وجود اپنا چھپا چھپا کر

غش آرہے کیونکر نہ عاشقون کو رخ منور کی روشنی سے
وہ روے انور دکہا رہی ہین نقاب اپنا اٹہا اٹہا کر

دوئی کا پردہ اٹہا ہے ساقی وہ جام تو نے دیا ہے ساقی
بنایا مستانہ اپنا مجھکو شراب وحدت پلا پلا کر

پیمبر اپنے ہین رشک عیسیٰ نہ کیس طرح سے ہون مردے زندہ
جلاتے ہین اپنے عاشقون کو وہ دم مین ٹہوکر لگا لگا کر

یہی ہے ارمان قلب مضطر کہ دیکہون حضرت کا روے انور
دکہاو چہرہ تم اپنا آقا مدینے ہی مین مجھے بلا کر

کبھی کہونگا نہ اف زبان سے خوش آپ ہون گے اس امتحان سے
لگا کے دیکھو کمان ابرو پہ تیر مژگان چڑھا چڑھا کر
کبھی ہنسایا تو کر کے وعدہ کبھی رولایا تو کر کے مضطر
تماشہ دیکھا ہے تو نے میرا کبھی ہنسا کر کبھی رولا کر
تیری جدائی مین جان مضطر نہ نکلی تن سے کہین تڑپکر
تو ہے زمانہ مین رشک عیسی مریض فرقت کی کچھہ دوا کر
یہہ روز محشر خدا سے کہنا ہو بخشش اسکی ہے میرا شیدا
کھڑا ہے شرمندہ ہو کے تحقیق ادب سے سر حشر مین جھکا کر

قصیدہ

اپنی ہستی کو مٹا کر بے نشان مین ہی تو ہون
لامکان کہتے ہین جسکو وہ مکان مین ہی تو ہون
شش جہت مین لوگ مجھکو ڈھونڈ کر حیران ہین
ذات وحدت مین فنا ہو کر عیان مین ہی تو ہون
مین وہ تو کا ہوگیا جسوقت پردہ بیچ سے
دیکھلو ہر رنگ ہر بین عیان مین ہی تو ہون
احدیت کی شان کس منہ سے ادا ہوگی دلا
حمد رب مین سچ تو یہہ ہے بیزبان مین ہی تو ہون
نارسی معراج مین گویا تھی یہہ حق سے نبی
عرش ہے جسکی زمین وہ آسمان مین ہی تو ہون
ابر فرما گئے اصحاب سے خیر البشر
باعث پیدایش کون و مکان مین ہی تو ہون
حمد رب مین تو مگر خامہ میرا بڑھتا نہین
نعت احمد مین ولا آب روان مین ہی تو ہون
عین دریا مین جو تشنہ کہتے ہین جسکو سبھی
ہند مین تجھسے جدا جان جہان مین ہی تو ہون

طاق مین ہی تیرا دل ہمسر کہیں باقی نہیں
جینا مشکل ہی جسی وہ ناتوان مین ہی تو ہون
باغ جنت کہتا ہی جسکو زمانہ دیکہکر
داغ ہائی عشق سی وہ گلستان مین ہی تو ہون
حفظ جانکی واسطی پیر سخن کہتا ہی اب
پھینک دو تعویذ و گنڈا حرز جان مین ہی تو ہون
نعت احمد مین ولا تحقیق کہتی ہین جسی
بیگمان وہ خادم شاہ شہان مین ہی تو ہون

قصیدہ

یا نبی امت مین تیرے روسیا مین ہی تو ہون
معصیت الودہ حرص و ہوا مین ہی تو ہون
نیک تھے جاکر سبھی بہشت خدا سے بخشے گئے
لائق بخشش تری باقی سا مین ہی تو ہون
مغفرت کہتی ہی مجھسی کیون نہو بخشش تری
آچکے دن تابع خیر الورا مین ہی تو ہون
لطف ہو یا جور ہو جو کچھ کہ ہو منظور ہی
یا نبی ہر حال مین تیرا فدا مین ہی تو ہون
دام گیسو مین تمہاری پھنس گیا جسکا ہی دل
دیکھلو وہ عاشق زلف دوتا مین ہی تو ہون
قصہ فرہاد و مجنون سنتے سنتے یکبیک
عشق مین ہوکر فنا پایا بقا مین ہی تو ہون
جب لگا بیخود ہے مجھسے نور جمال مصطفے
اونکی صورتمین دلا پایا خدا مین ہی تو ہون
چار انگلین مجھسے ہی گٹی ہین غش کہا کر سبھی
چشم حق بین یہ تری اسکی ضیا مین ہی تو ہون
آہ سنوان سی میری زندہ ہو بحکم چلو
آتش عشق نبی کا دل جلا مین ہی تو ہون
مدح خوان مصطفے تحقیق کہتی ہین جسے
دیکھلو وہ خادم صدق و صفا مین ہی تو ہون

قصیدہ

عشق کو تیری نبی اپنا صنم جانتے ہین
جلوہ گر دل مین اگر ہو تو کرم جانتے ہین

سیر گلشن کی تمنا نہین دل مین باقی   تیرے کوچہ ہی کو ہم باغ ارم جانتے ہین
مثل مجنون جو پھرا کرتے ہین دشت و یثرب   سیر فردوس سے بڑھکر اوسے ہم جانتے ہین
تیری فرقت مین شب و روز بہا کر آنسو   اپنی آنکھون ہی کو ہم ابر کرم جانتے ہین
آپکی ابروی خوش خم کی صفت کیا کہنا   اسکی جنبش مین جو لذت ہے وہ ہم جانتے ہین
مدح کرنے لگے موسی تو کہا خالق نے   ق   میرے محبوب کا رتبہ کوئی کم جانتے ہین
راز مخفی ہے حقیقت نہین کہہ سکتا ہون   جانتا مین ہون میری لوح و قلم جانتے ہین
خاکسارون مین تمہارے جو ہوئے ہین شامل   اپنی ہستی کو تو ہم نقش قدم جانتے ہین
یا نبی آپکی الفت مین تمنا ہے یہی   دم نکلجائے تو ہم لطف و کرم جانتے ہین
تیرے در کی جو میسر ہے گدائی ہمکو   کب اوسے شوکت جمشید سے کم جانتے ہین
تیرے کوچہ مین قدم رکھنگے جو مر جائین ہم   اپنا لکھا ہے یہہ دم زیر قدم جانتے ہین
شوق دیدار نبی جسکو ہے حاصل تحقیق   اپنی ہستی کو وہ ہر وقت عدم جانتے ہین

قصیدہ

خواب مین جب مرا دلدار نظر آتا ہے   بخت خوابیدہ یہہ بیدار نظر آتا ہے
دل مرا مضطرب و زار نظر آتا ہے   عشق احمد کا یہہ بیمار نظر آتا ہے
دیکھکر غور سے کہتے ہین مسیحا ہر دم   ق   قلب یہہ تشنہ دیدار نظر آتا ہے
ساغر وصل نبی سے جو ہوا ہے بیخود   مے وحدت کا طلبگار نظر آتا ہے
وارے قسمت نظر آتا نہین اپنا سرو   گرم کچھہ حشر کا بازار نظر آتا ہے

امتی دیکھہ کے محشر مین محمدؐ کو کہے
ہمکو ہے زیبا خریدار نظر آتا ہے
عاصیان کہتے تھے سب اپنی سی جا کر
پر غضب آج وہ غفار نظر آتا ہے
ساری مخلوق یہہ کہتی تھی شفیع اعظم
ق انبیا ونکا تو سردار نظر آتا ہے
جیسا حلقی مین تارونکی ہی ماہ انور
مرسلونمین شہ ابرار نظر آتا ہے
رحمت حق یہی کہتی تھی نبی سی ہردم
ق کل خدائی کا تو مختار نظر آتا ہے
مغفرت نا نہی گویا تھی یہہ آگی بڑہکر
اپنی امت کا وہ غمخوار نظر آتا ہے
ہوکے آمادہ بخشش یہہ کہا خالق نی
رحم دل احمد مختار نظر آتا ہے
حشر مین دیکہکی فرماینگے حضرت تحقیق
میرا عاشق یہہ دل افگار نظر آتا ہے
حب احمد نہین جس دل مین ہی سچ ہو تحقیق
قلب ایسا مجھی بیکار نظر آتا ہے

قصیدہ

زمرہ مین رسولون کو وہ عالی نسبی ہے
اسوا سطی مشہور تو مکی مدنی ہے
ہر شاخ مین ہر گل مین عیان ہے تیرا جلوہ
ہر رنگ مین ہر بو مین تری جلوہ گری ہے
کیا فوقیت ہے یوسف کو تری حسن کی آگے
شرمندہ تجہی دیکھہ کی اب تک رو پری ہی
سرخی پہ لبونکی ہی فدا لعل بدخشان
ہی رنگ خجالت سی عقیق یمنی ہے
بو لیکی جب آئی ہی صبا زلف نبی کی
پاتا ہی شرف اس سی یہہ مشک ختنی ہے
اس ناز کے انداز کی اعجاز کی صدقی
ان سب سی زیادہ تری شیرین سخنی ہی
پڑہتا ہون صفت جب تری شیرین سخنی کی
گہلتی گویا منہ مین مری مصری کی ڈلی ہی

تجھکو لیے ہاتون مین چلی آتی ہین حورین — کیا لطف و عنایات رسول عربی ہے
آہٹ سی قدم کی تو اوٹھا کرتے ہین مردے — بگڑی ہوئی تقدیر تجھی سی تو بنی ہے
کہدو کوئی جا کر مری عیسی لقبی سے — الفت مین تمہاری ہی میری جانکنی ہے
اب شربت دیدار پلا دیجے خدا را — بیحد ترے بیمار کو تشنہ دہنی ہے
یارب مجھے پہونچا دے تو ہی سوئے مدینہ — مفلس ہون مین درپیش غریب الوطنی ہے
آتا ہے لبون پر تری عشاق کی جب نام — جلتے ہین عدو اونکی یہی دلشکنی ہے
اللہ سلامت رکھے اس شاہ دکن کو — ق کرتا جو رعایا پہ وہ اب رحمدلی ہے
تا حشر یہہ قائم رہے یارب معہ اولاد — اسلام مین پوچھو تو یہہ ہیرے کی کنی ہے
کس منہ سی بیان ہو مری یہہ راز ہے تحقیق — جو نور خدا ہے وہی انوار نبی ہے

قصیدہ

قلب مین ہے روشنی ایسی خدا کے نور سے — کم نہین ہے داغ دل میرا چراغ طور سے
مین نکیرون بیچ پہونچون وہان مولود تا کہان — قلب کو ہوتی ہے تسکین آپ کی مذکور سے
ناتوان ہون کسطرح محشر مین جاؤن یا نبی — بار عصیان اوٹھ نہین سکتا کسی مزدور سے
رنج تا کے یا نبی فرقت کی صدمون کا سہون — جبر اوٹھ سکتا نہین اب عاشق مجبور سے
آسمانون کو جدائی مین لگا دیتی ہے آگ — آہ سوزان جب نکلتی ہے دل رنجور سے
تیغ عشق مصطفے سی دل مرا مجروح ہے — زخم اوسکے ہون نہ اچھے مرہم کافور سے
رات دن ہجر نبی مین بہتی ہین آنکھون سے اشک — کم نہین ہین دیدۂ گریان میرے ناسور سے

مین بھی ہون مست مئے حُبِ نبی دوسرا   صاف ظاہر ہی یہہ میری دیدۂ مخمور سے
دیدۂ حق بین مین میرے جلوۂ حق ہی نہان   مصطفی کو دیکھتا ہون مین خدا کی نور سے
حال کیا سوزِ درون کا اپنی ظاہر کرون   کم نہین ہی سینۂ روشن مرا تنویر سے
مین انا الحق کی جگہ کہتا ہون حق ہی مصطفےٰ   کسطرح عالی نہو رتبہ مرا منصور سے
یہہ حدیثو نبی ہوا ہی روشن اے تحقیق صاف   احمد مرسل ہوئی پیدا خدا کی نور سے

قصیدہ

چہرہ جو پر انوار ہی محبوب خدا کا   شیدا یہہ دل زار ہی محبوب خدا کا
آزادی سخن کو میرے ہوتی نہین حاصل   وابستہ گفتار ہی محبوب خدا کا
آلودہ دلون کی یہان ہوتی ہی صفائی   کیا پاکیزہ دربار ہی محبوب خدا کا
دشمن کی قلم ہوگی گرا کرتے ہین یان سر   وہ ابروی خمدار ہی محبوب خدا کا
بیشک اوسی حاصل ہی سند خلد برین کی   جو دل سی طلبگار ہی محبوب خدا کا
مانند کتان ٹکری ہی کر دیتا ہی دل کے   وہ پرتو انوار ہی محبوب خدا کا
بھر جاے عجب کیا جو مرا دامن امید   دربار یہہ دُربار ہی محبوب خدا کا
مردونکو جلا دیتی ہین آہٹ سی قدم کے   کس ناز کا رفتار ہی محبوب خدا کا

قطعہ

دل میرا کسی طرح سی اچھا نہین ہوتا   یہہ طالب دیدار ہی محبوب خدا کا
ساقی سی نہ ساغر سی نہ مے سی ہی اوسی کام   مدہوش یہہ سرشار ہی محبوب خدا کا

باہر کوئی حلقے سی نہین ہوتا ہی اون کی
کس حسن کا پرکار ہی محبوب خدا کا
تحقیق تجھی حشر کا کیا خوف و خطر ہی
غمخوار ہی دلدار ہے محبوب خدا کا

قصیدہ

خدائی مین محمدؐ سا پیمبر ہو نہین سکتا
بجز اون کی خدا کا کوئی دلبر ہو نہین سکتا
کسیکا عشق دل کا میری رہبر ہو نہین سکتا
دل شیدا میرا عاشق کسیپر ہو نہین سکتا
مین تشنہ ہون ازل سی خنجر ابروی احمدؐ کا
کسیکی آب خنجر سی گلو تر ہو نہین سکتا
ہزاران یوسف مصری تصدق تیری صورت کی
مقابل مین تری ماہ منور ہو نہین سکتا
خدا کہتا ہی طالب سی ترے دیدار کی ہر دم
ترے محبوب کا جلوہ میسر ہو نہین سکتا
زمانی سی نہ شکوہ ہی فلک سی ہی شکایت کیا
جو بگڑا ہی وہ اچھا پھر مقدر ہو نہین سکتا
خدا اچھونکو جلاتا ہی برونکا کون حامی ہی
بجز تیری گنہگارونکا محشر ہو نہین سکتا
یہہ بیجا نونپہ اترانا ہی کیسا بت پرستونکا
جو معبود حقیقی ہے وہ پتھر ہو نہین سکتا
یہہ حسن دلفریبی پہ نجاوٗ ذال دنیا کی
جو ہی کم ظرف ہرگز نیک جوہر ہو نہین سکتا
یہ کیون تحقیق دیتی ہو فلک کو گالیان حق
خدا جبتک بچا ہی وہ ستمگر ہو نہین سکتا

قصیدہ

احمدا تم تو کبھی خواب مین آتی بھی نہین
حسرت دلکو میری آپ مٹاتی بھی نہین
ساغر وصل مجھی اپنا پلاتے بھی نہین
آتش ہجر میری دلکی بجھاتے بھی نہین
رخ انور سی نقاب اپنی ہٹاتی بھی نہین
جلوۂ نور خدا مجھکو دکھاتے بھی نہین

حال دل تیری سوا کسکو سناؤن جاکر
کوئی سنتی بھی نہین ہم تو سناتی بھی ہین

خواہش دل ہی یہی پڑھ کی وہ قرآن دیکھون
مصحف رخ کو حجاب اپنی دکھاتے بھی نہین

درد فرقت سی گئی جان مگر رشک مسیح
قم باذنی کی صدا مجھکو سناتی بھی نہین

لیچلو پیش پیمبر دل تحقیق حزین
اب یہان ناز کوئی اوسکی اٹھاتے بھی نہین

قصیدہ

ذرّے ہین انبیا بھی پیمبر کے سامنے
جسطرح ہی سہا شہ خاور کے سامنے

محشر مین جاؤن جب مین پیمبر کے سامنے
دریا بہیگا آنکھہ سے سرور کے سامنے

سرکش جو لڑتے تھی در خیبر کے سامنے
تھرا گئے جب آئے وہ حیدر کے سامنے

نکلیگا دم مرا جو مدینے مین اے خدا
مدفن بھی ہوگا روضۂ انور کے سامنے

تشریف لائینگے وہ لحد مین مری ضرور
تڑپیگا لاشہ میرا پیمبر کے سامنے

گھائل کیا جو ابروئے خمدار نے ترے
سینہ سپر ہوا ترے خنجر کے سامنے

ق
کیجی شکار شوق سی اب ای میرے حضور
ہی صید دل نگاہ منور کے سامنے

گر ہو دل حزین پہ نشانہ نہ کارگر
پیٹا کرونگا سر کو مقدر کے سامنے

تیغ الم کا حال اوسی دل سے پوچھئے
زخمی ہوا ہو جو کوئی دلبر کے سامنے

زینب کا حال زار مجھسے ہو کیا بیان
بھائی کا سر جدا ہوا خواہر کے سامنے

اشکون کے بدلے خون بہا ہوگا آنکھہ سی
پیاسے گئے شہید جو حیدر کے سامنے

جو وقت نزع شربت دیدار ہو نصیب
رغبت کرون نہ مین کبھی کوثر کے سامنے

تحقیق تجھکو روز جزا کا ہی خوف کیا
کہکر وہ بخشواینگے داور کے سامنی

قصیدہ

پہلے مین نی پیش حق عصیانکا ذکر کیدیا
بعد وصف مصطفےٰ سجدہ مین سر رکھدیا

فضل سی اپنے کہا حق نے کہ جا پیش نبی
مین نی تیرا فیصلہ موقوف اونپر رکھدیا

ق

پہونچکر جسوقت اونکی روبرو با صد نیاز
سر کو اپنے شوق سی قدمونکی اوپر رکھدیا

آپ یون کہنی لگی جوش محبت سی کہ جا
ہمنی پہلے ہی سی تیرا خلد مین گھر رکھدیا

ق

مین نے فرط شوق پا بوسی قدمین ولا
سنگ زینی کی جگہ سر اپنا آخر رکھدیا

تاکہ ہو دل مین جمال روی انور منعکس
آئینہ دلکا بنا کر پیش سرور رکھدیا

بادۂ حب نبی سی ابتو یان سرشار ہون
اسلئی محشر مین نی آب کوثر رکھدیا

آرزو تحقیق تھی کیا کیا مدینی کی مجھی
چرخ نے ساری تمناون پہ پتھر رکھدیا

قصیدہ

نبی آج خواب مین آکر مرا بخت خفتہ جگا گئے
میرے دل کو صاف لبھا گئے پہ وصل مژدہ سنا گئے

تھی اسی کی فکر مجھے سدا کہ ملینگے کب مرے مصطفےٰ
تری مہربانی سی اے خدا مجھے جلوہ اپنا دکھا گئے

تب ہجر سی ہوئی اب شفا ملی مجھکو تھی جو میری دوا
رویا مین آکے وہ مصطفےٰ مجھے جام وصل پلا گئے

نورِ خدا جنھین کہتے ہین کہون کس جگہہ وہ رہتے ہین
وہ تو دونون آنکھون کی راہ سی میری دل مین آکی سما گئے

گیا تمنے عرش سی جب گذر یہی کہہ رہا تھا وہ جھوم کر
میرے مرتبہ کو بڑہا گئے میرے دلکا ارمان مٹا گئے

ہوئے ملکے حق سے نبی جدا تو یہہ کہہ رہی تھی سب انبیا
ہوا عفوِ امت مصطفےٰ ابہی بخشوا کے وہ آ گئے

معراج کی ہی شب انبیا یہی کہہ رہی تھی میرے خدا۔
ترا شکر ہمسے ہو کیا ادا نبی آکے جلوہ دکھا گئے

رہے جبتلک کہ شہ ہدا وہ جہان مین خود ہی سہی جفا ؛
بس زبان پہ شکر ہی شکر تھا سبھی رو سیاہ ستا گئی

کبھی سر کو سجدہ مین رکھدیا کبھی ہاتہہ اوٹھا کی یہی دعا
ہمین بخشوا نیکو مصطفےٰ یہہ مصیبتین سب اوٹھا گئے

سنو طرفہ اس سی بھی ماجرا ہوئی ظالمونکی عجب جفا
سبط نبی کا تو خون کیا اور خیمے اون کے جلا گئے

صل علےٰ کا وہ غل ہوا کہ فلک پہ اسکی گئی صدا
تحقیق قبر رسول پہ یہہ قصیدہ ہم جو سنا گئے

* * *

قصیدہ بزبان ریختی

اگر تو چاہے دکھانا مجھکو جمال اپنا محال کیا ہے
اسی تمنا مین مر رہی ہون دکھا دے صورت یہ ٹال کیا ہے
مین جب سے عاشق ہوئی ہون تیری نہ دیکھا رویا مین تیرا جلوہ
یہی تمنا رہی ہے دل مین کہ وصل کیسا وصال کیا ہے
مین بیجان ہون بلا لے در پر نہین ہے فرقت مجھے گوارہ
غم جدائی سے تیرے شاہا یہہ دیکھہ لے دلکا حال کیا ہے
بھلی ہون تیری بری ہون تیری جو چاہے کر تو ہون جان سے حاضر
مین ہر طرح سی تجھے وٹہ دون تجھکو یہہ دل مین تیری خیال کیا ہے
مین ہو کے سائل پکاری تجھکو کہ پاؤن مقصد مین اپنے دلکا
نہ پوچھا اتنا بھی مجھسے تو نے بتا دے تیرا سوال کیا ہے
مین ہو گئی شیدا اللہ دے تجھپر یہہ جان اپنی یہہ مال اپنا
جو دولت دید ہو میسر بہلا پھر اسکو زوال کیا ہے
مین لونڈی تیری تو میرا آقا نہ چاہون تجھسی تو چاہون کس سے
تو بھر دے مقصد سے میرا دامن وگرنہ کسکی مجال کیا ہے
جو پھیرے در سی تو اپنے مجھکو مین جاؤن کس در پہ تیری ہو کر
بتا دے وہ گر غمزدی سے یہہ مجھکو رنج و ملال کیا ہے

گذر چکی عمر یون ہی میری نہ چونکی غفلت سے وائی قسمت
نہ جانی تحقیق مین نے اب تک حرام کیا ہے حلال کیا ہے

قصیدہ بزبان ریختی

جا کر مین مدینی مین پیمبر سے ملون گی جیتی جو رہونگی
دہلیز پہ سر روضہ اقدس کی رکہونگی - آنکہین بہی ملونگی

بلبل کیطرح گلشن یثرب مین پہرونگی - غنچہ سا کہلونگی
بو ہو کے چمن سے مین شب و روز اڑونگی - کپڑون مین بسونگی

جام مے حب نبوی سے ہوئین سرشار - دیکہو مری اطوار
جا کر ابہی ساغر مے وحدت کا پیونگی - مستانہ بنونگی

ہو جائے اگر روضہ اقدس پہ رسائی - ہو شکر الٰہی -
دربان کیطرح در پہ شب و روز رہونگی - مرکر ہی ہٹونگی

لونڈی ہون نمکخوار ہون دیکہو میرے سرکار - ہون حاضر دربار
ہر طرح سے دامن مرے مقصد کا بہر دیگی جب دے پہ اڑونگی

آ جا مین لحد پردہ مرے رشک مسیحا تڑپیگا یہہ لاشہ
دل اور جگر اپنا مین قربان کرونگی - جی کر جو اوٹہون گی

سایہ کیطرح مین پس دیوار رہونگی ہرگز نہ ہٹونگی ۔ قدمون سے لپٹ جاونگی رو کر یہ کہونگی ۔ قسمت نہ مسعود

افسوس یہان مجھکو ترے ہجر نے مارا۔ کیا کیجیئے چارہ۔
سنلو مین لحد مین بھی یہی کہتی رہونگی۔ آقا سے ملون گی۔
ہر چند ہون بیحد مین خطا وار گنہگار۔ اے احمد مختار
دوزخ مین مگر حشر کے دن مین نہ جلونگی۔ دامن مین چھپونگی
ہی التجا لونڈی کی یہہ سنلو میری حضرت۔ یا شاہ رسالت
محشر مین مین نعلین ترے لیکے چلونگی۔ جنت مین ہونگی
سو جانسے قربان ہون تحقیق مین لکھکر۔ اب نعت پیمبر
اگر مین تری روضۂ اقدس پہ پڑونگی۔ جان نذر کرونگی۔

قصیدہ

جاتا ہون کوے احمد مختار کیطرف
بلبل ہون جاؤن کیون نہ مین گلزار کیطرف
مرات وحدت آئینہ ہو جا مجھے صاف
دیکھون مین ایسی آئینہ رخسار کیطرف
کعبہ سمجھکے سجدے مین کرتا ہون بار بار
جب دیکھتا ہون ابروی خمدار کیطرف
درمان مریض عشق کو کافی ہی بس یہی
رشک مسیح دیکھی بیمار کیطرف
جیسے ہو لب آپکی آنکھونکا مجھکو عشق
دیکھا نہ پھرکے نرگس بیمار کیطرف
دامن ہمارا گوہر مقصد سے بھر گیا
جسوقت آئی آپکے دربار کیطرف
گلزار ہوگی آتش دوزخ یقین ہی
دیکھینگی جب ہماری نبی نار کیطرف
خوف و رجا سے دیکھتا ہون روز حشر مین
اعمال کیطرف کبھی غفار کیطرف

سبھنگے لگ عاشق صادق ہی روز حشر   جب جاونگا مین احمد مختار کیطرف
داغ جگر سے روشنی ہوگی مزار مین   تحقیق جای جیب لحد تار کیطرف

قصیدہ

یا محمد برخت نور خدا می باشد   زان سبب جلوۂ تو ہوش ربا می باشد
از پی وصل تو شبہای فراق ای جانان   عاشقان را بخدا کوہ بلا می باشد
ہست وابستۂ تو این دل دیوانہ باش   رحم کن یا کہ جفا ہر دو روا می باشد
کرد مدہوش مرا ساغر وصلت ساقی   حاجت می بمن رند کجا می باشد
وحشت این دل دیوانہ را ہر دم واللہ   نکہت زلف تو زنجیر پا می باشد
یک نظر بر من مسکین بفگن بہر خدا   چشم شہ بہر عطا سوی گدا می باشد
بہر وصلش چو کنم عرض صنم میگوید   منتظر باش کہ تعجیل خطا می باشد
گر شود وصل دلارام ترا ای تحقیق   باز این حسرت و ارمان کجا می باشد

قصیدہ

جلوہ فزا ہے ماہ عرب بے نقاب کے   منہ پر ہوائیان ہین چھٹین ماہتاب کے
گیسو ہٹا کے رخ سے رسالت مآب کی   چھکّی چھڑائینگی ابھی ہم آفتاب کے
لائی صبا جو نکہت زلف رسول کو   بس جو چلی بگڑ گئے بوے گلاب کی
صدقے نہ کیون ہون دلسے مزار شریف پر   کسب زیارتونکا ملتی ہین تحفے ثواب کے
جلتا ہون روز و شب تپ ہجر نبی سے مین   کبتک اوٹھاون صدمے الہی عذاب کے

تاریکی لحد سے مجھے خوف کچھہ نہین
ہین دل مین داغ عشق رسالتمآب کے

ہجر نبی مین اشک بہایا مین اس قدر
دفتر تمام دہلگئے روز حساب کے

خادم نبی کا ہون مین نکیرین سی کہو
جہگڑے الجہہ ہون مجہسی سوال و جوابکے

لہرا رہی ہی تاکفن زلف رسول آج
اس دل سی پوچہیے مزے پیچ و تابکے

خدام مین تو اپنے کیا مجھکو منتخب
قربان جاؤن تیری مین اس انتخاب کے

یک گھونٹ ہی مین جلوہ نظر آگیا مجھی
ساقی مین صدقی ہون تری دور شرابکے

رندونکا تیری مرتبہ یہہ اور ہی ہوا -
زاہد ورق الٹتی رہی بس کتاب کے

فرقت کی آگ نے مری جان کو جلا دیا
دل اور جگر ہین سوختہ مثل کباب کے

درد جدائی نے تیری بیتاب کر دیا
آنکھون سی خون ٹپکتا ہی مثل شہاب کے

دل سی نکل کے آہ کی بجلی جو جا گری
ٹکڑے ہوئے تو اڑگئی دیکھو سحاب کے

الطاف سی تم اپنے بالو مسیح مین
صدمی اوٹھا رہا ہی یہہ دل اضطراب کے

حرص و ہوا کو چھوڑ دو دنیا کی آجکل
ورنہ سہو گے حشر مین صدمی عذاب کے

ق
اوراق الٹ دیا تو نصیحت کی صحا
سب تولوہوا ہون پر ابہی دن ہین شباب کے

پیری مین تجہکو یاد کرینگی یقین ہے
گو زندگی سبھی کی ہی مثل حباب کے

وصف نبی کی فیض سی تحقیق دیکھہ لے
قسمت نے پھیر دی تیری دن انقلاب کے

تحقیق سر پہ رکہا ہی مین نعلین پاک کو
ہمراہ چلونگا خلد مین عالیجناب کے

* * *

قصیدہ

جان و دل سی ہین فدا تجھپہ تمامی مرسل
بلکی ایمان مفصل کا تو ہی ہی مجمل
کھینچ کر نقشہ جو نازان ہوا نقاش ازل
جملہ اوصاف سی تصویر تھی تیری اکمل
شرف پایا جو تیری حسن کا خورشید ازل
مشتری طالع یوسف کی ہوئی مثل زحل
کوئی ثانی نہین مخلوق مین احمد تیرا
جسطرح سی تیری خالق کا نہین ہی اول
دیکھا جب طالب و مطلوب مین کچھہ فرق نہین
میم احمد ہوا ان دونون مین آکر حائل
حبذا اصلی علی جس مین ہوا تو پیدا
سب سی اعلی ہی مہینون مین ربیع الاول
جب برستی ہی تیری ذکر سی رحمت حقکی
غنچۂ دل میرا کھلجاتا ہی مانند کنول
رب ارنی تو کہی تاب نہ لائی ہرگز
لن ترانی کی ندا سی ہوئی موسی بیکل
رخ احمد سے یقین ہی اب اٹھیگا پردہ
آج عشاق کے زمرہ مین پڑی ہی ہلچل
زاہد و آؤ پیو شوق سی مجھہ رند کی پاس
مئی وحدت کی رکھا ہون مین بغل مین بوتل
ای اجل ظلمت مرقد سی مجھی خوف نہین
عشق احمد کی ہی روشن مری دل مین مشعل
ق شعلۂ عشق نبی سی جو نکلتا ہی دھوان
طرف سینہ پہ مری چھاتا ہی مثل کاجل
کور چشمی کا مرے نسخہ اکسیر ہے یہہ
جب لگاتا ہون مین آتا ہی نظر عزوجل
زلف احمد کا ہوا جب سی ہی سودا مین
مثل مجنون کی سیر کرتا ہون جنگل جنگل
وحشت قلب یہی کہتی ہی ہر دم مجھہ سی
خاک یثرب کا لگا چلکی ذرا تو صندل
آپ خود آتے دیا مجھکو بلاتے تھی نبی
جذبۂ الفت کامل جو اگر کرتا عمل

للہ الحمد چلا ہند سے سوئے یثرب
عشق احمد ہی نی میری گلی کی ہیکل
جبکہ حاصل ہوا دیدار نبی کا خلعت
مفلسی نے مری لبس و وش سی پہنچیکا کمل
خون برسائیگا اب آنکھون سی میری یقین
سمت یثرب سی چلا آتا ہی دیکھو بادل
وقت آخر جو کسی روح کہی عزرائیل
سوئی احمد تجھی لیچلتا ہون چل جلد نکل
قصد فرماتے تھی تفریح کا جسوقت نبی
سبزہ ہر دشت کا ہوتا تھا مثال مخمل
مدح خوان در دندان نبی ہون بتحقیق
ہی یقین جلد ہین پاؤنگا مین موتیکا محل

قصیدہ

شہ ابرار جو سینہ سی لگاتی ہین مجھے ۔
اپنا گنجینۂ اسرار بناتے ہین مجھے ۔
لطف سی اپنی پلاکر مئے وحدت کا جام ۔
کبھی مدہوش کبھی مست بناتی ہین مجھی
آکے رویا مین نقاب اپنی ہٹاکر رخ سی
جلوۂ حسن خداداد دکھاتے ہین مجھی
مہربانی سے عنایت سی بلاکر در پر
شکر ہے بندہ بیدام بناتی ہین مجھی
قم باذنی لب اعجاز سی فرماکی وہ شہ
کشتہ ہجر ہون یکدم مین جلاتی ہین مجھی
ہر مصیبت مین جو لیتا ہون مین نام اقدس
مین تصدق میری آقا ہی بچاتی ہین مجھی
ہون پڑا قبر مین تنہا میرے آقا آؤ
دیکھو احباب تو اب چھوڑ کی جاتی ہین مجھی
اپنی دروازہ پہ جلدی سی بلالو شاہا
دربدر گردش ایام پھراتی ہین مجھے
دیکھئے کب وہ بلاتے ہین در اقدس پر
آتش ہجر مین یا یون ہی جلاتی ہین مجھی
آسمان سی ہی شکایت نہ زمانی سے گلا ۔
میرے تقدیر شب و روز رلاتی ہین مجھی

جبکہ مین مدح سرا ہون تیرا ای شاہ امم
سوی فردوس ملایک لیے جاتی ہین مجھے

پس مردن نہین خوشبو کی ہی حاجت مجھکو
عطر کے بدلے پسینہ وہ لگاتی ہین مجھے

زلف کا جیسی الجھا ہی میری سر مین سودا
پڑھ کی والیل ملک روز سناتی ہین مجھے

سر کے بل چلکی ہا پہنچ جاونگا مین بھی تحقیق
سوی یثرب جب میرا شاہ بلاتی ہین مجھے

قصیدہ

ڈوبتا ہون یا نبی بحر گنہ کے آب مین
کشتی تن آپڑی ہے آج کل گرداب مین

مین شہید تیغ ابروی رسول اللہ ہون
غسل میت کب ہی لازم عالم اسباب مین

جب ثنا لکھتا ہون دندان رسول اللہ کی
غسل کرتا ہون مین آب گوہر نایاب مین

نور پیشانی احمد سی اوسی نسبت ہی کیا
یہہ کہان ہی روشنی خورشید عالمتاب مین

کسطرح اہل مدینہ کی نہ محفل ہو پسند
دل لگا کرتا ہی اکثر صحبت اصحاب مین

آرزو تحقیق کی ہی بخت جاگے ہین مرے
دیکھون دیدار یارب مین نبیکا خواب مین

قصیدہ

یا نبی صدمی جدائی کی اوٹھائین کبتلک
آتش ہجر سی ہم دلکو جلائین کبتلک

رخ انور پہ یہہ گیسو کے گھٹائین کبتلک
شب فرقت کی مری سر پہ بلائین کبتلک

سوی یثرب ہمین لیچل تو ای وحشت دل
دھجیان جیب و گریبان کی اڑائین کبتلک

شوق دیدار مین بیحد ہی مچلنا دل کا
طفل نادان کیطرح اسکو منائین کبتلک

آفتاب رخ احمد سی تو ہٹجا بادل
بجلیان آہ کے ہم تجھپر گرائین کبتلک

غم فرقت سی اندھیری ہی مری آنکھون مین
ہند مین رہکی کہو ٹھوکرین کھائین کبتلک

اے مسیحا کے زبان کچھ تو بھلا کیجے علاج
قلب مضطر کا نہیں حال و کہاں تک

واجب الرحم ہیں اور معصیت تو وہ ہیں ہم
شہر سارا ہی سے یہہ مضا پنا چھپا ہیں کب تک

ہند سے جاتے ہیں ہم سوئے مدینہ تحقیق
عشق احمد نہیں چھپ سکتا چھپائین کب تک

بہاری طبعزاد مولانا مولوی جناب عبد الحی صاحب المتخلص سعدی کے

اک ترا [illegible] رحمت ہے
اور کیا دوزخ اور جنت ہے

عاصیوں پر بھی رحم ہے تیرا
عارفوں پر بھی تیری رحمت ہے

تو ہے رحمان لیکن اے قہار
قہر تیرا الٰہی قیامت ہے

سب پہ ظاہر ہے تیری صناعی
یہہ جہان تیری ایک صنعت ہے

ہین دلیر ہم جو اپنے عصیان پہ
یہہ تری بخشش وعنایت ہے

تو نے انسان کو عقل دی جان دی
کیسی بندون پہ تری رحمت ہے

تو نے انسان کو کیا اشرف
دی ہوئی یہہ تری فضیلت ہے

کنز ذات [illegible] دریافت
اے بشر تیری کیا حقیقت ہے

یاد حق مین بسر کرو سعدی
فرض انسان پر عبادت ہے

کون تھا مست الست اے داور آیا تو ہی تو تھا
پھر بلی جس نے کہا وہ کون تھا تو ہی تو تھا

ایضاً

کیا قل ہو اللہ احد کی ابتدا تجھ سے ہوئی
شان اللہ الصمد کا منتہا تو ہی تو تھا

لم یلد کے ساتھ تیری ہے ولم یولد کی شان ۔۔۔ کفواً تیرا نہ ہوا کوئی تھا تو ہی تو تھا
کنت کنزاً مخفیاً کس نے کہا تو نے کہا ۔۔۔ کھل گئے احببت ان اعرف خود نما تو ہی تو تھا
تو نہ سمجھاتا اگر ہم کیا سمجھ سکتے تجھے ۔۔۔ نحن اقرب کہکے جو ظاہر ہوا تو ہی تو تھا
علم الانسان مالم یعلم آخر کہہ دیا ۔۔۔ قال واللہ یہدی من یشا تو ہی تو تھا
میں ہی تھا جو احسن تقویم میں پیدا ہوا ۔۔۔ تھا جو الرحمن علی العرش استویٰ تو ہی تو تھا
جانتی ہیں لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا ۔۔۔ من لدنا نعمۃ رحمتا جس نے کہا تو ہی تو تھا
کل شیء ہالک باقی تری اک ذات ہے ۔۔۔ خلق سب معدوم تھی ہستی نما تو ہی تو تھا
تو نہ چھپتا ہے نہ کوئی دیکھ سکتا ہے تجھے ۔۔۔ جس نے دی تھی لن ترانی کی صدا تو ہی تو تھا
شان انساں میں تری جلوہ نمائی دیکھ لی ۔۔۔ آپ خود ہی اپنی صنعت پہ فدا تو ہی تو تھا
جانتی ہیں ہم تو سعدی لوکشف کے راز کو ۔۔۔ ما عرفنا بولکر جو چھپ گیا تو ہی تو تھا

قصیدہ طبع زاد جناب محبوب خانصاحب المتخلص بہ اشہر

روئے انور تو دکھا عرش پہ جانیوالے ۔۔۔ سب ہیں مشتاق ترے دید کے پانیوالے
ہر نبی کرتی تھی تمنا کہ ہو امت میں تری ۔۔۔ یہی کرتے تھے دعا اگلے زمانے والے
حکم موسیٰ کو ہوا طور پہ نعلین اتار ۔۔۔ آپ ہیں عرش پہ نعلین سجانیوالے
توبہ آدم کی ہوئی نام سے تیرے مقبول ۔۔۔ نسل آدم کے ہوئے آپ بڑہانیوالے
دیکھکر روئے زیبا کو تھکے مصور حیران ۔۔۔ لاکھ کوشش کئے تصویر بنانیوالے

ہو سوا نیزی پہ خورشید تو کیا غم ہی نہین
احمد پاک ہین دامن مین چھپانیوالے
بوبکر و عمر حضرت عثمان حیدر
تھی یہی دین محمدؐ کے بڑھانیوالے
اپنی صورت کو گنہگو دیکھنے یہان نہیکر
آپ ہی آپ تھی وان آپکو پانیوالے
خوف کیا حشر مین عصیانکا گنہگارونکو
ہین رسول عربی سبکو چھڑانیوالے
اندنون آپکا ٹھہری پریشان حالت
نظر رحمت ہو مری بار اٹھانیوالے

قصیدہ طبعزاد مولانا حاجی غلام حسین صاحب المتخلص بہ توحید

عیان ہی قدرت پروردگار کے ہین
عجب ہے شانِ خدا آشکار کی ہین
نہ ہی یہ طالب دنیا نہ طالبِ جنت
قرار لیگا دلِ بیقرار کے ہین۔
وہانکا لالہ وہ ہی داغ ہی نہین جس مین
جسی خزان نہین وہ ہی بہار کے ہین
وہانکے لوگ ہین طاعت مین رات دن مشغول
عجب طرح کی ہی بیلین بہار کے ہین
وہان حسین ہین ایسے کہ باہوش کہئو
چلو کہ حسن کی دیکھین بہار کے ہین
ہی قدر حاجی و مکی کی وانکی نسبت سی
ہر ایک کا ہی بڑا افتخار کے ہین
کرون تو کیا کرون تعریف وانکی انبیا کی
جو چیز آئی نظر خوشگوار کے ہین
ملا ہین جس سے نہایت خلیق ویسی پایا
ہر ایک شخص نیا یار غار کے ہین
کہون مین کیا تجھے ہمدم کہ کس طرح گذری
بہت ہی شاد رہی جان نار کے ہین
اسکو وہین رہو چھوڑو ڈال دنیا کو
خیال آتا ہی یہہ بار بار کے ہین۔

خلش نہ پہونچی وہ انکے کسی حسین سے مجھے   ہزار گل ہین نہین ایک خار کے ہین
کہین نجائینگے ملکے کو چہوڑ کر توحید   خدا جب اپنا ہی حاجت برار کے ہین

قصیدہ طبعزاد حکیم منور علی صاحب مرحوم المتخلص بغریب

عشق احمد جو کیا ہوتا تو کچہہ بہی ہوتا   دل وہ جانان پہ فدا ہوتا تو کچہہ بہی ہوتا
خواہش نفس سے تو شاہ ہوا کیا حاصل   گر قناعت کا گدا ہوتا تو کچہہ بہی ہوتا
عین واجب تہا پہچانت تجہی منکر من کی   جستجو خود مین کیا ہوتا تو کچہہ بہی ہوتا
رہا دہوکہ مین گئی عمر کہ ایکسو نہ ہوا   رہ من عرف چلا ہوتا تو کچہہ بہی ہوتا
بعد مرنیکے ملاقات یقیناً ہو گی   جیتے جی اوس سے ملا ہوتا تو کچہہ بہی ہوتا
مجلس مرشد کامل کی حضوری کرکے   ساغر وصل پیا ہوتا تو کچہہ بہی ہوتا
یہی ارمان رہی دل مین کہ ذیشان غریب   تجہسی خدمت جو لیا ہوتا تو کچہہ بہی ہوتا

قصیدہ طبعزاد جناب ابو المظفر دلاور شریف صاحب المتخلص بلطف

مین مدح خوان ہون اوس شہ عالی لقا کا   ادنی ہی رتبہ عرش جو جسکی رکاب کا
دیکہا ہی مین جو چہرہ انور کو خواب مین   ہی غیر حال اپنے دل خانہ خراب کا

ہر دم خیال یثرب و بطحی کا دل مین ہی
عاشق ہوا ہون جب سے رسالت مآب کا
جنت کی آرزو ہی نہ فردوس کی ہوس
پیش نظر ہو روضۂ اقدس جناب کا
کیا تاب ہی زبان کی میری مین کرون بیان
ہو وصف کس سے آنکی رخ لاجواب کا
مجھکو بلالو جلد مدینہ مین یا رسول
قصہ بڑا ہی قلب کی اب التہاب کا
مجھکو نہین ہی آرزو جینی کی یا رسول
دکھلا رہا ہی ہجر اب عالم عذاب کا
خاک در رسول جو اولی ملے اگر
نکلیگا حوصلہ دل پر اضطراب کا

طبعزاد مولانا محمد علی صاحب منصبدار المتخلص بہ بیدار

روح کہتی ہی بہار بوستان مین ہی تو ہون
اس جہان مین چار دن کی مہمان مین ہی تو ہون
مرغ بسمل کیطرح ہر دم تپان مین ہی تو ہون
تیغ ہجر مصطفی سے نیمجان مین ہی تو ہون
مدح احمد سے ملی ہی اسقدر رفعت مجھی
عرش ہی جسکی زمین وہ آسمان مین ہی تو ہون
گلشن یثرب مین میرا ہی نہ کیون ہو آشیان
بلبل باغ نبی ای باغبان مین ہی تو ہون
ہی نفس کا بحر عالم مین یہہ ہر لحظہ بیان
کشتی عمر روان کا بادبان مین ہی تو ہون
جلوۂ نور رسول اللہ کہتا ہی یہی
دیکھو ہر شی مین نہان ہو کر عیان مین ہی تو ہون
کہتی ہی گلشن سے اللہ سی یثرب کی گلی
دلفریب روکش باغ جنان مین ہی تو ہون
گلشن یثرب مین ہو بیر النشین ای صبا
اس چمن کا عندلیب نغمہ خوان مین ہی تو ہون
کیون نہ میری پا کو بیدار بوسہ دین ملک
کفش بردار نبی مشہور جہان مین ہی تو ہون۔

ایضاً

ہجر کی اب سرگرانی یا نبی اچھی نہین
رات دن کی نوحہ خوانی یا نبی اچھی نہین

ہون خمیدہ بار عصیان سی بدن کا وقت ہے
میری سر پر یہہ گرانی یا نبی اچھی نہین

اسکو جو سنتا ہی وہ رو دیتا ہی بیساختہ
میری قسمت کی کہانی یا نبی اچھی نہین

قافلے والے چلے جائینگے مین رہ جاونگا
مجھکو ایسی ناتوانی یا نبی اچھی نہین

گلشن یثرب سی بہتر کب ہے گلزار جنان
اوس چمن کی باغبانی یا نبی اچھی نہین

منتظر ہون نزع مین میری خبر اب لیجئے
آپکی نامہربانی یا نبی اچھی نہین

جلد یثرب مین بلالو آکی نبیل سا کو
ہند مین اب زندگانی یا نبی اچھی نہین

ایضاً

لکھتا ہون مین حمد ذو الجلالی
اور نعت محمدؐ کی جمالی

ہے ذات جناب سرّ مخفی
اسباب ظہور رب بے مثالی

لولاک لما ہے جن کی تعریف
وہ حق نے کیا ہے رتبہ عالی۔

حضرت ہین شفیع روز محشر
سب عاصیونکی ہین وہی والی

تعریف رقم ہو اون کی کیونکر
ہی گنگ زبان میری بجالی

وہ شان ہی اہل بیت حضرت
کیا مجھسے بیان ہو رتبہ عالی

صدیق و عمر ہین چار اصحاب
عثمان و علی ہین خوشخصالی

یثرب مین بلاؤ مجھکو شاہا
تقدیر نے ہند مین ہے ڈالی

یارب رہی یادگار شفیق
تا حشر رہی تو اوس کا والی

کہتی ہی لحد یہہ [illegible] جز عشق [illegible] کوئی تیرا والی

پنج بند طبع زاد مولانا محمد عبد العزیز صاحب المتخلص بہ دلیر

بر غزل تحقیق

بست و بیخود کرد آن خوشبوی تو
سر بہ تسلیم آمدہ بہر سوے تو
جلوۂ حق یا محمد روے تو
از من تو فارغم بیگانہ ام
از شراب شوق تو مستانہ ام

عنبرین مو زلف آن گیسوے تو
بر زمین کعبہ خلد آن کوے تو
کعبہ جن و بشر ابروے تو
بر جمال شمع تو پروانہ ام
تو بیا در دل نہ صاحب خانہ ام

طوق شد بہر دل دیوانہ ام
حلقہ گیسوے عنبر بوے تو

خاکسارم خواہش توقیر نیست
تیر مژگان در دلم نخچیر نیست

دل گرفتارم ولیے زنجیر نیست
سوز عشقت کمتر از اکسیر نیست

بہر قتلم حاجت شمشیر نیست
ذبح کن از جنبش ابروی تو

برگل عارض فدا بلبل مدام
میکند باد صبا سلسل مدام

جوش مستی میکند قلقل مدام
من شدم وابستہ کاکل مدام

دل پریشانست چون سنبل مدام
در خیال زلف عنبر بوئے تو

نخل امیدم کجا بار آورد　　آب رحمت زانکه او را پرورد
بس درین امید عمرم بگذرد　　چوب عمرم کوس راحل میزند

غنچهٔ دلها نمی گه بشگفد
جز ہوائے دامن خوشبوئے تو

در غلامان توکن داخل مرا　　لطف ہستی کے شود حاصل مرا
عقل ناقص راکن کامل مرا　　تو ز حب خاص کن واصل مرا

کے بگردد قرب تو حاصل مرا
نسبتم نے از سگان کوئے تو

من نشستم بر درت گریه کنان　　پائے ہمت را شکسته ناتوان
لطف فرما تو بیا اے جان جان　　حکم فرما تا بگویم داستان

ما نمی خواہیم گلزار جنان
ہست ما را باغ جنت کوئے تو

صبر و طاقت برد از دل یکقلم　　تاب راحت را شکسته درد و غم
جز بدرگاہت کجا من میروم　　من روم کاندر ره کہ سوی عدم

بہر حق کن لطف بر صید دلم

هست این وابستۂ گیسوئے تو

آستانت خیروگاهست رفیع چون گدا آیند شاہانِ شجیع
بوالعجب این نعمت ما یا بدیع یار در آغوش شد فصل ربیع
لطف فرما روز محشر یا شفیع
بینم از بهرِ شفاعت سوی تو

خاکپائے تو مرا کحل البصر پرتو حسن تو بر جان و جگر
دعوے الفت کند شوریده سر سوز گریان میکنم خیر البشر
روز شب باشد مرا پیش نظر
همچو طوبے آن قد دلجوی تو

معدنِ علم و هنر بوده سرت زان سبب آموخت مارا معرفت
کے تواند آنکه دارد این صفت زین سبب من می نشستم بر درت
عین ایمانم بود وصف رخت
دل تصدق جان فدائے روی تو

روح من تا لامکان کے می پرد تا که بیند روح الله الصمد
خون دل از چشم گریان میچکد تا در تو بخت من کے میرسد
زنده جاوید باشم تا ابد
مدفن من گر شود در کوئے تو

یا حسینٌ یا حسینٌ یا حسین ۔ میکند عاصی دلیر این گفتن چنین
مرثیہ خوانان آنان بدر و حسین ۔ از برائے فاطمہ را نورِ عین

جامِ وصلت لطف کن بہر حسین
تشنہ لب تحقیق آید سوئے تو

مسدس بر قصیدہ دیگر

گر نداری سوز الفت طالبِ دیدار نیست ۔ در گلستان محبت گل ز بستر خار نیست
فقر و استغنا نداری جز توکل کار نیست ۔ ما سوا الله در جہان دام و درم در کار نیست

غیر تو از بہر امت مونس و غمخوار نیست
یا نبی روزِ جزا جز تو شفیع و یار نیست

در عدم چون بہر ہستی میرشتند آب و گل ۔ عالم نوری و ناری خندہ زن و من خجل
از خجالت من بگفتم انت مولانا اہل ۔ زان سبب بار امانت میکشم از سوزِ دل

بہر دیدارِ تو من تا کے بگریم خونِ دل
طالب دیدار تسکین بجز دیدار نیست

دور کن تاریکئ دل را کہ یا بدر الدجے ۔ نیم جان گشتم کہ بیحد شد مرا شوق لقا
رند و مشرب گشتہ ام تو کن مرا صوفی صفا ۔ عالم ہستی نظر کردم کہ [illegible]

از من بیدل چہ پرسی شرح نظم یا مصطفیٰ
کے شود پوشیدہ بر تو لائق اظہار نیست

فارغند از دو جهان بینم سگان کوی تو — جمله ترکان جهان بینک شده هندوی تو
عنبر و مشک ختن دارند خوشبو موی تو — هست پوشیده چو صاحبدل جمال روی تو

ای مسیحای زمانه از تب دوری تو
خار گشتیم زار گشتیم طاقت گفتار نیست

قصیده

از خودی خود خبر هرگز نه دارند بیدلان — صوفی و سالک قلندر گشته گر چه عارفان
این همه گر روز محشر گرد تو گریه کنان — من ور آنجا زیر پایت می فتادم بیگمان

لطف فرما روز محشر بر گروه عاصیان
جز تو و الله پیش حق یار کسی غمخوار نیست

هست امیدی که دارم بر خیال باطنی — لیک از دل تا برون شسته شود گر دشمنی
ای دلا از بهر این میکن که هر چه میکنی — تو فنا گر میشوی یابی بقای ایمنی

قبر تاریکم ندارد احتیاج روشنی
داغهای عشق احمد کمتر از انوار نیست

رنگ زرد و آه سرد این رو من الفتست — حال من چون خار گشته از بلای فرقتست
گر جمال خویش بنمایی ز بهتر شربتست — نیز از بسیار دوری را که گویند قربتست

من گنهگار توام لیکن نظر بر رحمتست
هر چه خواهی کن مرا هرگز آن انکار نیست

گرو روشن از کن فیکن مکان را آن مکین
میکند سجده بدل کل عالم روی زمین
عالم بالا همه گویند دلبر از دل همین
صاحب لولاک ذات رحمت للعلمین
هر چه خواهد میکند تحقیق رب العالمین
بنده را حکم مولا حاجت اصرار نیست ؛

غزل فارسی

خانۂ خود اے صنم اندر دل ما کردهٔ
بود ویرانه مگر عرش معلّٰی کردهٔ
عاشق جانباز را کرده هلاک از تیغ ناز
بر سر راهش بکمند لو تماشه کردهٔ
من گرفتار بلا تنها نیم جان جهان
هر کسے را عاشق زلف چلیپا کردهٔ
ابروت تیغ و سلاسل زلف مژگان را سنا
بهر قتل عاشقان سامان مهیا کردهٔ
ساختی مومن کسی را کرده کافر کسے
رخنه ها انداختی خود فتنه برپا کردهٔ
جلوهٔ خود بر فگندی کرده روشن طور را
زان کلیم با صفا مست و شیدا کردهٔ
خود تو بی احمد شدی خود احمد محمود شد
وز برائے دیدن خود را تماشه کردهٔ
گه شدی یعقوب گاهی یوسف مصری شدی
هر دو عالم را بعشق خود زلیخا کردهٔ
آمدی بر گشته خود قم باذنی گفته
ای شوم قربانت اعجاز مسیحا کردهٔ
خود عیان کردی تو اسرار نهانی خویش را
پس چرا رسوا فقیر بینوا را کردهٔ

قصیده طبعزاد عالیجناب مولانا مولوی محمدؐ عبدالعزیز صاحب [illegible]
منتظم دفتر صدر محاسبی سرکار عالی المتخلص به عزیز

یارب چه بود حسن دل آرائے محمدؐ
جوشے است فزون دردل شیدائے محمدؐ

کونین شد آراسته با حسن دل افروز
اے صل علی جوشش تقاضائے محمدؐ

چون ذکر درخشندگی مہر درآمد
خور گفت که این قصه سیمائے محمدؐ

از زلف گره گیر گہی لب چو کشودند
بکشاد زبان زلف بہوائے محمدؐ

تا حشر بود مست مے عشق ز اخلاص
یک جرعه خورد ہر که ز صہبائے محمدؐ

اعجاز به بیند که دلہائے دو عالم
آویخته در زلف چلیپائے محمدؐ

باشید اگر شائق دیدار الٰہی
آئید به بیند و سراپائے محمدؐ

یابند شفا جن و بشر نیست درین شک
از خاکِ در گنبد خضرائے محمدؐ

در جلوه گه یثرب و بطحی ہمه عشاق
محو اند با نوار تماشائے محمدؐ

در رنج و مصیبت پئے تسکین دل و جان
اکسیر بود نام دل آرائے محمدؐ

از جن و ملک برتر و افضل بود آنکس
کانرا که بود جوشش تولائے محمدؐ

در ارض و فلک شمس و قمر جمله کواکب
رخشنده بود نور تجلائے محمدؐ

دربارگہ عظمت خلاق دو عالم
محبوب بود نام دل آسائے محمدؐ
در ہر دو جہان است سیہ رو و سیاہ دل
زانکس کہ بود حیف ز اعدائے محمدؐ

بے خوف و ہراس است عزیز زمین کون
نقش است بدل صورت زیبائے محمدؐ

قصیدہ طبعزاد قدوۃ السالکین مولانا سید عابد حسین صاحب صفوی المتخلص بہ قبول الحق

عاشق اللہ کو یہہ ہے عشق فزون
ہم ولاحق ولاہم یحزنون
ہار معشوقی کا ہون مقتول مین
طرفہ اوس پر و انتم تشہدون
جنت الماوا ہے مجھکو کوئے یار
عاشق صادق ہے فیہا خالدون
ڈھونڈتا پھرتا تھا آئی یہہ ندا
مین ہون تجھہ مین کیون ہی تو لاتبصرون
نحن اقرب اور غیبت کی تمیز
فی الحقیقت دیکھہ بیرون و درون
ہی احاطہ ذات کا مطلق یقین
کون کہتا کیف و کم بیچون کو چون
اہل ظاہر بیخبر باطن سے ہین
ظاہرا باطن ہوا لایعرفون
نار عشق سے دلمین اور آنکھو مین نور
جلوہ گر ہے ذات بیچون و چگون
اسے قبول الحق ہو خلوت گزین
صاف ہی یہہ قول مالا تعلمون

قصیدہ طبعزاد مولانا غلام محبوب خان صاحب المتخلص شہید

نہ پایا کچھہ طریقت مین نہ دیکھا کچھہ شریعت مین
حقیقت مین اگر دیکھا تو کچھہ دیکھا حقیقت مین

نہ دنیا مین ہی دل لگتا نہ خوش ہون بزم عشرت مین
نشانِ بے نشان پا کر مزے لیتا ہون خلوت مین

چمک بجلی مین ہی تیری تجلی ماہ مین تیری
ضیا تیری عیان ہی مہر انور کی تمازت مین

نہ کچھہ پروا ہی جنت کی نہ حوران بہشتی کی
فقط مین محو ہون ہر دم خدایا تیری وحدت مین

بہلا عقدہ کشائی ہو اگر اپنی تو کیونکر ہو
ہزارون راز سربستہ ہین یا رب تیری قدرت مین

بچشم غور جب دیکھا تو ہر جا جلوہ گر پایا
گلون مین برگ مین خار مین رنگ مین گل کی بو مین نکہت مین

بنا دُنیا بگاڑو آپکو ہی اختیار اپنا
مقولہ ہی کسی عالم کا یہہ میری صداقت مین

تو ہی ظاہر تو ہی باطن تو ہی یک سبکا خالق ہے
تو ہی خلق مجسم ہی کہ بس قایم ہی خلقت مین

نصیحت ہی میری یہہ مان اب ہوشیار ہو شہید
گریگا تا بکے یون عمر ضایع اپنی غفلت مین

قصیدہ میر احمد علی صاحب المتخلص بہ حبیب شاگرد عالیجناب شہید صاحب قبلہ مغفور

پیدا ہوا احمد سا نہین کوئی نبی ہے
وہ ہاشمی و مطلبی خوش لقبی ہے

سب ملکی کہو صل علی آل محمدؐ
حاضر یہان اب روح رسولؐ عربی ہی

ایک بات کی ہی باتین بتہہ آتی ہین سب کام
کیا بات ہی جسکی طرف اللہ و نبی ہے

قرآن ہی دال اوس کی حسب اور نسب پر
مدلول یہہ ذی رتبہ ہی عالی حسبی ہے

بس یہہ بھی ہی یک معجزہ حضرت کی زبان تک
بہتر جو زبانون مین زبان عربی ہے

مدح شہ لولاک رقم کب ہو مری سے
جرات کرون اس مین تو بڑی بے ادبی ہے

فصحائے عرب سے نہوئی وصف محمدؐ
ہندی ہون گنہگار ہون اور طبع غبی ہے

کہدیگا کوئی روز جزا جا تو ادب سے
سرکار مین حضرت کی تری اب طلبی ہے

گھبراتا ہی کیون روز قیامت سے تو ای حباب
حامی ترا اوس روز رسولؐ عربی ہی

قصیدہ

ہر مرض کی دوا بخدا ہین جناب غوث
حاجت روائے شاہ و گدا ہین جناب غوث

لخت جگر نبی کے ہین زہرا کے نور عین
نور نگاہ شیر خدا ہین جناب غوث

دریائے معرفت کی ہین وہ در بے بہا
کان کرم ہے ابر سخا ہین جناب غوث

سالک ہین ہر طریق کی ہر فن کے پیشوا
بیشک کہ خضر راہ خدا ہین جناب غوث

پوشیدہ آپ پر نہین اسرار کبریا
گنجینۂ امور خدا ہین جناب غوث

کیونکر نہو غلامی سے اونکی مجھے شرف
مقبول خاص جل و علی ہین جناب غوث

یہہ التجا ہی حباب کی لیجے غلامی مین
معشوق رب کے تم بخدا ہین جناب غوث

قطعات و تاریخات

قطعہ طبعزاد تحقیق

تحقیق کی یہہ دعا ہے رب سے بخشے اوس کے گناہ روز محشر
پڑھتا ہے درود جو کہ دائم فردوس محمدیؐ کو سنگر

تاریخ طبعزاد تحقیق

العجب ختم یہہ مولود شریف کس کا منہ ہے جو کرے کچہہ تعریف
آئی ہاتف سے ندا اے تحقیق واہ کیا خوب کیا ہے تصنیف
۱۳۲۷ھ

قطعہ تاریخ از شاعر ہمہ دان ناظم رنگین بیان عالیجناب مولوی محمد عبد العزیز صاحب مہاجر المتخلص بہ عزیز

من چہ گویم مدح و وصفِ این کتاب ہست این ذکرِ نبی ذکرِ جمیل
ہان بگو تاریخ طبعش اے عزیز طبع شد نعت رسول بیعدیل
۱۳۲۷ھ

تاریخ طبعزاد مولانا غلام محبوب جان صاحب جعد المتخلص بہ اتہم

سیر دیکھ اسکی ولا باغ یہ ہے باغ جنان وہ بہار اسکی ہی آتی ہی نہیں جسکو خزان

لکھا گلدستہ میلاد نبی نظم و نثر
جسکا شیدا ہی دل جانسے ہر پیر و جوان

نثر ہے باغ ارم کا چمن تازہ اسکا
نظم ہے غنچۂ گلدستۂ باغ رضوان

بندش نظم ہے برجستہ عبارت موزون
نظم ہی عقد گہر نثر ہی سلک مرجان

ہے جو تحقیق ارسطوی زمان عبد الحق
عالم باعمل و واقف اسرار نہان

معدن علم و ہنر شاعر شیرین گفتار
منبع فیض اتم مخزن راز عرفان

نظم مین نثر مین دونون مین کمال اسکو ہے
فاضل و نکتہ رس و افضل و عالی ذیشان

گر پڑھا ہین بزم نبی مین جو قصیدہ اسکا
سنکی عش عش کرین ہر شعر پہ شعرائے جہان

حسب سال اوس کی تو تاریخ یہہ کہدی اشہر
مدحت شاہ زمن شوکت وزیر دان

٢٧ ھ ١٣

قطعۂ تاریخ طبع زاد مولانا رزاق شریف احمد صاحب المتخلص بہ بقا

لکھتے ہین اہل معانی دیکھکر
مدحت محبوب سبحان واہ وا

طبع کا سن اے بقا لکھو ضرور
خوب اے تحقیق دیوان واہ وا

٢٧ ھ ١٣

ایضاً در ختم طبع

ہر ورق مین ہر سطر مین قطعہ ہین
خوب اوصاف شہ ابرار ہین

طبع کی تاریخ لکھ دو اے بقا
واہ کیا تحقیق کے اشعار ہین

٢٨ ھ ١٣

قطعات طبعزاد مولانا محمد علی صاحب منصبدار المتخلص بہ بیدار

تیار کیا جو جشن میلاد
فردوس محمدی ہی نام بیدار
تالیف جنکی کتاب تحقیق
بیدار رکھا ہی واہ کیا خوب
فردوس محمدی کے بدلے
بیدار کی یہہ دعا ہے یارب
مدت سے تھا اشتیاق سبکو
تحقیق ہوئی یہہ بات بیدار

تحقیق نے واہ کیا اچھا ایک
پڑھتے ہین درود سب لاایک

دیگر

محشر مین ملیگا اوس کو انعام
فردوس محمدی کتاب کا نام

دیگر

تحقیق ہے خواستگار فردوس
دکھلا تو اوسے بہار فردوس

دیگر

صد شکر برآئی وہ خوشی آج
فردوس محمدی چہپی آج

تاریخ طبعزاد جناب منشی محمد علی صاحب المتخلص بہ بیدار منصبدار علاقہ دیوانی نمبرہ بلہار صاحب مغفور

کیا چہپا خوشگوار تحفۂ ملک
اسمین ہے ذکر احمد مرسل
ہین جو تحقیق نیک عبدالحق
اسکا ثانی نہین کوئی ہوگا

ایک نئی ہے بہار تحفۂ ملک
کیون نہو شاندار تحفۂ ملک
اونکا ہے یادگار تحفۂ ملک
گرچہ ہین یون ہزار تحفۂ ملک

حیدرآباد کا یہہ تحفہ ہے
دیکھہ غفلت شعار تحفۂ ملک
عہد آصف میں یہہ کتاب چھپی
ہی یہہ حاجت برار تحفۂ ملک

کہدی تاریخ طبع اے بیدل
گوہر شاہوار تحفۂ ملک
۱۳ ہجری ۲۷

طبع زاد مولانا ابو المظفر محمد دلاور شریف صاحب اولی تلمیذ حضرت سعدی مدظلہ العالی

خوب تحقیق نے لکھی یہہ کتاب
کہیے تحقیق اسے سحاب کرم
کہدو اولی تم اسکی اب تاریخ
تحفہ ملک آفتاب کرم
۱۳ ھ ۲۷

قطعہ تاریخ طبع زاد مولانا حکیم قاسم شریف احمد صاحب المتخلص بہ کاشف

طبع خواں ہیں حکیم عبد الحق
انکی کیا شاعری کو دیکھئے آپ
طبع کا سال کہدو اے کاشف
باغ وصف نبی کو دیکھئے آپ
۱۳ ف ۱۹

ایضاً

مرحبا اے حکیم عبد الحق
تعمیہ خوب ہے تمہاری نظم
لکھدیا سال اسکا کاشف نے
طبع پائی ہے آج پیاری نظم
۱۳ ھ ۲۷

تاریخات و تقریظات طبعزاد مولانا مولوی جناب حکیم عبدالحی صاحب المتخلص بہ سعدی

وہ چہ بنوشت است تحقیق متین
او بدار در حبِّ پیغمبر بدل
نیست عشقے بہتر از عشق رسولؐ
واجب التعظیم زان تحقیق شد
تنشد الاشعار فی نعت نبی
ہست گلہائے مضامین دیدنی
خوب بنوشت است این اشعار تر
حسن معنی می فریبد قلب را
عبد حق گویم این تصنیف تو
یک جہان ممنون تو اے عبد حق
می سرائی چون بصد مفصل سخن
چون نہ ہر یک را بود محبوب دل
یا رسول اللہ دلم قربان تو
عشق احمد در حقیقت عشق تست
سعدیا ہر دیدہ حق بین نیست
آسمان پیوند فکر عالیست

وصف و نعت پاک ختم المرسلینؐ
کس ندیدم عاشق احمدؐ چنین
ہان و ہان دیدم نہ چیزے بہ ازین
کمترین عشقانش مہترین
انت یا تحقیق خیر الذاکرین
ہست این گلشن کہ فردوس برین
نسترن لفظ است معنی نسترین
پیش این ہیچ است معشوق حسین
بہترین تصنیف آمد بالیقین
میکنی احسان بفرق ناظرین
آید از ہر سو صدائے آفرین
ہست این نعت شفیع المذنبینؐ
نازنینی نازنینی نازنین
کن عطایم یا الٰہ العالمین
مدح احمدؐ مدح رب العالمین
اختر آور دست گوئے برزمین

گفت سعدی سال طبع این کتاب
چاپ شد نعت نبی صد آفرین
۱۳ ۴

دیگر

عبد حق خوب ہے یہ نعت نبیؐ
کام کی بات اگر ہے تو یہی

اکثر اسمین ہین اچہوتے مضمون
خوب تحقیق ہے ماشاء اللہ
ہے تو آمد ہے جہان تک دیکہا
کیون نہ ہر ایک کے مرغوب نہو
اسکو چہپوا جو دیا خوب کیا
ہے محامد کے مضامین سے عیان
یہہ عقیدہ مین رہین اہلسین
انت یارب ہو موفق بالخیہا
دین کے کام کو رغبت سے کرین
سنج دنیا کو وہ سمجہے راحت
تیرے محبوب کو محبوب رکہین
کام جو کچہہ وہ کرین نام ہی ہو
اسکا ہر شعر بتاتا ہے یہین ؛

مرحبا خوب طبیعت پائی ؛
ہوسکی تو ہو تحقیق ایسی
اسمین دیکہی نہین آورد کوئی
خوب الفاظ ہین بندش اچہی
آپکی اور بہی توقیر بڑہی ؛
اسکے مداح کو ہے عشق نبی ﷺ
پوری ہون انکی یہہ اُمید دلی ؛
دے مسلمانون کو توفیق یہی ؛
اسمین بیجا نہو تاخیر کوئی ؛
تیری مرضی پہ رہے انکو خوشی ؛
ہان خیال آئے نہ بدعت کا کبہی
ہو تو نیکی ہو نہو کوئی بدی ؛
کیسا تحقیق کو ہے عشق نبی

طبع کا یہ سال کہا سعدی نے ؛
ہے یہہ تحقیق کی تصنیف اچہی ؛
۱۳ ۲۴

ایضاً

اب ہے خواہش تو یہی دل کی ۔ کہیے تو مدحت نبی کہیے ؛
سعدی اسکی جو کہی ہو تاریخ ۔ مظہر لطف احدی کہیے ؛
۱۳ ھ ۲۴

ایضاً

کیا خوب ہوئی کتاب تصنیف ۔ الحق یہہ ہے باصواب تصنیف
دیکہے تو ہین یہہ حساب تصنیف ۔ لیکن ہے یہہ لاجواب تصنیف
جسمین نہو حمد و نعت سعدی ۔ لاریب ہے وہ خراب تصنیف

ہے قابل دید گر تو یہہ ہے
لاکھون مین اک انتخاب تصنیف
جو دلمین نہ گھر کرے کسیکے
گویا وہ ہے نقش آب تصنیف
کیا کہنا ہے عبد حق تمہارا
کی خوب ہے یہہ کتاب تصنیف
فردوس محمدی رکہا نام
پھر کیون نہو لاجواب تصنیف
تحقیق کی خوب ہے یہہ تحقیق
تصنیفون مین انتخاب تصنیف
تحقیق گہر اسکو کہیے
ہو ایسی بہ آب و تاب تصنیف
ناول ہو کہ داستان ہو کوئی
وہ اس سے ہو آب آب تصنیف
تحقیق یہہ تیرے وقت بد مین
ہو گی ترے ہم رکاب تصنیف
یہہ بات نہ جسمین ہو سہا ہی
گر ہے تو یہہ ہے شہاب تصنیف
جس سے نہو پیچ و تاب دل کو
کیا کرے پیچ و تاب تصنیف
شاید نہین چھپنے کے یہہ قابل
ایسی ہی چھپے شتاب تصنیف
ہان خلق کا جس سے خلق بگڑے
ہوتی ہے وہ اک عذاب تصنیف
رویا مین رسول حقؐ کو دیکھا
ہے یہہ تعبیر خواب تصنیف

سعدی نے کہی یہہ اوسکی تاریخ
کیا خوب ہے لاجواب تصنیف
١٣ ھ ٢٧

قصیدہ طبعزاد مولانا حکیم قاسم شریف احمد صاحب المتخلص بہ کلیم [illegible]

عیان ہے وحدت کے آئینے مین نبی اللہ کی صورت
حقیقت مین نظر آئی رسول اللہؐ کی صورت
فدائے حسن پیغمبر کا دل ہے پروانہ
چراغ بزم عظمت ہے نبی اللہ کی صورت
جمال مصطفائی مین تماشہ ہے خدائی کا
نہ ایسی شکل سورج کی نہ ایسی ماہ کی صورت
فرشتے محو حیرت مین گرفتار محبت مین
بنی ہے دست قدرت سے حبیب اللہؐ کی صورت
ملاحت پر ہو شیدائی کرے دل سے زلیخائی
جو یوسف دیکھ لے پیغمبر دلخواہ کی صورت
رسول اللہ کا ابرو حصول بیت سجدہ
کلام اللہ کی صورت رسول اللہ کی صورت

مہ چرخ نبوت ہے تجلی رسالت ہی
بہار باغ خلت ہے خلیل اللہ کی صورت
صبا لیچل اڑا کر دشت یثرب کیطرف ایکدن
بنا یا نا توانی نے مجھے بھی کاہ کی صورت
تڑپتا ہی دل محزون ہوس سے دید کی افزون
کبھی تو یا خدا دیکھون شہ ذیجاہ کی صورت
مدینہ مین گذرا ہو تو روضہ کا نظارہ ہو
میری آنکھون مین ہے اوس شہر کی ادنی راہ کیصور

جمال روئے احمد دیکھلونگا خواب مین کاشف
نظر آجائیگی ایکدن گدا کو شاہ کی صورت

قصیدہ طبعزاد مولانا بازراق شریف احمد صاحب المتخلص بہ بقا ـ

مدینے کی لکھتا ہون مدحت زیادہ
ہے مجکو نبی ﷺ سے محبت زیادہ
وہ عالم ہے حسن ملاحت پہ مفتون
ہو یوسف ع سے تم خوبصورت زیادہ
محمد ﷺ کے در پر کرون جبہ سائی
تمنا زیادہ ہے حسرت زیادہ
الٰہی قیامت مین ہم عاصیون پر
برس جائے باران رحمت زیادہ
حبیب خدا ﷺ کے رخ پر ضیا پر
ہے مائل ہماری طبیعت زیادہ
مرے حال پر روز و شب دیکھتا ہون
محمد ﷺ کی چشم عنایت زیادہ
گلی مین مدینہ کے بیٹھا ہوا ہون
ہے فردوس سے مجکو راحت زیادہ
[illegible] کی جا مرے پاس ہے نفس سرکش
نہ مجکو دلا طمع دولت زیادہ

بقا ذکر سنتا ہون زلف نبی کا
مزا مجکو دیتی ہے وحشت زیادہ

عبد الحی ذو التحقیق
هذا التصنیف منه
کل الشعر فی النعت

تاریخ

وهو فی الشعر ماهر
ما احسن هو الشاعر
فی حمد الله القادر

قال السعدی فی تاریخ
سیف التصنیف النادر
۲۷ ۱۳ھ